3

حمدیہ و نعتیہ ادب کے فروغ و اشاعت کے لیے وقف ادبی و تحقیقی مجلہ

جہانِ حمد و نعت

ریاستِ جموں و کشمیر میں حمدیہ و نعتیہ شعر و ادب کا اولین کتابی سلسلہ

جواہر ①

عالمی طرحی نعتیہ مشاعرے میں کہی گئی
عصر حاضر کے 323 نوآموز اور نامور شعراء کی نعتیں
ایک تاریخی نعتیہ دستاویز

ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے

ترتیب و تدوین:

ابوالحسن خاور

خاص شمارہ


بسم الله الرحمن الرحيم
لا إله إلا الله محمد رسول الله
اللهم صل على محمد وآل محمد
ورفعنا لك ذكرك

حمدیہ و نعتیہ ادب کے فروغ و اشاعت کیلیئے وقف ادبی و تحقیقی مجلّہ

جہانِ حمد و نعت ③

ریاستِ جموں و کشمیر میں حمدیہ و نعتیہ شعر و ادب کا اوّلین کتابی سلسلہ

خاص شمارہ

(باشتراک : نعت ورثہ پبلی کیشنز، لاہور)

جواہر ①

(عالمی طرحی نعتیہ مشاعرے میں کہی گئی عصر حاضر کے 323 نامور اور نو آموز شعراء کی نعتیں)

ایک نایاب نعتیہ دستاویز

"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ترتیب و تدوین : ابوالحسن خاور

ہند میں ناشر و تقسیم کار :

ادارۂ جہانِ حمد و نعت

خان کمپلیکس، مدینہ چوک، گاؤ کدل، سرینگر--190001 (کشمیر)

- کتاب : جواہر--1 .... ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
- مرتبہ : ابوالحسن خاور
- اشاعت : 2021ء
- اہتمام : نعت ورثہ پبلی کیشنز 938- سی۔فیصل ٹاؤن، لاہور-042-35160469
- کمپوزنگ : سید عرفان عرفی ○ تعداد : 500
- قیمت : 700روپے(لاہور ایڈیشن) 300روپے(سرینگر ایڈیشن)

ہند میں خاص اجازتِ اشاعت : بطورِ خصوصی شمارہ : جہانِ حمد و نعت

Chief Patron : Masood Samoon [IAS](Retd.).....Patron : Er. Shafat Mehmood

جہانِ حمد و نعت ۳

ریاستِ جموں و کشمیر میں حمد یہ و نعتیہ شعر و ادب کا اوّلین کتابی سلسلہ

خصوصی شمارہ (جواھر-1)

(عالمی طرحی نعتیہ مشاعرے میں کہی گئی عصرِ حاضر کے 323 نامور اور نو آموز شعراء کی نعتیں)

Vol. : 03 • No : 03 | Price : Rs. 300.00 | Pages : 404 (04+400)

ترتیبِ نو مع اضافہ : ڈاکٹر جوہر قدّوسی

● جلد : 3 ● شمارہ : 3 ● ربیع الاوّل ۱۴۴۳ھ (اکتوبر 2021ء)

● جنرل منیجر : اے۔جی۔قدوسی ● منتظم : آصف مسعود ● سرورق : ای۔قدوسی

JAHAN-E-HAMD-O-NAAT WEBSITE : https://deenislam.org

ناشر : نعت اکادمی (جموں و کشمیر)

1st Floor, Khan Complex, Madeena Chowk,
Gaw Kadal, SRINAGAR-190001 - Kashmir (J&K)
Tel. : 0194-2473818 Cell : 9906662404, 9419403126 Email : hamdonaatjk@gmail.com
Printed and Published by: N. Quddusi ● Printed at: *Al-Hayat Printographers* Sgr.

عرضِ ناشر

[سرینگر ایڈیشن]

اُردو میں مشاعروں کی روایت خاصی قدیم ہے۔اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اُردو شاعری نے مشاعرے کی روایت اور مشاعرے کی روایت نے اُردو شاعری کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ بادشاہوں کے درباروں میں شاہی اور درباری شاعر ہوا کرتے تھے اور مغل بادشاہ اُن کی بڑی قدر کرتے تھے۔ بادشاہوں کی تقلید میں مشاعرے کے کلچر کو دہلی اور لکھنو کے نوابوں نے بھی فروغ دیا۔محمد حسین آزادؔ نے ''دِلی کا آخری یادگار مشاعرہ'' میں جس طرح مشاعرہ گاہ کے انتظامات اور مشاعرے کی رُوداد قلم بند کی ہے، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہندستانی معاشرے میں مشاعروں کو بہت اہمیت حاصل تھی اور شاعروں کی بڑی عزت وتوقیر کی جاتی تھی۔زمانہ قیامت کی چال آگے بڑھتا گیا؛ شاہ رہے، شاہی دربار؛ نہ ہی شاہی شاعر۔نواب بھی رخصت ہو گئے اور اُن کے درباری شعراء بھی عنقا،لیکن مشاعروں کی روایت اب بھی زندہ ہے؛ ہر چند کہ اس کی شکلیں زمانے کے تقاضوں کے مطابق ہر دور میں بدلتی رہیں۔

زمانے کی برق رفتاری کا ذکر کریں،تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ بیسویں صدی اپنے جلو میں ایسے متنوع قسم کے انقلابات کی دستک دیتی رہی، جو پے در پے قلیل عرصے میں برپا ہوتے رہے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا انقلاب اکیسویں صدی کے آتے آتے مواصلاتی اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کا انقلاب ہے، جس نے پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں انقلابی تبدیلیاں لانے کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا نیا تحیّر خیز جہان معرضِ وجود میں لا کر دُنیا کو کیا سے کیا کر دیا۔انقلابی نوعیت کی اِس مواصلاتی ایجاد نے جہاں دیگر شعبہ ہائے حیات کو دگرگوں کر دیا، وہاں پوری اُردو دنیا میں مشاعروں کے منتظمین کے ہاتھ میں ایک ایسی انقلابی سہولت تھما دی،جس کے ذریعے کرۂ ارض کے کونے کونے میں قیام پذیر شعراء کو بین الاقوامی سطح کے مشاعروں میں بلا کسی خرچہ کے ''آن لائن'' جمع کرانا ممکن ہوگیا۔اکیسویں صدی کے آغاز کے ساتھ ہی سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارم (بشمول: فیس بک، یوٹیوب، واٹس ایپ،ٹویٹر،انسٹا گرام وغیرہ) جہاں دیگر بے شمار

کاموں کی انجام دہی کے لیے بے حد مفید ثابت ہوئے، وہاں زبان وادب اور تمدن وفن کی ترویج و ترقی سے وابستہ افراد اور اداروں نے بھی ان کا بھر پور طریقے سے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ انٹرنیٹ کی ترویج کے ساتھ ہی اُردو مشاعروں کی روایت نے اُس وقت ایک انقلابی موڑ لیا، جب شاعر اپنے اپنے گھروں میں بیٹھے عالمی سطح کے 'آن لائن' مشاعروں میں اپنا کلام سنانے لگے اور دنیا بھر میں بیٹھے مدّاحوں سے داد حاصل کرنے لگے۔ پہلے پہل شاعر اپنے اپنے گھروں میں آڈیو یا ویڈیو کلپ بنا کر مشاعروں کے منتظمین کو بھیجتے تھے اور وہ ان کو یکجا کر کے نیٹ پر دستیاب رکھتے تھے۔ بعد میں ٹیکنالوجی نے مزید ترقی کی تو ایسے پلیٹ فارم وجود میں آ گئے، جن کا استعمال کر کے اجتماعی طور کلام سنانا اور مجلس کی کارروائی کو براہِ راست live ٹیلی کاسٹ کرنا بھی آسان ہو گیا۔ چنانچہ آج کل ایسے مشاعروں، مباحثوں اور دیگر ادبی و ثقافتی محافل ومجالس و تقاریب کا اہتمام پوری اُردو دُنیا میں دن رات ہوتا رہتا ہے، جو 'آن لائن' mode منعقد ہوتی رہتی ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ 2019ء کے اواخر میں 'کورونا' کے نام سے نمودار ہونے والی عالمی وبا نے پورے عالم کو لاک ڈاؤن کے سبب اِسی 'آن لائن' طریقے کو اپنانے پر مجبور کر دیا ہے۔

اتنی طویل تمہید باندھنے سے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے، وہ دراصل عالمی سطح کے ایک 'آن لائن' منعقدہ طرحی نعتیہ مشاعرے میں موصول شدہ نعتوں کا مجموعہ ہے۔ یہ ''عالمی طرحی نعتیہ مشاعرہ'' بین الاقوامی نعتیہ ادبی تحریک کی نہایت فعّال، متحرک اور اہم شخصیت جناب ابوالحسن خاور کے اختراعی اور تخلیقی ذہن کی پیداوار ہے، جن کو نعتیہ ادب کے فروغ و اشاعت کی کوششوں اور کاوشوں میں ہمہ تن اور ہمہ وقت منہمک ومصروف دیکھا جا سکتا ہے۔ موصوف کے شغف اور انہماک کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاورؔ صاحب کو خاص اِسی کام کے لیے چن لیا ہے؛ وہ جو انگریزی میں کہتے ہیں: handpicked for the task۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اُن کی کوششوں میں برکت دے اور اپنی بارگاہ میں قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

ادارۂ ''جہانِ حمد ونعت''، سرینگر، کشمیر جناب ابوالحسن خاورؔ صاحب کا ممنون ہے کہ انہوں نے نعت وارثین کی خواہش پر اِس تاریخی دستاویز کے ہندوستانی ایڈیشن کی اشاعت کا فیصلہ لیا اور پھر ہمارے ادارے کو اِس نیک کام کے لیے منتخب فرمایا۔ فجزاھم اللہ خیراً کثیراً

احقر العباد............ڈاکٹر جوہرؔ قدّوسی [مدیر: 'جہانِ حمد ونعت']

جواہر ①

ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے

ترتیب وتدوین: ابوالحسن خاورؔ

معاونین: حافظ محبوب احمد، سمعیہ ناز، فراز عرفان

نعت ریسرچ

معیار و فروغِ نعت کے لیے کوشاں ادارہ

اظہار تشکر

’’ابوالحسن خاور نے اپنے فیس بک پر چلنے والے گروپ ’’نعت ورثہ‘‘ میں لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ کی منظوم ترجمانی کرتا ہوا مصرع ’’ہر شعبۂ حیات میں امکان نعت ہے‘‘ پیش کیا تو آقا کریم ﷺ کی نعت گوئی کے شیدائیوں کا (دُنیا بھر میں) شوق اور ذوق دیدنی تھا۔ ہر شاعر محبت اور وفورِ عشق میں حضرتِ حسان بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کی طرح اپنی محبتِ رسول ﷺ کا قرض اتارنے اور فرض پورا کرنے کی کوشش میں لگا نظر آیا۔ بہت سے نعتیہ مشاعرے ہوتے رہے ہیں، لیکن جتنی کثرت سے یہاں شعراء نے اپنی عقیدت کا اظہار کیا، وہ ابھی تک کہیں اور نظر نہیں آیا۔ اس لحاظ سے یہ تاریخی اور ریکارڈ ساز مشاعرہ معلوم ہوتا ہے، جس میں ۳۲۳ شعراء کا اس مصرعے (’’ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے‘‘) پر اپنا کلام پیش کرنا ایک خواب ہی معلوم ہوتا ہے۔

اس شاندار کامیابی کو یادگار اور محفوظ بنانے کی غرض سے اس مشاعرے کو کتابی شکل میں پیش کرنے کا بھی انتظام کیا گیا اور ’’جواہر‘‘ کے نام سے کتاب کی طباعت عمل میں آئی۔ اس سلسلے میں خود ابوالحسن خاورؔ نے سوشل میڈیا کے توسط سے جو اعلان کیا، اس میں کہا گیا :

’’ایک ہی مصرع پر عصر حاضر کے نامور و نو آموز شعراء کے تین سو تیئیس (323) کلام۔ شعر کو شعر بنانے کا کونسا اسلوب اور قرینہ ہے، جو اِس کتاب میں نہیں ہوگا؟ کیا آپ کی نظر سے اس سے پہلے کوئی ایسا طرحی شعری گل دستہ گذرا ہے؟‘‘ .... (محمد احمد زاہد)

ادارۂ جہانِ حمد و نعت سرینگر، کشمیر

محترم ابوالحسن خاورؔ کے سینے میں جلوہ افروز عشقِ نبی ﷺ کے جذبِ دروں اور فروغِ نعتِ نبی ﷺ کے جوشِ جنوں کو سلامِ تحسین پیش کرتا ہے اور اس امر کے لیے اُن کا سپاس گزار ہے کہ انہوں نے دیارِ ہند کے وارثینِ نعت کے لیے نعتیہ ادب کی تاریخی دستاویز [جواہر-1] کو ہند میں شائع کرنے کی **ادارۂ جہانِ حمد و نعت** سرینگر، کشمیر کو باضابطہ (تحریری) اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ ۲/ اکتوبر کو صبح 6 بجے تحریر فرمایا :

’’محترم جناب جوہر قدوسی صاحب! مدیر جہانِ حمد و نعت، سری نگر!

بعد از سلام و رحمت عرض ہے کہ نعت ورثہ پبلی کیشنز کی طرف سے شائع ہونے والے جواہر سیریز کی پہلی کتاب "ہر شعبہ حیات میں امکانِ نعت ہے" کی پی ڈی ایف ارسال کر رہا ہوں۔ ہمارے درمیان ہونے والی گفتگو کے مطابق آپ ہو بہو یہی متن اپنے مجلّے میں شائع کر سکتے ہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ آپ کا اداریہ اس کتاب کی اہمیت کو مزید اجاگر کرے گا۔ نیاز مند: محمد ابوالحسن خاورؔ: نعت ورثہ، لاہور۔‘‘

بنامِ

سیدِ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

ہم اہلِ نعت فروعات میں الجھتے نہیں
ہمیں تو اُنؐ کی محبت کو عام کرنا ہے
ڈاکٹر ریاض مجید

فہرست

ج، چ، ح، خ

د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ

س، ش، ص، ض، ط، ظ

ع، غ

ف، ق، ک، گ

ل،م،ن

عرض مرتب

مالکِ کائنات کا فرمان ہے کہ ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔اس کا ایک عملی مظاہرہ "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے" کی ترتیب و تدوین کے دوران نظر آیا۔اس گل دستے کی طباعت میں کچھ مسائل کا سامنا رہا۔ ایک بار تو اس اشاعت کو ترک ہی کرنے والا تھا کہ وہ نیت سامنے آکھڑی ہوئی جس کی بنیاد پر اس کام کا بیڑا اٹھایا تھا۔آج محسوس کرتا ہوں کہ ناکامی، کامیابی کا متضاد نہیں بلکہ جزو ہے۔بعض اوقات بہت سے ناکامیاں مل کر ایک بڑی کامیابی کو جنم دیتی ہیں۔اگرچہ پہلے سال کتاب کی اشاعت ممکن نہ ہوئی مگر مختلف مراحل میں جہاں میری تربیت ہوئی وہیں اس تاخیر کی وجہ سے مسودے پر مسلسل کام ہوتا رہا۔مرحوم اکبر معصوم نے شاید اسی موقع کے لیے کہا تھا۔

کر رہا ہوں میں ایک پھول پہ کام
روز اک پنکھڑی بناتا ہوں

کچھ اشعار کی تصحیح و تفہیم کے لیے شعراء سے رابطہ کرنا بھی ضروری تھا۔صد شکر کہ تاخیر کی وجہ سے وافر وقت ملا وگرنہ جو ہے جیسے ہے کی بنیاد پر چھاپا جاتا۔میں ابھی یہ مسودہ مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ "معاصر نعتیہ شاعری سے انتخاب" اور "حضور آپ کا اسوہ جہانِ رحمت ہے" کی طباعت بھی سر پر آن پڑی۔تاخیر کا ایک اور انعام یہ ملا کہ ان نئے دو پراجیکٹس کے سامنے آنے پر نعتیہ کتب کی ایک سیریز ہی کا ارادہ ہوگیا۔یعنی ہر مشکل کا ثمر کتاب میں ایک اور بہتری کی صورت میں ظاہر ہوا۔اس سیریز کو "جواہر" کا نام دیا جارہا ہے اور اس سیریز کی پہلی کتاب "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے" کا یہ نسخہ ایک ایسی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں موجود ہے جس سے میں بہت مطمئن ہوں۔یہ مجموعہ درج

ذیل بنیادوں پر نعتیہ شاعری کا اہم ترین گل دستہ ہے:

- "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے" کسی بھی دور میں ایک ہی مصرعے پر کہی جانے والی نعتوں کا سب سے ضخیم گل دستہ ہے۔اس میں تین سو تیئیس نعتیں شامل ہیں۔
- اس گل دستے میں جدید لہجے کے معماروں اور روایت کے علمبرداروں نے ایک ہی مصرعے پر نعتیں کہیں۔ایک ہی مصرعے پر اسالیب کی یہ رنگارنگی اپنی مثال آپ ہے۔
- اس گل دستے میں غزل گو شعراء کی شعریت وفنی پختگی اور نعت گو شعراء کی احتیاط وفکری توازن ایک ساتھ جلوہ ریز نظر آتے ہیں۔
- یہ گل دستہ طرح طرح کے خوشنما پھولوں پر ہی مشتمل نہیں بلکہ اس میں نو آموز شعراء کی نازک ٹہنیوں اور پھوٹتے ہوئے پتوں جیسی شاعری کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ہاں یہ ضرور ہے کہ قارئین کی جمالیات کو سوکھی ٹہنیوں کی خراشوں سے بچانے کے لیے ان کی کانٹ چھانٹ کی گئی ہے۔
- اس مجموعے کی تدوین میں فکری ومسلکی کا شائبہ لیے ہوئے اشعار کو حصہ نہیں بنایا گیا۔ جس سے متن نعتیہ جہات کی درست سمت نمائی کرتا ہوا نظر آئے گا۔

یہ گل دستہ ایک تاریخی مشاعرے کی دستاویز ہے۔روایت میں اپنا حصہ ڈالنے والے بڑے واقعات کے پس منظر کا مطالعہ بھی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔اگر ہم ایک سرسبز شجر کے پس منظر میں بیج کی نمو کے مراحل کو سمجھ جائیں تو شجر کاری آسان ہو جاتی ہے۔ایک روز دوستوں کے ایک مختصر وٹس ایپ گروپ میں حسنین محسن (لاہور) نے اپنا تازہ مطلع فی البدیہہ مشق کے لیے پیش کیا۔مطلع تھا:

مخصوص لفظیات سے نکلیں تو نعت ہو
ہم حدِ ممکنات سے نکلیں تو نعت ہو

اسی مشقِ سخن میں مجھ سے ایک شعر یوں موزوں ہوا:

ہر شعبۂ حیات میں امکاں ہیں نعت کے
کاغذ، قلم، دوات سے نکلیں تو نعت ہو

اب یہاں ہمیں ماضی کے ایک اور منظر کی طرف جانا ہوگا۔ میں اور مجید اختر (امریکہ) نعت پر محوِ گفتگو ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ خاور، ہم شاعر ہیں تو شعر میں نعت کہتے ہیں لیکن نعت تو ہر انسان کو ہر شعبے میں کہنی چاہیے۔ایک کاروباری شخص کا سنت کے مطابق کاروبار کرنا اور مدرس کا اسوہ رسول کریم ﷺ کے مطابق پڑھانا بھی تو نعت کی عملی تصویر ہے۔اس خیال نے میرے اندر ایک ہلچل مچائی اور شاید اسی وقت میرے تخلیقی نظام میں سرایت کر گیا تھا جو بعد میں اس مصرع کی صورت اُمڈ آیا۔ مجھے یہ مصرع عملی زندگی پر نعت کی اثر انگیزی کے حوالے سے اہم لگا۔اسی اہمیت کے پیشِ نظر خواہش ہوئی کہ اسے مطلع میں استعمال کروں۔اپنے تئیں ایک پر امکان زمین تراشتے ہوئے مصرے کو **"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"** کی شکل دی۔اپنے تئیں اس لیے کہا کہ بعد میں ڈاکٹر ریاض مجید نے قافیے میں اضافت کی وجہ سے اسے گرہ دار طرحی مصرع قرار دے دیا۔ یہ پر لطف حقیقت اپنی جگہ کہ ڈاکٹر ریاض مجید نے اس گرہ دار زمین میں قافیوں کا انبار لگاتے ہوئے ساٹھ سے زائد اشعار کہے۔ وہ کہتے تھے کہ مجھے اس مصرعے نے باندھ لیا ہے۔اپنے مطلع کی طرف واپس آؤں تو میں نے کچھ گرہیں لگائیں لیکن اطمینان نہ ہوا۔ مشاورت کے لیے سید ضیا الدین نعیم (راولپنڈی)، سعود عثمانی (لاہور) اور اظہر فراغ (بہاولپور) کو یہ شکلیں پیش کیں۔ یہ تینوں شعراء اپنا اپنا اسلوب رکھتے ہیں۔ سید ضیا الدین نعیم نفسِ مضمون کو بہت اہمیت دیتے ہیں۔سعود عثمانی روایت سے جڑے ہوئے بہت ہی اعتدال پسند شاعر ہیں۔ وہ مضمون، کرافٹ، زبان، روایت، جدت ہر شے کا خیال رکھتے ہیں اور اظہر فراغ نئے اشعار اور نئے مضامین کی تلاش میں رہتے ہیں۔مطمحِ نظر یہ تھا کہ ایسا مطلع ہو جائے جو تینوں صاحبان کو پسند آئے۔سعود عثمانی ان دنوں ہسپتال سے صحت یاب ہو کر لوٹے ہی تھے۔دو ایک دن میرے مطلع کی مختلف شکلیں دیکھ کر سعود عثمانی کہنے لگے کہ خاور آپ کے کچھ مطلعے تو اچھے

ہیں لیکن آپ اس مصرعے پر جیسا عمدہ مطلع چاہ رہے ہو وہ نظر نہیں آ رہا۔ بیماری کے بعد ابھی تک شعر کہنے کی طرف دھیان نہیں جا رہا تھا لیکن ذہن اس زمین میں شعر کہنے کے لیے آمادہ ہو رہا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں بھی اس پر نعت کہہ لوں؟ اندھا کیا چاہے دو آنکھیں۔ میں نے کیا اجازت دینی تھی یہ تو مقامِ مسرت تھا۔ میری خواہش ہی یہ تھی کہ "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے" کا پیغام سفر کرے۔ میں اکیلا اس مصرعے کو کہاں تک پہنچاتا۔ مجھے یقین تھا کہ سعود عثمانی بھی کہیں گے تو آواز دُور تک جائے گی۔ انہوں نے اپنی نعت مکمل کر کے مجھے عنایت کی جو میں نے فوراً ہی "نعت ورثہ" کی وال پر آویزاں کر دی۔ سعود عثمانی نے "شعبہ" کو "گوشہ" کر کے گرہ لگائی اور مجھے بھی یہی مشورہ دیا تھا لیکن اپنے پیغام کی روح کو برقرار رکھنے کے لیے مجھے "شعبہ" ہی زیادہ پسند رہا۔ میں نے بھی اپنی نعت مکمل کر کے فیس بک پر لگا دی۔ توقع کے عین مطابق ادبی حلقے میں ان کی نعت کو بہت پذیرائی ملی۔ ایک ہی زمین میں سعود عثمانی اور میری نعت دیکھ کر ایک دو دوستوں نے ان باکس میں رابطہ کیا کہ آپ نے سعود عثمانی کی زمین میں نعت کہی ہے یا انہوں نے؟ میں نے ان دوستوں کو معاملے کی وضاحت کی کہ کیسے ہم دونوں نے اس ایک مصرعے پر نعت کہی۔

سعود عثمانی دنیائے شاعری میں ایک قابلِ قدر نام ہیں۔ انہوں نے اس مصرعے پر نعت کہی تو امکان تھا کہ اب دیگر نامور شعراء کو بھی اس پر نعت کہنے میں ہچکچاہٹ نہ ہوگی۔ کچھ اور دوستوں سے زمین میں نعت کہنے کی فرمائش کی۔ نیت یہی تھی کہ "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے" کے پیغام کا فروغ ہو۔ ایبٹ آباد کے خوش اسلوب شاعر پرویز ساحرؔ اور خانیوال کے کہنہ مشق اور استاد شاعر عباس عدیمؔ قریشی نے بھی شفقت فرمائی۔ "نعت ورثہ" میں دو مزید نعتوں کا لگنا تھا کہ جیسے نعتوں کی برسات شروع ہو گئی۔ امکانِ نعت کا ایک نیا جہاں آباد ہو گیا۔ پھر تو جہاں تک رسائی تھی اہم شعراء سے رابطہ کیا کہ اس مصرعے پر نعت کہیں۔ دنیا جہان سے نعتیں وصول ہوئیں۔ کسی نے اسے بارانِ نعت کہا اور کسی نے طوفانِ نعت۔ ہر کسی نے اپنا رنگ دکھایا۔

اس مشاعرے سے ہماری سماجی اور ادبی زندگی میں سوشل میڈیا کا مثبت کردار بھی اجاگر ہوا۔نعت ورثہ فیس بک پر نعت گوئی کے فروغ کا پہلا ادارہ ہے۔نعت ورثہ نے ۲۰۱۱ء میں فیس بک پر اپنی سرگرمیوں کا آغاز کیا۔اس سے پہلے نعت خوانی کے حوالے سے تو کچھ پیجز موجود تھے لیکن نعت گوئی کے حوالے سے کام کرنے والا کوئی گروپ نہ تھا۔کسے خبر تھی کہ دس سال قبل اٹھایا ہوا یہ قدم ایک دن نعتیہ ادب میں ایسا تاریخی کارنامہ سرانجام دینے والا تھا۔سوشل میڈیا پر یہ الزام تو ہے کہ اس نے اپنوں کو دور کر دیا لیکن فاصلوں کو مختصر اور دور والوں کو نزدیک کر دینے کا سہرا بھی سوشل میڈیا کے سر ہی جاتا ہے۔اسی سہولت کی مدد سے نعت ورثہ کے لیے ممکن ہوا کہ دنیا بھر کے شعراء سے نعتیں وصول کیں۔نعت سے منسلک سنجیدہ حلقے کو فروغ نعت کے لیے سوشل میڈیا کے اہم کردار کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔

مشاعرے کی ایسی کامیابی پر دوستوں کی طرف سے مبارکبادوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔کچھ دوستوں نے اسی وقت فرمائش اور کچھ نے حکم صادر فرما دیا کہ ان کی جمع آوری اور طباعت کا انتظام ضرور ہونا چاہیے۔اس حکم کی تعمیل میں کچھ وقت لگا تو لگا لیکن دوستوں کے تعاون سے آخر یہ ممکن ہو گیا۔طباعت ان مراحل میں ہوئی۔

- ترتیب و تدوین کے پہلے مرحلے میں سمیعہ ناز (برمنگھم) اور فراز عرفان (دوبئی) نے نعتوں کو ان کے درست متن کے ساتھ یکجا کیا۔
- دوسرے مرحلے میں نوجوان شعراء کے ایسے قابلِ اصلاح اشعار جو ایک دو لفظوں کی تبدیلی سے درست ہو سکتے تھے ان پر کام کیا گیا۔عروض کی ان گتھیوں کو حافظ محبوب احمد (سرگودھا) نے سلجھایا۔
- ان نعتوں کے فکری و فنی جائزے کا مرحلہ اہم ترین تھا کہ قارئین کے پاس غیر مستند اور قابلِ اعتراض مواد نہ پہنچے۔کئی کمزور اشعار نکال دیے گئے تاہم قوافی میں تصرفات و تجربات کا دروازہ کھلا رکھا گیا۔اس کے علاوہ کچھ درست اشعار جگہ کی کمی اور کچھ اشعار

فکری ابہام کی وجہ سے بھی نکالے گئے۔جن کے لیے میں شعراء سے معذرت خواہ ہوں لیکن وہ اس مجبوری کو بہ خوبی سمجھ سکتے ہیں ۔اس فکری و فنی جائزے میں ڈاکٹر ریاض مجید، صبیح الدین رحمانی، سعود عثمانی، رحمان حفیظ ،علامہ شہزاد مجددی اور علامہ ثاقب علوی سے گاہے بگاہے مشاورت رہی۔ یہ تمام اتنے اعلیٰ وارفع کردار ہیں کہ جب بھی رابطہ کیا،خوش دلی سے سنا گیا۔

- مسودے کو حتمی شکل دیتے ہوئے کچھ کچھ حصے مسعود اختر ،کاشف عرفان اور صابر رضوی کی نظر سے بھی گذرے۔ برادرم مسعود اختر کی نشاندہی پر رموز اوقاف پر خاص دھیان دیا گیا۔اس اہتمام سے اشعار اور خصوصا مقطعوں کی قرات پُرلطف ہوگئی ہے۔
- طباعت کے آخری مراحل میں برادرم سرور حسین نقشبندی نے سرورق سے لیکر مسودے کے فائنل ہونے تک میری بہتر سے بہترین کی للک کو جھیلتے ہوئے نہ صرف تحمل کا مظاہرہ کیا بلکہ اپنے مفید مشوروں سے بھی نوازتے رہے۔

میں نے اپنی فہم کے مطابق ان تمام احباب سے مستفید ہوتا رہا اور ان کا شکر گزار ہوں۔اگر آپ کو اس گل دستے میں کوئی خوبی نظر آئے تو وہ انہی احباب کی مشاورت و تعاون سے ممکن ہوئی اور اگر کسی خامی پر نظر اٹکے تو وہ میری کوتاہی ہوگی۔ مجھے میری نیت کی رعایت دیتے ہوئے درگزر فرمایئے گا۔

"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے" کی شاعری پڑھیے، لطف اٹھایئے اور اگر ممکن ہو تو اس پر اپنی آراء بھی ارسال کریں تا کہ جواہر سیریز کی باقی کتب کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔

طالبِ دعا

ابوالحسن خاورؔ

رابطہ:00923214435273

''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اردو شاعری کی روایت میں طرحی مشاعروں کی اپنی تاریخ ہے ایک ہی 'طرح' پر ہم عصر شاعروں کا جمع ہو کر ایک ہی آہنگِ ادا پر شعر کہنے میں مسابقت و مقابلہ کی جو فضا بنتی ہے اُس کا اپنا لطف، اثر اور ثمرات ہیں جس سے نئے لکھنے والے تو سیکھتے ہی ہیں کہنہ مشق شاعر بھی کبھی کبھار، 'واہ واہ' کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اوپر 'آہنگِ ادا' کی ترکیب مَیں نے شعری زمین کے مفہوم میں برتی ہے۔ زمینِ شعر سے مراد عروضی آہنگ، قافیہ اور ردیف کی یکسانیت ہیں۔ 'طرح' پر کہی جانے والی ہر غزل یا نعت اسی آہنگِ ادا کی پابند ہوتی ہے یہ اہتمام اور التزام سب شرکاء کے کلام میں ملحوظ رکھا جاتا ہے یوں طرحی مشاعروں کی فضا بہ حیثیتِ مجموعی ایک خاص تاثر کی آئینہ دار ہو جاتی ہے ایک سی زمین ایک سے قوافی اور ردیف ___ مگر اس ظاہری یکسانیت اور بہت سی فکری ہم آہنگی کے باوجود ہنروَراس میں طرح طرح کی جدّت پیدا کرتے ہیں علامہ اقبالؒ کے شعر---

صنوبر باغ میں آزاد بھی ہے پا بہ گل بھی ہے
انہی پابندیوں میں حاصل آزادی کو تُو کر لے

کے مصداق کچھ ہنرور زمین شعر (زمین، قافیہ اور ردیف) کی پابندی ہی میں تازہ کاری کے جوہر دکھاتے ہیں طرح زمین سے جڑے رہنے کے باوجود اپنی تخلیقی مہارت، فطری صلاحیت اور جدّت طرازی کی بدولت اپنے آپ کو دوسروں سے سربلند رکھتے ہیں بقول سالک یزدی

سالک مشو مقلّدِ طرزِ جہانیاں
رَو اندر ایں قطار، ولے سرکشیدہ رَو

"اے سالک! اہلِ جہاں کی تقلید نہ کر اسی قطار میں رہتے ہوئے سرکشیدہ، سربلند کر کے بانکپن سے (منفرد انداز

میں) چل۔"

اساتذہ کے احوال وتذکار میں طرحوں پر لکھی گئی غزلوں کا مطالعہ کیا جائے تو ہم رنگ آوازوں میں کئی جداگانہ منفرد لب ولہجہ والے اشعار بھی مل جاتے ہیں۔مصرعِ طرح پر لگائی گئی گرہ کبھی کبھار اصل شاعر سے خوبصورت اور مؤثر ہوتی ہے۔

یعنی دی گئی طرح کے شعری امکانات ظاہر کرنے والے کبھی کبھار مصرع طرح کے خالق سے زیادہ اچھے شعر بھی نکال لیتے ہیں۔مصرع طرح پر برپا ہونے والے مشاعروں کی ایک غرض اور مدعا انہی امکانات کی دریافت ہے۔

عصرِ حاضر میں نعت کے فروغ کے ساتھ طرح پر نعتیہ مشاعروں کا رواج بھی پڑا یہ مشاعرے آج کل ماہانہ بنیادوں پر منعقد ہوتا ہوتے ہیں شہر شہر ایسی کئی نعتیہ تنظیمیں اور ادارے بھی وجود میں آ گئے ہیں جو ایک سال کا پیشگی ضابطہ شائع کر دیتے ہیں۔ان مشاعروں کی روداد اور ان میں پڑھا جانے والا نعتیہ کلام کبھی کبھی مجموعے کی شکل میں بھی شائع کر دیا جاتا ہے۔

اس زمانے میں جب آن لائن مشاعروں کے سلسلے کا بھی آغاز ہُوا تو اردو دنیا (پاکستان، بھارت، انگلینڈ اور کئی دوسرے مما لک) میں بعض ہم خیال نعت دوست، اہلِ ذوق اور حلقوں (گروپوں) نے آن لائن نعتیہ طرحی مشاعروں کی داغ بیل ڈالی ایسے مشاعروں کا دائرہ عام مشاعروں سے زیادہ وسیع تھا مثلاً

۱۔ دنیا بھر میں نیٹ کی سہولت عام ہونے سے نعتیہ مشاعروں کی طرحیں اور اِس آن لائن دعوت کے جواب میں لکھی گئی نعتوں کی ترسیل میں سہولت ملی۔

۲۔ فاصلے سمٹنے سے دنیا بھر کے اہلِ نعت کی تخلیقات کے یکجا ہونے میں آسانی پیدا ہوئی۔

۳۔ موصول شدہ نعتیہ مواد کو کتابی شکل دینے میں وقت کی بچت ہوئی۔

مختصر یہ کہ آن لائن سے پہلے والے دور میں بین المما لک ڈاک کی آمدورفت، خطوں میں سے نعت

پڑھنے، کتابت کروانے اور اسے کتابی صورت میں مرتب کرنے میں مہینے لگ جاتے تھے اب ایسی کتابیں ہفتوں میں مرتب ہوسکتی ہیں اب مرتب کے پاس مواد ٹائپ شدہ (کمپوزڈ) صورت میں پہنچ جاتا ہے کئی شاعر اس کے پروف بھی خود چیک کر کے بھیجتے ہیں لہٰذا غلطی کے بھی امکان کم ہو جاتے ہیں (مسودہ کو مبیّضہ کی حتمی شکل دینے کی ذمہ داری تو بہر حال مرتب کی ہوتی ہے)

''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے'' __ زیرِ نظر کتاب ایک ایسی ہی آن لائن دعوت کے نتیجے میں ملنے والی نعتوں کے مجموعے پر مشتمل ہے۔

یہ مصرع 'نعت کائنات' آن لائن ادارہ برائے فروغ وتحفظ نعت کے رابطۂ کار برادرم خاور صاحب کا ہے انہوں نے یہ رجحان ساز مصرع جون ۲۰۱۹ء میں بطور 'طرح' آن لائن کیا تو نعت نگاروں کی طرف سے اِس کا فوری ردّعمل مثبت انداز میں سامنے آیا 'مثبت' کا لفظ مَیں ہمہ گیر معنوں میں استعمال کر رہا ہوں یعنی اس مصرع پر بے جا بحث نہیں کی گئی سوال جواب، باز پرس، اعتراض نما سوال اور وضاحت طلب نکتہ گیریوں، تعرّضات اور نکتہ چینیوں کی بجائے خاور کو روز بہ روز چار چار، چھ چھ، دس دس نعتیں موصول ہونا شروع ہوئیں وہ جب بھی آن لائن ہوتے اس طرح پر لکھی جانے والی نعتوں میں دس بارہ کا اضافہ ہو چکا ہوتا یوں قریباً تیس چالیس دنوں میں ملنے والی نعتوں کی تعداد ساڑھے تین سو کے قریب ہوگئی ___ موصول شدہ نعتوں کے بہ حیثیت مجموعی مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آئے۔

۱۔ نعت نگاروں کا رویّہ بڑا مثبت رہا۔ گرہ دار 'طرح' (اس کی وضاحت میں آگے جا کے کروں گا) ہونے کے باوجود اس صلائے نعت کے جواب میں سینکڑوں شاعر ذوق وشوق سے اس دعوتِ ثنا میں شریک ہوئے اور انہوں نے اس 'طرح' پر نعتیں لکھیں۔

۲۔ موصول نعتوں میں نئے لکھنے والوں کے ساتھ کہنہ مشق شاعر بھی شامل ہوئے جس سے طرح مشاعرہ کے رابطۂ کار (خاور) کے اعتماد میں اضافہ ہوا۔

۳۔ اس 'طرح' پر لکھی گئی نعتوں میں مختلف فقہی مسالک، نقطہ ہائے نظر اور سلاسل سے وابستہ شاعر شامل ہوئے۔

۴۔ پاکستان سے باہر بھارت، امریکہ، انگلینڈ، متحدہ عرب امارات اور دُور دُور کے ملکوں کے شاعروں نے اس طرحی آن لائن دعوت میں حصہ لیا۔

یوں اس مجموعہ نعت کو معاصر دنیائے نعت کا ایک نمائندہ انتخاب کہا جا سکتا ہے میرے محدود مطالعے کے مطابق جان محمد قدسی کی نعت (مرحبا سیّد مکی مدنی العربی) کے بعد خاور کے مصرع نعت پر سب سے زیادہ نعتیں لکھی گئی ہیں ___ جان محمد قدسی کی فارسی نعت کے حوالے سے لکھے گئے فارسی اور اردو خمسوں کے تعداد انیسویں صدی ہی میں سینکڑوں تک پہنچ گئی تھی۔

انیسویں صدی کے آخر تک صحیفہ قدسی اور حدیث قدسی کے نام سے دو انتخاب چھپ چکے تھے۔ اس نعت کی مقبولیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ سینکڑوں شاعروں نے اس کی تضمین کی اور اس پر خمسے لکھے یہ تضمینیں اور خمسے دوسرے جرائد کے علاوہ بنارس کے اخبار 'جریدۂ روزگار' میں بطور خاص چھپتے رہے بقول کالی داس گپتا رضا: ''چار سال (1885ء۔ 1886ء۔ 1889ء۔ 1890ء) ہی کے پرچوں میں نعت قدسی کے دوسو سے زائد خمسے چھپے...... قیاس غالب ہے کہ خمسوں کی مجموعی تعداد پانچ سو کے قریب ہوگی۔'' (مَیں نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے (۱۹۸۰) میں اس کی نشاندہی کی ہے۔)

جان محمد قدسی کی نعت کو یہ انفرادیت بھی حاصل ہے کہ اس پر الطاف حسین حالی اور مرزا اسد اللہ خاں غالب نے بھی خمسے لکھے۔

پاکستان میں نعت قدسی پر لکھی جانے والی تضمینوں (مثلث، مربع، خمسہ، مسدّس اور مشعر وغیرہ کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے ان کے بارے میں راجا رشید محمود صاحب اور دوسرے نعت دار احباب سے معلومات لی جا سکتی ہیں۔

اب رہی بات گرہ دار 'طرح' کی ___ یہ گرہ دار کی ترکیب 'ایجادِ بندہ' ہے ایسی طرح کے لئے جو عام

شاعروں اور مبتدیوں کے لئے مشکل ہوں اس طرح میں امکانِ نعت کی ترکیب سے ایک مشکل پیدا ہو گئی ہے ترکیب کی اضافت عین قافیہ میں آئی ہے اگر یہ ترکیب قافیہ سے پہلے یا قافیے کے بعد آتی تو عام شاعروں کے لئے یہ مسئلہ پیدا نہ ہوتا خاور صاحب کے مزاج اور بعد میں اِس پر گفتگو کے دوران میں پتہ چلا کہ یہ سب کچھ اچانک اور عجلت میں ہو گیا اس طرح سے شاعروں کو کسی امتحان میں ڈالنا مقصود نہیں تھا۔ طرحی مشاعروں کی تاریخ میں اساتذہ اپنے شاگردوں کی ذہنی نشوونما اور امتحان کے لئے کبھی کبھار 'گرہ دار طرحیں' دے دیا کرتے تھے مثلاً

مرے سینے پہ گردن اس نے لے کر ہچکیاں رکھ دی

اس مصرع میں قافیہ (ہچکیاں) جمع ہے اور ردیف واحد ہے اب اس طرح پر لکھنے والے کے لئے ضروری ہو گیا کہ اس میں ایسے قافیے لائے جائیں جو 'رکھ دی' ردیف کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائیں یعنی واحد ماں، دھواں، کہاں، جہاں وغیرہ یا پھر استاد کے مزاج، توقع اور اگر وہ جمع کے قافیہ پر اصرار کرے تو اس مصرع پر گرہ لگانے کے لئے سولیاں، سسکیاں، بجلیاں وغیرہ کے لئے اپنے مصرعے کے ساخت کو اس کے مطابق بناتے ____ ایک اور گرہ دار طرح دیکھیے

ہمیں تو رہروں کی ٹھوکریں کھانا، مگر جانا

(اس کا پہلا مصرع یوں ہے: ؎ یہ تو نے کیا کہا ناصح نہ جانا کوئے جاناں میں ___ شاعر کا نام معلوم نہیں) لیکن اپنے شاگردوں کی ذہنی آزمائش کے لئے اور انہیں سندِ شاگردی عطا کرنے کے لئے کئی استاد انہیں ایسی ہی مشکلوں سے گزارتے تھے

اب اگر خاور صاحب ''ہر گوشۂ حیات میں امکاں ہے نعت کا'' ___ مصرع بطور 'طرح' دے دیتے تو اس سے یہ گرہ دار طرح سادہ ہو جاتی اور ہر شعر کے مصرعِ ثانی میں ترکیب کی پابندی ختم ہو جاتی ہے موجودہ صورت میں ترکیب کے سبب امکان کے ہندی، قوافی، پہچان، مان، دھیان، تان وغیرہ اس 'طرح' میں قابل استعمال نہ رہے۔

گرہ دار 'طرح' ہونے کے باوجود مقام اطمینان و بہجت ہے کہ سینکڑوں شاعروں نے اس 'طرح' پر کامیاب ہنر آزمائی کے دو تین ہفتوں کے مختصر دورانیے میں اس طرح پر سینکڑوں نعت نگاروں نے ہزاروں اشعار تخلیق کئے اس طرح کے امکانات کی تلاش میں کئی نئے خیال اور قافیے اردو نعت کی تخلیقی مساعی کا حصہ بنے 'طرح' پر لکھی جانے والی نعتوں کی تعداد مقدار اور رفتار سے نیٹ کی فضاؤں میں ایک بابرکت تحرک پیدا ہوا جو نعت کے فروغ اور تشہیر کا ذریعہ بنا اس دعوتِ نعت کے نتیجہ کے طور پر سینکڑوں نعتیں تخلیق ہوئی اور اب تک ہو رہی ہیں (مجھے خود اس 'طرح' پر ایک طویل قصیدہ نعت لکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔)

واضح رہے کہ 'طرح' پر لکھے جانے والی ہر تخلیق کا آغاز 'آورد' سے ہوتا ہے لیکن اخلاص سے ایک سچا شاعر اپنے آپ کو اس فضا سے ہم آہنگ کرتا ہے تو اپنے تخلیقی تجربے اور شعری مہارت کے سبب وہ 'آورد' بھی اس کے لئے آمد، بن جاتی ہے بہتر سے بہتر کی کوشش اسے سرگرم ہنر رکھتی ہے اور علامہ اقبال کے لفظوں میں وہ ؎ زشرر ستارہ جوئم ز ستارہ آفتابے' __ کے مصداق وہ اپنی سعی کو آمد آمیز کرنے کی دُھن میں لگا رہتا ہے حصولِ مقصد اور اپنی سعی کی صورت نمائی کے لئے وہ طرح طرح کے انداز واسالیب تلاشتا ہے نئے قوافی کی جستجو کرتا ہے لفظوں کو نئے ڈھنگ سے برتنے کے لئے تجربے سے گزرتا ہے، اگر اس کا شعری ذوق سچا ہے تو اس کی محنت اسے مکمل نہیں تو تھوڑی بہت کامیابی سے ضرور ہمکنار کر دیتی ہے۔

اس مجموعہ نعت کو دیکھ کر خوشی ہوئی سب شرکاء نے اس 'طرح' پر نعت آفرینی کی جو کوشش کی اس سے بیک 'طرح' اتنا بڑا اثاثہ نعت تخلیق ہُوا جو موثر بھی ہے اور رجحان ساز رویّوں کا حامل بھی۔ اس تمام اثاثے کا بیک نظر قاری کو مطالعہ کیف و وارفتگی کے طرح طرح کے تجربوں سے متعارف تو کراتا ہی ہے اردو نعت کے امکانات پر بھی روشنی ڈالتا ہے اس کتاب کے چھپنے کے بعد ان نعتوں کے فنّی محاسن اور شعری خصائص کے مطالعے سے معلوم ہوگا کہ ان نعتوں میں تشبیہ، استعارہ، محاکات، علامات، جذبات وعقیدت نگاری، زبان و بیاں اور اظہار واسلوب کی کون کون سے اوصاف ملتے ہیں۔

- مختلف شاعروں نے اپنے اپنے انداز میں طرح پر کس کس انداز کے شعر کہے ہیں؟
- شاعروں کے افکار و اسالیب اس مصرع پر کس کس رنگ کے شعر تخلیق کرنے میں کامیاب ہوئے؟
- کون کون سے قوافی کس انداز سے برتے گئے؟

یہ اور اس طرح کے کئی سوالوں کا ایک سلسلہ ہے جو اس مجموعے کے مطالعے سے ذہن میں پیدا ہوتا ہے ایک لحاظ سے یہ جمع آوری معاصر نعت کے بیانیے کی مختلف صورتوں اور اجزا کو ہمارے سامنے لاتی ہے!

- اردو نعت ۲۰۱۹ء میں کن مرحلوں سے گزر رہی تھی؟
- اس کا داخلی اور خارجی اسلوب کیا تھا؟
- ایک مخصوص طرح پر شاعروں نے کس ذوق وشوق کا اظہار کیا؟
- کس انداز کی طبع آزمائی کی؟

"نعت ورثہ" کی یہ کوشش لائقِ تحسین ہے مختلف اسالیب کے حامل شاعروں کی نعتوں کی جمع آوری بیک نظر طرحی نعتوں کی تاریخ میں ایک خوشگوار اور نعت آثار اضافہ ہے۔ اس مجموعے کا مطالعہ معاصر نعت کی تفہیم میں ایک کارآمد حوالے کی حیثیت رکھتا ہے طرح پر لکھنا اگرچہ بعض شاعروں خصوصاً نئے شاعروں کے نزدیک زیادہ پسندیدہ کام نہیں دوسروں کی زمینوں میں لکھنا ایک 'آورد' یا 'ذاتی تخلیق' کی بجائے 'تقلیدِ دیگراں' میں شمار ہونے والا مشغلہ ہے تاہم اس آن لائن 'طرح' پر نعتیں لکھنے سے اردو میں طرحی نعتیہ مشاعروں کی روایت بہت ثروت مند ہوئی اور اسے ایک نئی جہت ملی۔

اگرچہ انبوہ سے کٹ کر اور بھیڑ سے ہٹ کر زندگی بسر کرنا بڑا خوبصورت تخلیقی تجربہ ہے۔ مگر کبھی کبھار، کچھ دیر کے لئے ہجوم کے ساتھ چلنے کا بھی اپنا لطف ہے ___ مَیں خاور صاحب کی اس پوری کارگزاری کا گواہ ہوں انہوں نے ان نعتوں کی جمع آوری میں جو محنت کی ہے وہ نعتیہ طرحی انٹرنیٹ تاریخ کا ایک منفرد تجربہ ہے جس کے دُور رس اثرات ان امکانات کی طرف توجہ دلاتے ہیں جو اس

درخواست، صلا اور دعوت کا مقصد تھا جس لئے یہ طرح مصرع دیا گیا تھا۔ ابوالحسن خاور کو بہت بہت مبارک کہ وہ سینکڑوں نعتوں کی تخلیق کا ذریعہ بنیں۔ تمام شرکاء مجموعہ کے لئے بھی دعائیں، کہ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کے مطابق نعت کے امکان دریافت کرنے کی مقدور بھر کوشش کی۔ نعت کے باب میں ہر کوشش مقدور بھر ہی ہوسکتی ہے کہ بقول غالبؔ:

غالبؔ ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کہ آں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد است

"نعت ورثہ" کو بارِ دگر مبارک ___ واقعی "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"۔
مَیں اپنے تاثرات ایک رباعی پر ختم کرتا ہوں:

بے شک وہ جو اوصافِ سرورؐ ہیں
اظہار کی دسترس سے سب باہر ہیں
سرکارؐ کی نعت کے ہیں لاکھوں امکان
ہر ایک جو گوشۂ حیات اندر ہیں

ڈاکٹر ریاض مجید

حمدِ باری تعالیٰ

گُل سرکشیدہ جو سرِ گلدانِ نعت ہے
حمد اللہ ہے جو بعنوانِ نعت ہے
حمد اس کی، وہ جو خالقِ قرآنِ نعت ہے
جس کی عطائے خاص یہ سامانِ نعت ہے
تسبیح اُس کی ہے، فقط اُس لم یزال کی
دیوان وار جتنی بھی گردانِ نعت ہے
جتنی بھی نعت لکھی گئی ہے، خدا کی حمد
حمدِ خدا ہی برسرِ دیوانِ نعت ہے
جس کا مجھ ایسے گنگ لب و کج زبان پر
احسان خاص و منفرد احسانِ نعت ہے
مدح و ثنا و وصف و ستائش کے لفظ سب
اس کے لئے، وہ مرجع ہر آنِ نعت ہے
منسوب وصف سارے اسی لا شریک سے
وہ ایک ذاتِ پاک کہ شایانِ نعت ہے
ہے اس مناسبت سے ہی وہ حمد معرفت
جس جس کو، جتنا جتنا بھی عرفانِ نعت ہے
ہے اصل میں وہ خالقِ کون و مکاں کی حمد
دل میں ترے، ریاض! جو ارمانِ نعت ہے

ڈاکٹر ریاض مجید، فیصل آباد، پاکستان

خاور نظر اٹھا بڑا سامانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے

ابوالحسن خاورؔ

---

[1] جواہر

اِتناوسیع حلقۂ میدان

اِتنا وسیع حلقۂ میدانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''
میدانِ حشر میں، مری بخشش کے واسطے
جو کچھ ہے میرے پاس وہ سامانِ نعت ہے
مدحِ نبیؐ کا حق ادا کوئی نہ کر سکا
ہاں اِک قرآن ہے کہ وہ سُلطانِ نعت ہے
پہچان اُس کی حشر میں ہوگی الگ تھلگ
حاصل جِسے بھی دَہر میں عِرفانِ نعت ہے
آفاقؔ! وہ بھی جائے گا خُلدِ بریں کی اور
رکھتا جو اپنے قلب میں اَرمانِ نعت ہے

آفاقؔ رضا مشاہدی، گونڈہ، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اک بار پھر فقیر پہ

اک بار پھر فقیر پہ احسانِ نعت ہے
پھر بے ہنر کے ہاتھ قلمدانِ نعت ہے
فن کا کمال ہے نہ تخیل پہ منحصر
ہو جائے جو عطا وہی سامانِ نعت ہے
دوڑا یہاں نہ عقل کے گھوڑے سخنورا
دے فکر کو لگام کہ میدانِ نعت ہے
آقاؐ کے حکم پر جو پڑھا ان کے سامنے
حسّان کا کلام وہ سلطانِ نعت ہے
بازار، گھر، دکان ہو دفتر کہ مدرسہ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
گلہائے رنگا رنگ معطر ہیں چار سُو
ہر ایک بزمِ نعت، گلستانِ نعت ہے
بوندیں کرم کی ڈال دے، نیّرؔ فقیر پر
یہ کم سخن بھی طالبِ بارانِ نعت ہے

ابرار نیّرؔ، اٹک، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

لولوئے نعت ہے

لولوئے نعت ہے، کہیں مرجانِ نعت ہے
یہ کائنات سورۂ رحمانِ نعت ہے
خاورؔ! نظر اٹھا بڑا سامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پھیلی ہوئی ہیں طٰہٰ و یٰسیں کی نکہتیں
قرآن، اس کنایے میں گل دانِ نعت ہے
ہر نخل میں ہے گنبدِ خضریٰ کی سبزگی
جس سمت دیکھتا ہوں گلستانِ نعت ہے
کیا آسماں پہ مدح سرائی نہیں ہوئی؟
کیا کوئی حدِ وسعتِ دامانِ نعت ہے؟
جتنا ہے جس کا علم، وہ اتنا خموش ہے
وہ نعت کیا لکھے جسے عرفانِ نعت ہے
آنکھوں میں نم ہے، دل کو مصلّے کی آرزو
یعنی کہ دل میں اوج پہ ارمانِ نعت ہے
یہ جو مرے گھرانے میں عشقِ رسولؐ ہے
خاورؔ! یہ اور کچھ نہیں، فیضانِ نعت ہے

ابوالحسن خاورؔ، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

قرآن اصلِ قاسم

قرآن اصلِ قاسمِ عرفانِ نعت ہے
ہر آیۂ کریمہ گلستانِ نعت ہے
گلہائے حمد اِس کے وسیلے سے کِھل گئے
دل کے افق پہ ابرِ بہارانِ نعت ہے
نطق و بیاں کا اس کو بنا بیٹھے قبلہ ہم
حکمِ ''وَسَلِّمُوا'' میں جو فرمانِ نعت ہے
میلادِ مصطفٰےؐ کی سجائیں گے محفلیں
''فَلْيَفْرَحُوا'' میں مومنو اعلانِ نعت ہے
کہتے ہیں جس کو اہلِ نظر قصرِ لامکاں
ایوانِ حمد ہے کہ دبستانِ نعت ہے؟
ہر آن اُنؐ کی یاد ہے محور خیال کا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خوفِ خدا و عشقِ نبیؐ میں بسا ہے دل
یعنی کہ شوقِ حمد ہے، ارمانِ نعت ہے
پھیکا ہی رہتا نظم و غزل کا یہ سلسلہ
لذت رسائے فکر نمکدانِ نعت ہے
ہے دھوم جس کے نغموں کی سارے جہان میں
میرا رضاؔ وہ بلبلِ بستانِ نعت ہے
ہم بندگانِ عشق کا ہے آبؔ فیصلہ
شاعر وہی ہے دل سے جو قربانِ نعت ہے

ابوالمیزاب اویس، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہرشعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مجھ نعت کے گدا پہ

مجھ نعت کے گدا پہ یہ احسانِ نعت ہے
ہاتھوں میں روزِ حشر بھی دیوانِ نعت ہے
منزل ہے میری قربِ شہنشاہِؐ کائنات
زادِ سفر کے طور پہ سامانِ نعت ہے
سانسوں کو پہلے دیتا ہوں درسِ سکوت میں
پھر لکھنے بیٹھتا ہوں، کہ میدانِ نعت ہے
ہوں گے بڑے بڑوں کے بڑے مان حشر میں
میں خوش نصیب ہوں کہ مجھے مانِ نعت ہے
بس انتہائے فکرِ تبسمؔ یہی تو ہے
قرآن پاک اصل میں قرآنِ نعت ہے

حافظ ابوبکر تبسمؔ، گوجرانوالہ، پاکستان

جس جس کو جو ملا ہے

جس جس کو جو ملا ہے یہ احسانِ نعت ہے
ہر اہلِ فن پہ سایۂ سلطانؐ نعت ہے
سرکارؐ! چند لفظ عطا ہوں، ہے التجا
اس قلبِ بے نوا کو بھی ارمانِ نعت ہے
ہر سانس دے رہی ہے گواہی قدم قدم
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ویسے تو کچھ نہیں ہے مرے پاس، ہاں مگر
اک روشنی قلم میں جو فیضانِ نعت ہے
نادرؔ بنا دیا ہے مجھ ایسے حقیر کو
کچھ بھی نہیں ہے یہ فقط عرفانِ نعت ہے

ابوبکر نادرؔ، چنیوٹ، پاکستان

قالو بلیٰ سے آج تک

قالو بلیٰ سے آج تک اعلانِ نعت ہے
امکان کی یہ بزم تو ایوانِ نعت ہے
طب ہو، معاشرت ہو یا میدانِ کار زار
''ہر شعبۂ حیات میں امکان نعت ہے''
ہم سے گناہ گار بھی لکھنے لگیں اگر
فیضانِ نعت ہے یہ بھی فیضانِ نعت ہے

ابولویزا علی، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

خواہش ہے نعت لکھنے کی

خواہش ہے نعت لکھنے کی ارمانِ نعت ہے
لاؤں کہاں سے حرف جو شایانِ نعت ہے
پڑھتے رہو درود رسولِ کریمؐ پر
وردِ درودِ پاک ہی وجدانِ نعت ہے
قرآن پڑھتے وقت یہ احساس بھی ہوا
جیسے ہر ایک لفظ ہی عنوانِ نعت ہے
چین و سکون ڈھونڈنے والے سنو ذرا
تسکینِ روح کے لیے دیوانِ نعت ہے
میرے نصیب میں کہاں جنت کی دید تھی
جنت اگر ملی ہے تو احسانؔ نعت ہے

احسان اللہ علیمی، کبیرنگر، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

دشتِ سخن کو تحفہ

دشتِ سخن کو تحفۂ بارانِ نعت ہے
فکرِ بشر کی لوح پہ امکانِ نعت ہے
ہم نے تو آج نعت کی عظمت پہ بات کی
پروردگار پہلا ثنا*خوانِ نعت ہے
تنزیل کب رکی ہے خدا کے کلام کی
جاری ہے جس کا فیض وہ قرآنِ نعت ہے
شبیرؑ پڑھنے آئے ہیں رَن میں نمازِ حمد
اکبرؑ کی یہ اذاں نہیں، اعلانِ نعت ہے
حسنؑ و حسینؑ نعت کی تصویرِ اصل ہیں
صحنِ ابو ترابؑ ہی جزدانِ نعت ہے
شانِ حضورؐ عیبِ تناہی سے دور ہے
عجزِ بیان وصفِ سخندانِ نعت ہے
دو ہی تو آسرے ہیں بشر کے زمین پر
اک کربلا ہے، دوسرا دالانِ نعت ہے

احسان علی حیدر، لاہور، پاکستان

☆ ثناخوانِ نعت ایک غلط ترکیب ہے۔

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کیا کیا لکھوں میں

کیا کیا لکھوں میں شانِ رسالت مآبؐ میں
سرکارؐ کا سراپا ہی عنوانِ نعت ہے
مہکا رہا ہے کھلتے ہی سب کے وجود کو
کتنا حسین و خوش نما گلدانِ نعت ہے
نادرؔ! جو ذکر کرتے ہو خیر الانام کا
رب کی عطا سے تم پہ یہ فیضانِ نعت ہے

نادرؔ بستوی (احمد اشرفی)، اتر پردیش، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

حمدِ اللہ کی گونج ہے

حمدِ اللہ کی گونج ہے، اعلانِ نعت ہے
دنیا، خدا کے فضل سے ایوانِ نعت ہے
مولا، عجم کے گُنگ بیاباں میں جا بہ جا
مدحت کے اِصفہان ہیں، ملتانِ نعت ہے
روشن ہے بابِ شہرِ تمدّن پہ اب چراغ
حدِّ ادب کہ گوشۂ بُستانِ نعت ہے
زنجیر پڑھ رہی ہے قصیدے کے بیت و بند
بیمار، نینوا میں نگہ بانِ نعت ہے
رسوائی کا سبب ہے مگر آپؐ کا غلام
اقبال کے دیار میں امکانِ نعت ہے
مردود ہو جنابؐ کی رحمت سے چشمِ بد
تعریف خواں غلامِ غلامانِ نعت ہے
دنیا کی واہ واہ سے، بزمِ سخن سے دور
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
آئے ہر اک گروہ و جماعت کا با شعور
حلقہ تمام حلقۂ مستانِ نعت ہے

احمد جہانگیر، کراچی، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سمجھا نہیں رَفَعْنَا

سمجھا نہیں رَفَعْنَا کا مطلب یہاں کوئی
مصحف خدا کا سمجھو تو قرآنِ نعت ہے
جب عشق کا چراغ جلا، بھید تب کھلا
"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"
عرشِ بریں پہ باغِ سخن کا ہے اب دماغ
بٹتا ہوا یہ صدقۂ بستانِ نعت ہے
نافے لٹا رہا ہے جو قریۂ جان پر
باغِ جناں ہے یا چمنستانِ نعت ہے

احمد رضاؔ، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

پروردگار! سینے میں ارمان

پروردگار! سینے میں ارمانِ نعت ہے
میری متاعِ زیست ہی عنوانِ نعت ہے
کیسا کرم ہے دیکھیے انؐ کا غلام پر
نغمہ درودِ پاک کا دورانِ نعت ہے
الفاظ ختم ہو گئے شانِ رسولؐ میں
کچھ اس قدر وسیع یہ دامانِ نعت ہے
سعدیؔ کو کیا غرض ہے جہاں کے متاع کی؟
سرمایۂ حیات جب ایمانِ نعت ہے

احمد رضا سعدیؔ، نندوربار، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

مجھ پر کرم ہے جو بھی

مجھ پر کرم ہے جو بھی وہ احسانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکان نعت ہے''
سب لوگ مجھ کو کہتے ہیں جو انؐ کا نعت گو
اس کو بھی میں کہوں گا کہ فیضانِ نعت ہے
کچھ بھی زباں کہے نہ ترئؐ مدح کے سوا
ہر پل ہر اک گھڑی مجھے ارمانِ نعت ہے
ہر دَور کی زباں پہ محمدؐ کی ہے ثنا
واضح یہ ہو رہا ہے کہ کیا شانِ نعت ہے
قابل کہاں تھا، آپؐ نے احسان کر دیا
محشر میں منہ دکھانے کو دیوانِ نعت ہے
میں خود کو کس طرح سے تہی دست مان لوں
دیکھو یہ میرے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے

احمد زاہدؔ، سانگلہ ہل، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بیٹھا ہوں با ادب

بیٹھا ہوں با ادب کہ اب امکانِ نعت ہے
آنسو نہیں عقیلؔ! یہ بارانِ نعت ہے

اول سے لے کے ناس تلک سوچتا ہوں میں
قرآن سامنے ہے یا دیوانِ نعت ہے

انؐ کے بغیر عالمِ اسباب تھا عبث
اِس دہر کا وجود بھی عنوانِ نعت ہے

جب ''راعِنا'' پکارنا جائز نہیں تو پھر
ہر لفظ دیکھ بھال، یہ میدانِ نعت ہے

پھیلی ہوئی چہار سو خوشبو ہے نعت کی
خوش بخت ہوں کہ مجھ پہ بھی فیضانِ نعت ہے

جب جب پڑھوں درود، نئے شعر ہوں عطا
صَلّوا علَی الرسولؐ بھی اعلانِ نعت ہے

احمد عقیل، اٹک، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اللہ کا کرم مرا سامان

اللہ کا کرم مرا سامانِ نعت ہے
محبوبِؐ حق کی یاد سے میلانِ نعت ہے
ذکرِ حضورؐ سے ہوا عنبر فشاں قلم
قرطاس خوشبوئے گل و ریحانِ نعت ہے
کرتی ہے وِرد صلِ علیٰ کا مری زبان
حاصل مرے شعور کو عرفانِ نعت ہے
رحمت خدا کی میری محافظ اک ایک پل
کس درجہ میرے حال پہ احسانِ نعت ہے
ہو گا نہ ختم تذکرۂ شانِ مصطفیٰؐ
اتنی زیادہ وسعتِ دامانِ نعت ہے
بخشے گا اس کے فیض سے مجھ کو مِرا خدا
پختہ کچھ اس قدر میرا ایمانِ نعت ہے
جچتے نہیں ہیں اس کی نگاہوں میں سیم و زر
جو کوئی اس جہان میں قربانِ نعت ہے
خوشنودیٔ خدا کا وسیلہ بنے یہی
میرے دل و نظر کو یہ فرمانِ نعت ہے
انؐ کے حضور پیش کروں ارمغانِ نعت
پنہاں جو میرے قلب میں ارمانِ نعت ہے
احمدؔ! ہے عمرِ خضر بھی کم نعت کے لیے
دنیا میں کب کہیں کوئی پایانِ نعت ہے

احمدؔ محمود الزمان، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دنیامیں انؐ سے پیار

مدحت نبیؐ کی کرتا ہوں صورت میں شعر کی
دنیا میں انؐ سے پیار ہی سامانِ نعت ہے
رحمت وہؐ بن کے آئے ہیں سارے جہان میں
لکھتا ہوں لفظ جو بھی وہ فیضانِ نعت ہے
دیکھا جو کائنات کو محسوس یہ ہوا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
دنیا میں خوش نصیب ہے جس کو ملا ہنر
کہتا ہے دل سے نعت جو سلطانِ نعت ہے

احمد مسعود قریشی، ملتان، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قوسین کا مقام بھی

قوسین کا مقام بھی میدانِ نعت ہے
کتنا وسیع گوشۂ دامانِ نعت ہے
جس پر کھلا ہے عقدۂ تخلیقِ کائنات
حاصل اسے ہی اصل میں عرفانِ نعت ہے
یہ ہست و بود اصل میں ہے اُنؐ کا فیضِ نور
سو جملہ کائنات میں میلانِ نعت ہے
امکان اور وجوب میں برزخ ہے ان کی ذات
یہ حسنِ کائنات بھی سیلانِ نعت ہے
وہؐ رحمتِ تمام ہیں، وہؐ اصلِ جود ہیں
امکان کے وجود میں دورانِ نعت ہے
حرف و بیاں، شعور و تخیل، قیاس و وہم
ادراک اور شعور بھی سامانِ نعت ہے
جس پر کھلے ہیں فہم و فراست کے جتنے در
ہے بھیک اس جناب کی، فیضانِ نعت ہے
وحیِ خدا ہی اُنؐ کی ثنائے کمال ہے
قرآن کا بیان ہی میزانِ نعت ہے
ہے غار میں تلاوتِ آیاتِ حسنِ یار
عارض کریم ذات کا قرآنِ نعت ہے

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اُنؐ کے لیے ہی خلق ہوئی ساری کائنات
یوں ساری کائنات ہی عنوانِ نعت ہے
لفظوں کے تار و پود سے بنتی نہیں ہے یہ
عشقِ رسولِؐ پاک ہی فرقانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات کا مصدر ہے اُنؐ کا نور
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اُنؐ کے نثار، جانِ ملاحت ہے ان کا حسن
توصیفِ حسن گویا نمک دانِ نعت ہے
یہ جتنی کاوشیں ہیں سبھی نا تمام ہیں
خالق کے پاس اصل قلم دانِ نعت ہے
طرفہ ہیں فکر و فہم کے سب سلسلے یہاں
آباد کس قدر یہ خیابانِ نعت ہے
مدحت کے آسمان پر بکھرے مہ و نجوم
پُر کیف کس قدر یہ شبستانِ نعت ہے
میں بھی کسی قطار میں ہوتا ہوں اب شمار
یہ فضلِ کردگار ہے، احسانِ نعت ہے
دل کی زمین سبز ہے مہکی ہوئی ہے جان
آنکھوں میں سیلِ اشک ہے، بارانِ نعت ہے
اُنؐ کے جمال پاک کی کچھ جھلکیاں ندیمؔ!
یہ کائنات چھوٹا سا دیوانِ نعت ہے

احمد ندیمؔ،سرگودھا، پاکستان
بشکریہ: حافظ محبوب احمد،سرگودھا

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

جب ساری کائنات

جب ساری کائنات بہ عنوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
طیبہ ہو چشمِ قلب میں، لب پر درود ہو
ہر لفظ با وضو ہو کہ میدانِ نعت ہے
اللہ کا کلام ہے توصیفِ مصطفیٰؐ
کتنا فَراخ دیکھ لو دامانِ نعت ہے
رب نے پڑھی، فرشتے بھی پڑھتے ہیں دم بہ دم
صلِّ علیٰ کا ورد بھی فرمانِ نعت ہے
یا رب! کرم ہو، نعت کے شایاں عطا ہوں لفظ
مجھ ناتواں کے سامنے میدانِ نعت ہے
الفاظ دست بستہ کھڑے ہیں جو روبرو
میرا نہیں کمال یہ فیضانِ نعت ہے
دولت نہ جاہِ دنیا، نہ شہرت کی ہے طلب
مجھ کو مدینہ شہر میں ارمانِ نعت ہے
سمجھوں گا میں وسیلہ شفاعت کا مل گیا
اک شعر بھی جو نعت میں شایانِ نعت ہے
احمد وصالؔ پر بھی ہو چشمِ کرم حضورؐ!
در پر کھڑا ہے آپؐ کے، دربانِ نعت ہے

احمد وصالؔ، پشاور، پاکستان

جواہر [1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

تخلیقِ کائنات بھی

تخلیقِ کائنات بھی عنوانِ نعت ہے
جاری کیا خدا نے ہی فرمانِ نعت ہے
کردارِ مصطفیٰؐ کی ہے ہر جان میں نُمود
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جتنے حروف اِس میں پروئے گئے ہیں وہ
سارے ہی ضوفشاں ہیں، یہی شانِ نعت ہے
اتنی مجال کس میں، کرے مدحِ مصطفیٰؐ
اللہ کا کلام ہی شایانِ نعت ہے
حسّانؓ ہو، رضاؔ ہو کہ جامیؔ ہو یا فریدؔ
رفعت ملی اِنہیں جو یہ، احسانِ نعت ہے
سجدوں کی ساتھ لائے ہیں سوغات سب مگر
میرا تو آسرا یہی سامانِ نعت ہے
بخشش کی روزِ حشر جو پوچھیں گے گلؔ سبیل!
کہہ دوں گا، میرے پاس تو برہانِ نعت ہے

اختر حمید گلؔ، اسلام آباد، پاکستان
بشکریہ: حافظ محبوب احمد، سرگودھا

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مصرع اگر مرا کوئی

مصرع اگر مرا کوئی شایانِ نعت ہے
یہ اصل میں حقیر پہ فیضانِ نعت ہے
محشر کی بھیڑ بھاڑ سے کیوں کر ڈروں گا میں
سر پر مرے تو سایۂ دامانِ نعت ہے
ہر شعر پر رسولؐ کے گھر سے دعا ملی
دیکھو تو مجھ پہ کیسا یہ احسانِ نعت ہے
گر اسوۂ رسولؐ کی ہو پیروی تو پھر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حیدرؔ! کی کیا مجال کہ دعویٰ ہو نعت کا
حسّانؓ ہے کہیں، کہیں عمرانِ نعت ہے

ارتضیٰ حیدرؔ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لودیکھو کیسا مطلعِ دربان

لو دیکھو کیسا مطلعِ دربانِ نعت ہے
فضلِ خدا سے شانِ دبستانِ نعت ہے
کیف و سُرور بھی ہے یہاں واہ واہ بھی
یہ چشتیوں کی بزمِ شبستانِ نعت ہے
جذبے سے بچہ کہتا ہے تو اس کو کہنے دو
یہ آنے والے دور میں مرجانِ نعت ہے
خاورؔ کی رائے ٹھیک ہے میری نگاہ میں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سر کو جھکا کے اک نیا مضمون باندھ لوں
دل میں مرے سجا ہُوا جُزدانِ نعت ہے
جیسا نصیب ہو گیا اُن کے بلال کو
اب اِس سے بڑھ کے کیا کوئی عرفانِ نعت ہے؟
ارسلؔ کو جذب و کیف کے عالم میں دیکھ کر
مجذوب بھی کہیں کہ یہ مستانِ نعت ہے

ارسلان احمد ارسلؔ، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

شاعر نہیں ہُوں

شاعر نہیں ہوں اور نہ دیوانِ نعت ہے
دل میں نبیؐ کا عشق ہے، ارمانِ نعت ہے
آنکھوں میں اشک، قلب میں الفت حضور کی
بس مختصر سا یہ مرا سامانِ نعت ہے
خوشبو سے اب مہکتے ہیں دیوار و در مرے
کس درجہ مشک بو یہ گلستانِ نعت ہے
مدحت کریں جو شاہِ عوالم کی ہر گھڑی
اُن پر سدا ہی سایۂ دامانِ نعت ہے
میزانِ شعر پر نہ فقط پرکھیے اِسے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ان کا خیال آیا تو سوچیں نکھر گئیں
اے ارسلانؔ! کیسا یہ فیضانِ نعت ہے

ارسلانؔ ارشد، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لولاک زیرِ سایۂ فیضانِ نعت ہے

لولاک زیرِ سایۂ فیضانِ نعت ہے
وجہِ قرار، نسبتِ دامانِ نعت ہے
قرآں کے حرف حرف سے ہر دم عیاں ہے نعت
جملہ کلامِ حق سر و سامانِ نعت ہے
جو حرفِ کُن ہے باعثِ آغازِ کائنات
مستور اُس میں دعوت و اعلانِ نعت ہے
حُبِ نبیؐ سے جذبۂ طاعت کو ہو فروغ
حُبِ نبیؐ ہی موجبِ میلانِ نعت ہے
موقوف ایک گوشۂ ہستی پہ کب ہے نعت
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بہرِ حصولِ ہدیۂ تحسیں، رواں دواں
طیبہ کی سمت ناقۂ وجدانِ نعت ہے
وارد نبیؐ کا خُلق ہے قرآں میں واہ واہ
کیا اہتمامِ غایتِ حفظانِ نعت ہے
پوچھا جو میں نے کیا ہے فلک؟ تو ملا جواب
اے بے خبر یہ گنبدِ ایوانِ نعت ہے
ارشدؔ! مرے نبیؐ کا یہ اعجاز دیکھنا
شام و سحر نئی سے نئی شانِ نعت ہے

ارشد محمود ارشدؔ، فیصل آباد، پاکستان

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بخشش کی اک سبیل

بخشش کی اک سبیل یہ سامانِ نعت ہے
اور کاسۂ امید میں دیوانِ نعت ہے
الفت مرے حضورؐ کی مضمونِ قلب و جاں
اُسوہ مرے حضورؐ کا عنوانِ نعت ہے
'' اُنظُرنا '' پر نگاہ ہے '' لَا تَرفَعُوا '' پہ دل
ملحوظ اُنؐ کا مرتبہ دورانِ نعت ہے
بزمِ درود برپا ہے قرطاسِ فکر پر
خامہ یہ مجھ فقیر کا مہمانِ نعت ہے
دربارِ مصطفیٰؐ کی حضوری اسے نصیب
جس کے شعور کو ملا عرفانِ نعت ہے
خوانِ کرم کی بھیک کا منہ بولتا ثبوت
دل سے رواں جو چشمۂ فیضانِ نعت ہے
کیجے ضرور کیجیے کثرت درود کی
دل میں اگر جناب کے ارمانِ نعت ہے
فیضانِ آلِ مصطفیٰؐ ہے شکرِ کردگار
صحرائے دل پہ ہر گھڑی بارانِ نعت ہے
مسعود ہے، جو آشنا مدحِ رسولؐ سے
مَردود وہ سخن کہ جو انجانِ نعت ہے
ممکن کہاں؟ منیرؔ ہے مدحت حضورؐ کی
بخشا ہوا حضورؐ کا سامانِ نعت ہے
گُھٹی میں پائی نعمتِ نعتِ نبیؐ منیرؔ!
ماں سے ملا یہ تحفۂ میلانِ نعت ہے

ارشد منیرؔ، لندن، برطانیہ

سرکارؐ جب عطا کیا عرفان

سرکارؐ جب عطا کیا عرفانِ نعت ہے
آساں ہوا کٹھن مجھے میدانِ نعت ہے
روضے کی جالیوں سے ملے گا اسے قرار
مدت سے میرے دل میں جو ارمانِ نعت ہے
آساں کرے گا دیکھنا برزخ کی منزلیں
رختِ سفر میں رکھا جو سامانِ نعت ہے
کہتا رہوں گا واعظا میں یا علیؓ مدد
ما بعد یا نبیؐ یہی ایمانِ نعت ہے
کہتے ہیں لوگ مجھ کو غلامِ رسولِ پاکؐ
کتنا بڑا فقیر پہ احسانِ نعت ہے
زہراؓ بتول اور حسنؓ، حیدرؓ و حسینؓ
حکمِ رسولؐ مان گلستانِ نعت ہے
دیکھے سنہری جالیاں اذنِ حضورؐ سے
ارشادؔ بھی جو شاعرِ دیوانِ نعت ہے

ارشادؔ احمد نیازی، چونڈہ، پاکستان
بشکریہ: غلام جیلانی خان

یوں دو جہان محوِ خیابانِ

یوں دو جہان محوِ خیابانِ نعت ہے
جاناں ہے جو خدا کا وہ جانانِ نعت ہے
ہوں حرف حرف کیوں نہ بھلا اس کی قرأتیں
ہر صفحہ جس کی ذات کا قرآنِ نعت ہے
اس پر سخن کے سات سمندر نثار ہیں
روشن جو ایک اشک بہ مژگانِ نعت ہے
چن لیجیے کہیں سے بھی مدحت کے رزق کو
یہ کائنات جیسے کوئی خوانِ نعت ہے
سمجھوں گا عمر بھر کی ریاضت کا پھل اسے
اک لفظ بھی اگر مرا شایانِ نعت ہے
لولو عقیدتوں کے ہیں جھلمل بہ چشمِ دہر
جگمگ کہیں بہ لب کوئی مرجانِ نعت ہے
لفظوں میں روشنی کے خزانے انڈیل دے
وہ جادوئی چراغ قلمدانِ نعت ہے
صارمؔ! اسے نصیب ہیں آسانیاں تمام
پیہم جو ایک شخص پریشانِ نعت ہے

ارشد جمال صارمؔ، اعظم گڑھ، بھارت

ذوقِ سخن جو لازمِ سامان

ذوقِ سخن جو لازمِ سامانِ نعت ہے
عشقِ رسولؐ شاملِ ارکانِ نعت ہے
نعتِ نبیؐ سنا گئے دادا رسولؐ کے
گویا جہاں میں ان سے ہی عرفانِ نعت ہے
لب پہ جنابِ آمنہ کے نعت ہے رواں
لوری کے حرف حرف میں اک شانِ نعت ہے
تھے حامدِ رسولؐ ابو طالبِ عظیم
یہ اسمِ پاک خاصۂ خاصانِ نعت ہے
بی بی خدیجہؓ حرفِ تسلی میں جو کہیں
وہ گفتگو بھی سربسر اعلانِ نعت ہے
نعتِ نبیؐ کا عکس مناجاتِ فاطمہؓ
کاشانۂ رسولؐ شبستانِ نعت ہے
جب بھی کہا علیؓ نے کوئی نعتیہ کلام
سب نے کہا یہ لولو و مرجانِ نعت ہے
صدیوں سے نعت لکھی، مگر تشنگی ہنوز
نے انتہائے عشق نہ پایانِ نعت ہے
چادر عطا ہوئی ہے جو بردہ شریف پر
یہ معجزہ گواہئ وجدانِ نعت ہے

جواہر [1] ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

سیرت کی روشنی میں ہو تہذیب کی نمو
ہاں یہ چلن ہی حاصلِ عنوانِ نعت ہے
واجب ہے احتسابِ عمل، روحِ انقلاب
"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"
اقلیمِ شعر دائمی رفعت جو پا گئی
شاعر ہر اک زباں میں سخن دانِ نعت ہے
آلِ نبیؐ کا ذکر بھی ذکرِ رسولؐ ہے
سوچو تو مرثیہ بھی تو ایوانِ نعت ہے
مجھ بے نوا کو کچھ جو سخن کا شعور ہے
یہ بھی تو میرے واسطے احسانِ نعت ہے
پایا، ارمؔ! خدائے سخن سے یہ مرتبہ
میری بھی نعت شاملِ دیوانِ نعت ہے

ارمؔ اقبال نقوی، راولپنڈی، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

لوح وقلم کی شرح

لوح و قلم کی شرح قلمدانِ نعت ہے
ارض و سماویٰ صفحۂ دیوانِ نعت ہے
مسلم ہوں میرے گھر میں حیا کے اصول ہیں
پردے میں رہتے ہیں سبھی احسانِ نعت ہے
بچے، جوان، بوڑھے سبھی نعت خوان ہیں
کنبے پہ میرے بارشِ بارانِ نعت ہے
''والشمّس'' و ''والقمر'' ہو کہ ''والیل'' و ''والضحیٰ''
اللہ کی طرف سے یہ سامانِ نعت ہے
''صلّو و سلّموا'' پہ عمل کیجیے جناب
اس حکم کا اداریہ عرفانِ نعت ہے

ارم بسرا، لاہور، پاکستان

انسان کیسے لکھے

انسان کیسے لکھے جو شایانِ نعت ہے
نازل کیا خدا نے وہ قرآنِ نعت ہے
میں کیا ہوں؟ کیا نہیں ہوں؟ یہ ہرگز نہ پوچھیے
جیسا بھی ہوں، میں جو بھی ہوں، فیضانِ نعت ہے
ہم کو کسی بھی تیرگی کا خوف کیوں ہو جب
عشقِ حضورؐ شمعِ شبستان نعت ہے
کچھ ایسی نعتِ سرورِؐ دیں میں ہے چاشنی
صد بار گنگنا کے بھی ارمانِ نعت ہے
اسحاقؔ! اس سرور کو کیسے کروں بیاں
حاصل جو میرے قلب کو دورانِ نعت ہے

اسحاقؔ اکبری، راجستھان، بھارت

احمدؐ میں یہ جو حمد ہے

احمدؐ میں یہ جو حمد ہے جزدانِ نعت ہے
مدحت نبیؐ کی اصل میں قرآنِ نعت ہے
جو احترامِ حضرتِ عمرانِ نعت ہے
مجھ کلمہ گو کے واسطے ایمانِ نعت ہے
محشر کی دھوپ اُن کو جلائے گی کیا بھلا
جن عاشقوں پہ سایۂ دامانِ نعت ہے
ممکن ہے راز ہو یہ الف لام میم کا
ہر ایک حرف حاملِ دیوانِ نعت ہے
کر کے عمل رسولؐ کی سیرت پہ دیکھ لیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
گھر سے چلوں مدینے کو پڑھتے ہوئے درود
کافی مجھے سفر میں یہ سامانِ نعت ہے
رگ رگ میں جو، اسدؔ! ہے رواں عشقِ مصطفیٰؐ
میرا لہو نہیں ہے یہ دورانِ نعت ہے

اسد علی اسدؔ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

رب نے کشاد کر دیا

رب نے کشاد کر دیا دامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تیرہ شبی میں نور کا میدان ان کا نام
مردہ دلوں کے واسطے ارمانِ نعت ہے
انؐ کے خدا کے وعدۂ لاریب کی قسم
ہر سمت کائنات میں اعلانِ نعت ہے

اسلم رضا خواجہ، لاہور، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کیا مرتبہ ہے نعت کا

کیا مرتبہ ہے نعت کا، کیا شانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یہ جو اذاں میں سوزِ بلالیؓ ہے جلوہ ریز
توحید کا سرُور ہے وجدانِ نعت ہے
محشر میں کام آئے گا بخشش کے واسطے
لفظوں کی جھولیوں میں جو سامانِ نعت ہے
اوصافِ مصطفٰےؐ سے خدا کا پتا ملا
میرا تو دل بھی، جان بھی، قربانِ نعت ہے
میرے نبیؐ کی مثل ہُوا ہے نہ ہو سکے
وہؐ جانِ نعت ہیں، یہی اعلانِ نعت ہے
میری صدا کبھی بھی پہنچتی نہ عرش تک
مجھ بے نوا پہ سارا یہ احسانِ نعت ہے
ذکرِ نبیؐ سے معرفتِ دیں کے گل کھلے
شاداب کس قدر یہ گلستانِ نعت ہے
دنیا کو ہم نے عدل کی پہچان بخش دی
کیوں کہ ہمارے ہاتھ میں میزانِ نعت ہے
ہر دور کو شعور ملا، آگہی ملی
فیضیؔ! یہ فیض اصل میں فیضانِ نعت ہے

اسلم فیضیؔ، کوہاٹ، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لاریب عشقِ شاہِ امم

لا ریب عشقِ شاہِ امم جانِ نعت ہے
میں کہہ رہا ہوں نعت، یہ فیضانِ نعت ہے
مدحت سرائی ان کی کروں، کس طرح کروں؟
مشکل سخنوری میں یہ میدانِ نعت ہے
کرنے کو پیش کچھ نہیں مجھ بے عمل کے پاس
بس خرقۂ عمل میں یہ سامانِ نعت ہے
بادِ صبا بوقتِ سحر کہہ گئی مجھے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کہہ کر بلایا جائے ثنا خوانِ مصطفیٰؐ
اسلم قمرؔ کو اس لیے ارمانِ نعت ہے

اسلم قمرؔ، گوجرہ، پاکستان

جواہر (1) "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کیا کیا بتاؤں آپ کو

کیا کیا بتاؤں آپ کو احسانِ نعت ہے
ہم شاعروں پہ ہر گھڑی فیضانِ نعت ہے
دل میں اگر ہو عشقِ رسالت مآبؐ تو
''ہر شعبۂ حیات میں امکان نعت ہے''
کیوں کر نہ فکر بحرِ سخن میں ہو غوطہ زن
احمد رضاؔ کا، ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
مدحت رسولِؐ پاک کی آساں نہیں جناب
چلیے ذرا سنبھل کے یہ میدانِ نعت ہے
منکر نکیر دیکھ کے اسلمؔ کو کہہ اٹھے
رہنے دو، اِس کے ہاتھ میں گلدانِ نعت ہے

اسلمؔ ویشالوی، کولکتہ، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مجھ پر کِیا حضورؐ نے

مجھ پر کِیا حضورؐ نے احسانِ نعت ہے
میرے لیے کھلا ہوا میدانِ نعت ہے
گھر میں جو میرے رحمت و برکت ہے ہر گھڑی
قرآن کا وسیلہ ہے، فیضانِ نعت ہے
شانِ رسولِؐ پاک میں نازل کیا گیا
یعنی قرآنِ پاک ہی قرآنِ نعت ہے
گر میرے ٹوٹے پھوٹے یہ الفاظ ہوں قبول
بخشش کو میری کافی یہ دیوانِ نعت ہے
ماں باپ میرے اور میں خود آپؐ پر فدا
بس اِک یہی عقیدہ ہی ایمانِ نعت ہے
سیرت پہ اُن کی چلنا ہو جب مقصدِ حیات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اشرفؔ! میں ہر گھڑی تھا گماں میں گھرا ہوا
گر پُر یقیں ہوں آج تو ایقانِ نعت ہے

اشرفؔ نقوی، شیخوپورہ، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لطف وسرور وکیف

لطف و سرور و کیف جو دورانِ نعت ہے
نخلِ دل و نظر پہ یہ بارانِ نعت ہے
ہر اک ظہور پرتوئے اعیانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اس عالمِ خراب میں صحرائے خواب میں
صد شکر ہم پہ سایۂ مژگانِ نعت ہے
گلہائے رنگا رنگ ہیں اسمائے شاہؐ دیں
دامانِ نو بہار یہ دامانِ نعت ہے
میثاقِ مصطفےٰؐ تھا جو یومِ الست تھا
قالو بلیٰ تو اصل میں پیمانِ نعت ہے
انؐ کی قبولیت سے سخن کو ہے استجاب
اک لفظ بھی کہاں مرا شایانِ نعت ہے
روشن دل و دماغ ہیں حبِ رسولؐ سے
طیبہ کی خاک سرمۂ چشمانِ نعت ہے
اشرفؔ! درِ حضورؐ تلک لے کے جائے گا
اس دستِ نارسا میں جو دامانِ نعت ہے

اشرفؔ یوسفی، فیصل آباد، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

رفعت خیال وفکر کی

رفعت خیال و فکر کی عرفانِ نعت ہے
معراج میرے حرف کی دامانِ نعت ہے
ہم تو فقط رعایا ہیں ملکِ نعوت کی
واللہ رب کی ذات ہی سلطانِ نعت ہے
حرفِ نیاز، اشکِ رواں، عشقِ محترم
فہم و شعور میں یہی سامانِ نعت ہے
فکر و خیال مائلِ نعتِ نبیؐ ہوں گر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مٹنے لگی ہے حرف و معانی کی تشنگی
لفظوں کے ریگ زار پہ بارانِ نعت ہے
سجدے میں ہے برائے تشکر مرا قلم
میرے قلم کی نوک پہ احسانِ نعت ہے
کہتے ہیں میرے جاننے والے یقین سے
اشفاقؔ! صدقِ قلب سے قربانِ نعت ہے

اشفاقؔ احمد غوری، ملتان، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر سو بہارِ نکہتِ بُستان

ہر سو بہارِ نکہتِ بُستانِ نعت ہے
صد شکر، ہم پہ سایۂ دامانِ نعت ہے
ہیں مدحتِ رسولؐ کے ہر جا کھِلے گلاب
بزمِ خیال ہے کہ گلستانِ نعت ہے
ہیں اُن کے ذکر و فکر میں مصروف دھڑکنیں
یہ شوق میرا مظہرِ ایمانِ نعت ہے
رہبر جو ہر قدم پہ ہے اُسوہ حضورؐ کا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یُوں زندگی ہو وقفِ ثنا، اے مرے کریم!
ہر شخص بول اُٹھے یہ قربانِ نعت ہے
محشر میں ہو گا ساتھ وہ حسّانؓ و کعبؓ کے
ہر لمحہ جس کا مصرفِ میلانِ نعت ہے
خوش ہو کے میں بھی سب کو کہوں گا یہ حشر میں
وجہِ نجات میرا یہ سامانِ نعت ہے
جو کر رہا ہے ذاتِ نبیؐ کے قریں مجھے
اُن کے کرم سے میرا قلمدانِ نعت ہے
اہلِ سُخن میں جس سے مرا بھی ہُوا شمار
میرا یہ ذوقِ شعر بھی احسانِ نعت ہے

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ناعت تمام ان کے ہیں آپس میں خیر خواہ
برکت ہے یہ ثنا کی یہ فیضانِ نعت ہے
کس کام کے یہ لفظ و مُعانی کے سلسلے
تیری بیاضِ فن میں جو فُقدانِ نعت ہے
مِدحت نبیؐ کی مرجع اہلِ سخن ہوئی
اس دور کے ادب پہ یہ فیضانِ نعت ہے
ہمزآئی کی دعا ہے اِلٰہی ترے حضورؐ!
وہ لہجہ بخش مجھ کو جو شایانِ نعت ہے

اشفاق حسین ہمزآئی، فیصل آباد، پاکستان

حاصل کچھ اس طرح

حاصل کچھ اس طرح مجھے ایمانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جو بھی ملا ہے ان کے وسیلے سے ہی ملا
میرے لیے تو ان کا یہ فیضانِ نعت ہے
تحریر جب بھی کرتا ہو نعتِ نبیؐ شمیمؔ!
ہر رہ گزر میں جیت کی پہچانِ نعت ہے

اصغر شمیمؔ، کولکتہ، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہم ہیں، قلم دوات ہے

ہم ہیں، قلم دوات ہے، میدانِ نعت ہے
کیوں کہ ہمیں ازل سے ہی فرمانِ نعت ہے
عالم فدائے وسعتِ دامانِ نعت ہے
جس جس کو دیکھیے وہی قربانِ نعت ہے
نعتیں ہیں اس میں جیسے ہوں قرآں کی آیتیں
سینے میں دل نہیں مرے، جزدانِ نعت ہے
ہر دور کے شعور کی تشکیل کے لیے
درکار ہر زمانے کو فیضانِ نعت ہے
نورِ تجلیاتِ رسالتؐ کے فیض سے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حسّانؓ ایک فرد نہیں ایک سوچ ہے
مدحت سرا ہے جو بھی وہ حسّانؓ نعت ہے
توصیف مصطفےٰؐ کی ہے توصیفِ کردگار
بین السطورِ حمد بھی عنوانِ نعت ہے
اس پر فدا، ہے جس کو ودیعت شعورِ نعت
اس پر نثار جو بھی سخندانِ نعت ہے
تلقین خود حضورؐ نے سعدی کو جو کیا
وہ مصرعِ درود ہی سلطانِ نعت ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اے وجہِ کُن فکاں! شہِؐ ما کان ما یکون
بس تیریؐ ذات کے لیے امکانِ نعت ہے
سیّاحِ لامکاں! تری اک سیر کے طفیل
اب لامکاں بھی شاملِ امکانِ نعت ہے
شاید مجھے عطا ہو کوئی حرفِ جاوداں
میری قضا، ٹھہر! ابھی دورانِ نعت ہے
عاجز! وفورِ شوق میں حدِّ ادب رہے
''لَا تَرْفَعُوا'' اسی لیے دربانِ نعت ہے

اعجاز حسین عاجزؔ، گوجرانوالہ، پاکستان

اس دورِ ابتلا میں

اس دورِ ابتلا میں بھی حسّانؓ نعت ہے
وہ شخص جس کے پاس قلمدانِ نعت ہے
کلیاں، گلاب، چاند، ستارے یہ روشنی
اس کائناتِ ارض پہ احسانِ نعت ہے
اپنے کرم سے مجھ کو عطا کیجیے، حضورؐ !
اک حرف، ایسا حرف جو شایانِ نعت ہے
حرف و قلم کی آبرو ہے آپؐ کے طفیل
شعر و ادب کا نور تو دیوانِ نعت ہے
صلِ علیٰ کی گونج مہکتی ہے ہر طرف
سارا جہان جیسے گلستانِ نعت ہے

اعجاز احمد، میلسی، پاکستان

دھڑکن پکارتی ہے

دھڑکن پکارتی ہے کہ سامانِ نعت ہے
مہکا ہوا جو دل کا گلستانِ نعت ہے
دل کو قرار آیا درود و سلام سے
کیسا سرور و کیف یہ دورانِ نعت ہے
دنیا میں پُل صراط سے ہرگز یہ کم نہیں
چلنا ذرا سنبھل کے یہ میدانِ نعت ہے
مجھ کو یقین ہونے لگا ہے نجات کا
اعمال میں مرے جو یہ دیوانِ نعت ہے
دیکھا ہے چار سمت عقیدت کی آنکھ سے
"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"
صد شکر ہے خدا کا، ہُوا میں غزل سے دُور
اب زندگی تمام ہی قربانِ نعت ہے
ہر وقت میرے لب پہ رہے وِرد آپؐ کا
اعظمؔ! کرم خدا کا ہے، فیضانِ نعت ہے

اعظمؔ سہیل ہارون، حاصل پور، پاکستان

جواہر [1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

لطفِ دوام مجھ پہ

لطفِ دوام مجھ پہ بہ فیضانِ نعت ہے
اُن کے کرم سے ہر گھڑی بارانِ نعت ہے
سرکارؐ! مجھ کو اذنِ ثنا بخش دیجیے
سرکارؐ! میرے دل کو بھی ارمانِ نعت ہے
بچپن سے لوریوں میں سُنی نعت آپؐ کی
یوں ہی نہیں مزاج میں میلانِ نعت ہے
سرکارؐ کا ادب رہے ملحوظ ہر گھڑی
نادان! دھیان کر کہ یہ میدانِ نعت ہے
پڑھتا ہوں عترتِ شہِ کونینؐ پر درود
ہر ہر نفَس فدائی و قُربانِ نعت ہے
پہلے الف سے آخری پارے کی سین تک
قُرآنِ پاک دیکھ لو قُرآنِ نعت ہے
گر ہو نظر میں رحمتِ عالمؐ کی ذاتِ پاک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اِس کے سبب ہی حشر میں ہو گی مِری نجات
کافی ہے میرے پاس جو سامانِ نعت ہے
لکھے بشر تو کیسے لکھے مدح آپؐ کی
وہ لفظ ہی نہیں کہ جو شایانِ نعت ہے
اظفر کو کاش حشر میں سرکار یوں کہیں
کتنا حسیں تُو لایا یہ دیوانِ نعت ہے

افتخار حسین کریمی، واہ کینٹ، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آقاؐ کی بارگاہ میں اعلانِ نعت ہے

آقاؐ کی بارگاہ میں اعلانِ نعت ہے
قرآں جو کہہ رہا ہے وہی شانِ نعت ہے
انگلی کا پور پور ثنا خوان ہے مرا
یوں نعت لکھتے رہنا بھی عرفانِ نعت ہے
ہر حرف بولتا ہے محبت نبیؐ سے ہے
ایسا لطیف میرا یہ دیوانِ نعت ہے
طیبہ کو جانے والی ہواؤں سے کہہ دیا
میری عقیدتوں کا یہ سامانِ نعت ہے

اقبال خان، باغ، آزاد کشمیر، پاکستان

اس بحرِ بے کنار میں

اس بحرِ بے کنار میں ایقانِ نعت ہے
یہ اشک ہی نہیں میاں، سامانِ نعت ہے
جو کچھ بھی ہے خیالِ صد افکار کا محیط
ہستی کے تار و پود کا دیوانِ نعت ہے
جز رب کے کون مدح کا حق کر سکا ادا
قرآن عین آپؐ کے شایانِ نعت ہے
اے کاش! مجھ پہ آپؐ کا انعام ایسے ہو
دیکھیں مجھے تو بولیں کہ حسّانؓ نعت ہے
ہر لحظہ انہماک ہے آقاؐ کی ذات پر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
میں نعت لکھ رہا ہوں کہ باغِ ارم میں ہوں
ہر حرف جیسے سنبل و ریحانِ نعت ہے

الیاس بابر اعوان، راولپنڈی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

خالق کی ہم نوائی ہے

خالق کی ہم نوائی ہے عرفانِ نعت ہے
عرشِ بریں پہ ہر گھڑی اعلانِ نعت ہے
ہر سمت محوِ سوز ہیں مرغانِ خوش نوا
پُر کیف و وجد خیز یہ بستانِ نعت ہے
مرقوم آیتوں میں ہے مدحت رسولؐ کی
قرآں کے حرف حرف میں دیوانِ نعت ہے
کُن سے بروزِ حشر تلک اور بعد بھی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
صف بستہ حرف، خامہ و قرطاس مشک بُو
نالِ قلم کے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے
حسنِ خیال، اوجِ ہنر اور علم و فضل
لیکن نگاہِ فیض ہی سامانِ نعت ہے
فکر و خیال کا نگر، الفاظ کی نشست
اور جنبشِ قلم سبھی فیضانِ نعت ہے
زرگرؔ! ترا یہ نعرۂ سرمست خوب تر
لیکن، ذرا سنبھل! کہ یہ ایوانِ نعت ہے

امان زرگرؔ، قائدآباد، پاکستان

جواہر (1) "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بندہ کہ فردِ نسل

بندہ کہ فردِ نسلِ گدایانِ نعت ہے
پہچاں مری قبیلۂ حسّانؓ نعت ہے
ہر اِک جہاں کی غایتِ اولیٰ حضورؐ ہیں
ہر اِک ظہور حجّت و برہانِ نعت ہے
ہے شاخ شاخ بلبلِ سدرہ طواف میں
مصحف خدا کا گلشنِ الوانِ نعت ہے
اِک رمزِ ''قُل'' نے کھولا ہے مجھ پر یہ بابِ کشف
توحید عیشِ جلوۂ سامانِ نعت ہے
ہر ''خطِّ سرنَوِشت'' کا عنوان ہے یہی
''ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''
جس کو لہو لہو کرے سجدے میں تیغِ ہجر
وہ دل شہیدِ مصحفِ عثمانؓ نعت ہے
اِک ''وصفِ لا تناہی'' کہ جملہ صفات میں
سُن لو سخنورو کہ یہی جانِ نعت ہے
کس نے کہا کہ چاہیے آزادیٔ سخن
دل تو ہمارا قیدیٔ زندانِ نعت ہے
رازیؔ وزیر ملکِ سخن میں ہوں اُس کا مَیں
احمد رضاؔ وہی کہ جو سلطانِ نعت ہے

امجد رازیؔ، فیصل آباد، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

دل اشتیاق مند گلستان

دل اشتیاق مند گلستانِ نعت ہے
سنتے ہیں نرم خو بڑا، رضوانِ نعت ہے
حسنِ نبیؐ کی تابِ حکایت کہاں سے لائے
کیا سرخروئے فکر پریشانِ نعت ہے
کیسی کشش ہے، ذکرِ رسالت مآبؐ کی
جو تاجدارِ فکر ہے، دربانِ نعت ہے
ہر سانس عطرِ ذکرِ نبیؐ میں بسایئے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
زخمِ جگر میں عشقِ نبیؐ کی ہیں لذتیں
صد شکر پاس نشترِ ذیشانِ نعت ہے
پھر آج ہیں حکایتیں، حسنِ حضورؐ کی
پھر آج گرم محفلِ یارانِ نعت ہے
ہوکر نثار گیسو و رخ پر حضورؐ کے
میری عروسِ فکر، غزل خوانِ نعت ہے
ہر آن یادِ شاہؐ میں اشکوں کی ہے لڑی
شامِ فراق، دعوتِ مژگانِ نعت ہے
امجدؔ کی نعت گوئی بھی فیضاں ہے نعت کا
کب اِس کی دسترس سرِ عرفانِ نعت ہے

امجدؔ ربانی مصباحی، جبل پور شریف، بھارت
بشکریہ: غلام فرید واصل، شیخو پورہ

جواہر ①　　”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

کاغذ، قلم، دوات مہکتے ہیں

کاغذ، قلم، دوات مہکتے ہیں رات کو
مہکیں نہ کس طرح یہ قلمدانِ نعت ہے
ہر چیز کائنات کی انؐ کے لیے بنی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پڑھ کر درود گھر سے روانہ ہُوا ہوں میں
اب کوئی ڈر نہیں، کہ نگہبان نعت ہے
امجدؔ! نجات کےلیے کافی ہے حشر میں
گر میرا ایک شعر بھی شایانِ نعت ہے

امجدؔ نذیر، میلسی، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قرآنِ نعت ہے یہی ایقانِ نعت ہے

قرآنِ نعت ہے یہی ایقانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہو گی نجات ان کی شفاعت سے بالیقیں
زاد سفر مرا تو یہ سامانِ نعت ہے
میلاد محفلیں ہیں سجی گھر میں عاشقو
خوشبو مہک رہی ہے گلستانِ نعت ہے
معصومؔ خوش نصیب! رقم نعت ہم نے کی
پائی ہے راہ جس سے وہ حسّانؓ نعت ہے

انعام الحق معصومؔ، ملتان، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کہیے کسے کسے کہ وہ

کہیے کسے کسے کہ وہ حسّانِؓ نعت ہے
پہچان جس کی نعت ہے، سلطانِ نعت ہے
کھلتے ہیں یاں گُلابِ ثنائے محمدیؐ
لپٹا طہارتوں میں یوں بُستانِ نعت ہے
احکام اس میں اور بھی موجود ہیں مگر
قرآنِ پاک اصل میں دیوانِ نعت ہے
سرکارؐ! بے ہنر پہ بھی اک چشمِ التفات
سرکارؐ! میرے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے
قائم سخن وری میں ہے یوں انفرادیت
صد شکر، اپنے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات ہے سیرت سے فیضیاب
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہم سے تونگروں کو ہو کس چیز کی کمی
جب توشۂ حیات میں سامانِ نعت ہے
حد سے وفورِ شوق میں بڑھنے سے احتیاط
چلیے سنبھل کے کہ میدانِ نعت ہے
شہرت، وقار، عزت و تکریم و آبرو
ازہرؔ! کرم یہ ہم پہ بہ فیضانِ نعت ہے

اویس ازہرؔ مدنی، فیصل آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

فی الوقت جیسا اب

فی الوقت جیسا اب ہمیں عرفانِ نعت ہے
بس طرزِ استغاثہ ہی شایانِ نعت ہے
اس کے خمیر میں ہے گندھا عشقِ مصطفےٰؐ
اردو، ہر ایک صنف میں قربانِ نعت ہے
دنیا تو دے رہی ہے صدا پر صدا مجھے
میں اٹھ کے جاؤں کیسے یہ دورانِ نعت ہے
بے فیض ایسے اہلِ سخن کا ہے ہر سخن
جن کا کلام بے سر و سامانِ نعت ہے
اتنی کہاں بساط کہ اک حرف لکھ سکوں
جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں یہ احسانِ نعت ہے
زہراؓ، حسنؓ، حسینؓ ہوں یا بو ترابؓ ہوں
سارا گھرانہ شاہؐ کا ایوانِ نعت ہے
ملتی ہیں یوں تو پہلی کتابوں میں بھی نعوت
پر آخری کتاب تو دیوانِ نعت ہے
ہوتی نہ گر حضورؐ سے نسبت انہیں، اویسؔ!
کون و مکاں میں کون سا امکانِ نعت ہے

اویسؔ راجہ، نیویارک، امریکا

جواہر ① ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

کیا پُر بہار ذوقِ گلستان

کیا پُر بہار ذوقِ گلستانِ نعت ہے
دل میں بسا ہے کب سے، جو ارمانِ نعت ہے
مہکا خیال و فکر بھی میرا انہی سے ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
افکار کی صدا ہے تخیل کا حسن بھی
عشقِ نبیؐ، حضورؐ کا عرفانِ نعت ہے
حسّانؓ کہہ رہے ہیں، نبیؐ سن کے شاد ہیں
عشقِ رسولؐ ہی تو مری، جانِ نعت ہے
خدمت یہ نعت کی ہی بنے مصرفِ حیات
روشن ہوئی حیات بہ فیضانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ میں ڈوب کے لکھی اویسؔ نے
ہاتھوں میں آج اس کے بھی دامانِ نعت ہے

اویسؔ رضوی، ممبئی، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کہتا ہے نعت وہ

کہتا ہے نعت وہ جسے عرفانِ نعت ہے
جانانِ جاں ہی شمعِ شبستانِ نعت ہے
جامیؔ کا سوز دے مجھے، سعدیؔ کا رنگ دے
فکرِ رضاؔ دے یا خدا ارمانِ نعت ہے
الفاظ تول تول کے میزانِ شرع میں
رکھنا قدم سنبھال کے میدانِ نعت ہے
جس کی طلب ہوں مدحِ پیمبرؐ کے زاویے
قرآن اس کے واسطے سامانِ نعت ہے
غزلوں نے اس لیے مجھے مائل نہیں کیا
پیدائشی، خمیر میں رجحانِ نعت ہے
بخشش کے کام آئے گا تھامے رہو اسے
پروانۂ نجات یہ دامانِ نعت ہے
نعتِ نبیؐ ہے اصل میں تحمیدِ کبریا
عنوانِ حمد ہی مرا عنوانِ نعت ہے
''مَا زاغ'' ہے کہیں، کہیں ''واللیل'' و ''والضحیٰ''
قرآں بھی جیسے کوئی گلستانِ نعت ہے
وہؐ روحِ کائنات ہے، اس کی ثنا کرو!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اِس کو ردا عطا ہو شہنشاہؐ دو جہاں
کوکبؔ کو بھی زہیر سا میلانِ نعت ہے

اویس قادری کوکبؔ، جام نگر گجرات، بھارت

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جب خود خدائے پاک

جب خود خدائے پاک نگہبانِ نعت ہے
محفوظ ہر خزاں سے گلستانِ نعت ہے
ہشیار اے قلم کہ ہے یہ نعت کی زمیں
آہستہ چلنا اس میں یہ میدانِ نعت ہے
مولیٰ ترے حبیب کی توصیف کے لیے
وہ فکر کر عطا کہ جو شایانِ نعت ہے
مفلوج لفظ فکرِ شکستہ کے باوجود
مجھ پر کرم نبیؐ کا ہے احسانِ نعت ہے
محسوس کرتی ہوں میں معطر مشامِ جاں
یہ عطر عشقِ شاہؐ ہے لوبانِ نعت ہے
سدرہ پہ فکرِ روحِ امیں دے گئی جواب
رب جانے کس بلندی پہ ایوانِ نعت ہے
آداب حمد و نعت کے قرآں سے پوچھ، اداؔ!
معیار کیا ہے حمد کا؟ کیا شانِ نعت ہے؟

اورینا اداؔ، بھوپال، ایم پی، بھارت
بشکریہ: عرفان نعمانی

صحرا نصیب لوگ ہیں

صحرا نصیب لوگ ہیں، بارانِ نعت ہے
ہم سوکھتے نہیں ہیں تو احسانِ نعت ہے
پھیلی ہوئی ہے رحمتِ عالم ,کچھ اس طرح!
سینہ بہ سینہ سایۂ شاخانِ نعت ہے
یہ سبز دل کے مہرباں یہ اشک چشم لوگ
یہ درد خوئے حلقۂ یارانِ نعت ہے
ہر زاویہ کے مطمحِ معیار آپؐ ہیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
وہ قلبِ کائنات پہ احسانِ زندگی!
جاں بھی وہی ہے اور وہی جانانِ نعت ہے
ہم نے خدا کو پایا تو پایا ترے طفیل
سو حمد ہے تو حمد بھی دورانِ نعت ہے
تھامے ہوئے ہیں اور یہ ڈر بھی تو ہے، اسدؔ!
ہم خاک زاد لوگ ہیں دامانِ نعت ہے

بابر علی اسدؔ، فیصل آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کتنا وسیع حلقہ

کتنا وسیع حلقۂ دامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اگتے ہیں اِس میں پھول ثنائے رسولؐ کے
دل کی زمین ہے کہ خیابانِ نعت ہے
تابش سے جس کی خیمۂ عالم ہے ضوفشاں
سورج نہیں یہ گوہرِ تابانِ نعت ہے
اُنؐ کے کرم سے دفترِ مدحت پہ آ گیا
وہ حرفِ بے نظیر جو شایانِ نعت ہے
پاسِ ادب، سلیقۂ الفاظ، عاجزی
وارفتگیِ شوق میں سامانِ نعت ہے
صد شُکر میں سخن میں مُقلّد اُسی کا ہوں
وہ رشکِ بوتراب جو سلطانِ نعت ہے
باقرؔ! ہمیں ملے گا ریاضِ جناں میں گھر
گلزارِ ہست و بُود میں اعلانِ نعت ہے

باقرؔ زیدی، لاہور، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

دل کے صدف میں

دل کے صدف میں قطرۂ نیسانِ نعت ہے
آسودہ حالِ شہر ہوں، احسانِ نعت ہے
اقلیمِ ہفت میری قلم رو شمار کر
وہ یوں کہ میرے ہاتھ، قلمدانِ نعت ہے
یہ بھید مجھ پہ کلمۂ لَولَاک سے کُھلا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
رنج و الم کی نذر ہوئے جا رہے ہیں لوگ
مُنْعَم ہے وہ، جو سر بہ گریبانِ نعت ہے
اے تختِ مصر! یوسفِ دیگر تلاش کر
میری تڑپ تو جادۂ کنعانِ نعت ہے
کاغذ، قلم، دوات، شکستہ سا اک چراغ
زادِ سفر مرا، یہی سامانِ نعت ہے
کچھ اور جذب و فکر کی لَو کو اُبھار دے
بسملؔ! ابھی تو دُودِ چراغانِ نعت ہے

بسملؔ شہزاد، فیصل آباد، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یہ آپؐ کا کرم ہے

یہ آپؐ کا کرم ہے کہ فیضانِ نعت ہے
ورنہ مجھے شعور نہ وجدانِ نعت ہے
سبزہ اگا رہا ہے خدا، آپؐ کے طفیل
یہ ساری کائنات، گلستانِ نعت ہے
خضریٰ پہ مرتکز ہیں مری آنکھ اور دل
میرا قلم بھی وجد میں قربانِ نعت ہے
تنہا ہوں، ہم نوا ہیں ملائک چہار سُو
بزمِ سخن سجی ہے شبستانِ نعت ہے
کچھ بھی نہیں، حضورؐ! سرِ دست عرض ہے
شاعر ہوں اور ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
ہیں مُستَنیِر قلب و نظر، روز و شب، وقارؔ!
یہ نورِ مصطفیٰؐ ہے کہ عرفانِ نعت ہے

بشارت حسین وقارؔ، جھنگ

کیاوسعتِ خیال

کیا وسعتِ خیال بہ دامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کھلتے ہیں روز ہی تو نئی مدحتوں کے گُل
مہکا ہوا ازل سے گلستانِ نعت ہے
دل اور زبان مدح سرائی میں ہیں مگن
سر چشمۂ حیات یہ میلانِ نعت ہے
اعزاز مل رہا ہے ثنائے رسولؐ کا
یہ، مجھ گنہگار پہ احسانِ نعت ہے
تکتا ہے، صرف سوز و گدازِ جنونِ عشق
معیار میں جدا ہے، جو میزانِ نعت ہے
ہر لفظ با ادب رہے ہر حرف با وضو
یہ عام سی زمیں نہیں میدانِ نعت ہے
ملحوظ ہر خیال میں تقدیس و احترام
ہر سوچ با وقار ہو، یہ شانِ نعت ہے
گر ہو قبولیت کا شرف بھی عطا اسے
ہدیہ بنامِ سیدِ سلطانِ نعت ہے
بشریٰؔ! سفر ہے طیبہ کا اور زادِ راہ صرف
گنجینۂ درود ہے، سامانِ نعت ہے

بشریٰؔ فرخ، پشاور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ٹوٹا جمودِ خامہ

ٹوٹا جمودِ خامہ بہ فیضانِ نعت ہے
مدحِ نبیؐ عطا ہوئی، احسانِ نعت ہے
خاطر میں سنتِ نبوی ہو اگر، تو پھر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مدحت سرا ہے عرش پہ خود ذاتِ لم یزل
اس زاویے سے عرش بھی ایوانِ نعت ہے
سجتی ہے روز بزم درود و سلام کی
گھر میرا، گھر نہیں ہے، گلستانِ نعت ہے
دنیا کی رونقوں سے اسے کیا غرض بھلا
حیدرؔ، کہ سب کہیں جسے مستانِ نعت ہے

بلال حیدرؔ گیلانی، مظفر آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یوں ہی تو میرا دِل

یوں ہی تو میرا دِل نہیں قُربانِ نعت ہے
حاصِل مجھے سکُون بہ فیضانِ نعت ہے
حسّانؓ ہوں، وہ کعبؓ ہوں، اِبنِ زُہَیرؓ ہوں
ہر ایک اپنی ذات میں سُلطانِ نعت ہے
بارِ اللہ نے کِیا ذکرِ نبیؐ بلند
وا اِس لئے دریچۂ اِمکانِ نعت ہے
قُرآن اور حدیث میں مذکُور جو نہیں
ایسی غُلُوئیت کہاں شایانِ نعت ہے
کچھ کم نہیں ہے، یہ بھی کسی پُل صراط سے
یہ جو، ہمارے سامنے میدانِ نعت ہے
یوں ہی برہنہ پا نہیں چلتا مَیں رَیگ پر
گُل زار سے بھی بڑھ کے، بیابانِ نعت ہے
ہم سیرتِ نبیؐ کو جو لائیں بہ روئے کار
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ساحرؔ! مَیں اپنی ذات کا پھر ذِکر کیوں کرُوں
جب، اُنؐ کی ذاتِ پاک ہی خود جانِ نعت ہے

پرویز ساحرؔ، ایبٹ آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

میرا کلام کب بھلا

میرا کلام کب بھلا شایانِ نعت ہے
مجھ کو ہوا کہاں ابھی عرفانِ نعت ہے
ہر ایک آیہ، آپؐ کی مدحت سے سرفراز
قرآن اُس کریم کا، دیوانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات پہ رحمت ترا ؐ وجود
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
آنسو بھی ہیں، جبین بھی اور سجدہ گاہ بھی
جاری دل و دماغ پہ بارانِ نعت ہے
پڑھتی ہے ذاتِ کبریا، تجھؐ پہ درودِ پاک
ثابت ہوا، درود ہی بس جانِ نعت ہے
لب پر درود، پلکوں پہ اشکوں کی ہے جھڑی
خامہ سنبھال اپنا کہ امکانِ نعت ہے
میرے لہو میں دوڑتا ہے، عشقِ مصطفےٰؐ
تاثیر جسم و جان میں، ایمانِ نعت ہے

تاثیرؔ جعفری، کبیروالا، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

رب کی عطا سے ہر گھڑی

رب کی عطا سے ہر گھڑی بارانِ نعت ہے
مجھ سے، سخنوروں پہ یہ احسانِ نعت ہے
کیوں کر نہ ہوتی مدحتِ خیر الانامؐ جب
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یا رب اسے نصیب ہو، قربت رسولؐ کی
فردِ عمل میں جس کے بھی سامانِ نعت ہے
خورشید، روزِ حشر نہ جھلسا سکا ہمیں
سر پر جو اپنے سایۂ دامانِ نعت ہے
لاکھوں سخنوروں کی زمانے میں بھیڑ ہے
حاصل کسی کسی کو قلمدانِ نعت ہے
عرفانِ نعت، جس کو تبسمؔ ہوا نصیب!
سلطانِ نعت ہے، وہی سلطانِ نعت ہے

تبسمؔ پرویز، سنبھل، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مجھ سا بشر جو صاحب

مجھ سا بشر جو صاحبِ دیوانِ نعت ہے
اللہ کا کرم ہے، یہ فیضانِ نعت ہے
تفہیمِ نعت ہے، جسے عرفانِ نعت ہے
عمرانِ نعت ہے وہی حسّانؓ نعت ہے
ممنونِ نعت ہیں میری سوچیں، مرے خیال
نطق و زبان و حرف پہ احسانِ نعت ہے
جاری رہے گا تا بہ ابد نعت کا سفر
روشن ازل سے دیدۂ امکانِ نعت ہے
معلوم اب ہوئی ہے مجھے دل کی کیفیت
کعبہ نہیں ہے، دل میرا جز دانِ نعت ہے
دائم یہاں پہ رہتا ہے موسم بہار کا
یہ گلستانِ حمد و خیابانِ نعت ہے
احرامِ عشق باندھ کے نکلا ہے ہر خیال
فکر و نظر کے سامنے میدانِ نعت ہے
ملتان کا سکونتی ہوں، خوش نصیب ہوں
یہ سر زمین شعر، نگارانِ نعت ہے
تحسینؔ ہے فقیر، فقیرانِ نعت کا
یعنی کہ اک غلامِ غلامانِ نعت ہے

تحسینؔ یزدانی، ملتان، پاکستان

معراجِ مصطفیٰؐ مرا عنوان

معراجِ مصطفیٰؐ مرا عنوانِ نعت ہے
قوسین کا مقام ہی شایانِ نعت ہے
خوش آمدید کہتے ہیں ہر موڑ پر نبیؐ
منجانبِ خدا ہوا سامانِ نعت ہے
سدرہ پہ رک گئے ہیں قدم جبرئیل کے
پاپوشِ مصطفیٰؐ ہمہ شاہانِ نعت ہے
ہٹتے گئے حجاب سبھی آپؐ کے لیے
ہر چیز کائنات کی قربانِ نعت ہے
کامل ترین اسوہ ہے خیر الانامؐ کا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تسنیمؔ خوش نصیب ہے، دونوں جہان میں
سلطانِ نعت سے ملا عرفانِ نعت ہے

تسنیمؔ عباس قریشی، سرگودھا، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مدوجذرحیات کا

مد و جذر حیات کا سامانِ نعت ہے
یہ ساری کائنات ہی امکانِ نعت ہے
قرآن ہے گواہ بلندی کے ذکر میں
کیا اس سے بھی زیادہ کوئی شانِ نعت ہے؟
سیرت رسولِ پاکؐ کی پیشِ نظر رہے
یہ جانِ نعت ہے یہی ایمانِ نعت ہے
بس اک نگاہِ شوق ہے اور میری چشمِ نم
میرے لیے تو ہاں یہی سامانِ نعت ہے
میں اور لب کشا کروں ایوانِ نعت میں
حسّانؓ شاہزادۂ ایوانِ نعت ہے
محسنؔ، امیرؔ اور رضاؔ عندلیب ہیں
یہ ہند کی زمین بھی بستانِ نعت ہے
تکمیلِ دیں کا حکم ہے اس امر کی دلیل
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

تنظیم الفردوس، کراچی، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آنکھوں میں تیری آج جو

آنکھوں میں تیری آج جو بارانِ نعت ہے
خوش ہو، سخنورا کہ یہ امکانِ نعت ہے
کس کی مجال؟ کر سکے توصیف آپؐ کی
قرآن وہ سخن ہے جو شایانِ نعت ہے
اک اک ادا حضورؐ کی بے مثل و لا جواب
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر حرف عطر بیز ہے ہر لفظ مثلِ گُل
میرا ہر ایک شعر گلستانِ نعت ہے
طیبہ کی حاضری کا ہمیں پھر ملا جو اذن
تنویرؔ! یہ تو صدقۂ فیضانِ نعت ہے

تنویر احمد تنویرؔ، جدہ، سعودی عرب

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

حق کی عطا سے بارش

حق کی عطا سے بارشِ فیضانِ نعت ہے
فکر و شعور و قلب میں ارمانِ نعت ہے
وہؐ جانِ کائنات ہیں، وہؐ شانِ کائنات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
لازم ہے، نعت کہنے میں حساں کی پیروی
حسان، باغبانِ گلستانِ نعت ہے
قرآں کی روشنی میں کہو نعتِ شاہؐ دیں
رب کی نگہ میں بس یہی فرقانِ نعت ہے
ذیشان انؐ کی مدح سے ہر صنفِ شاعری
کاشانۂ سخن میں دبستانِ نعت ہے
احمدؐ بھی انؐ کا اسم ہے، اک نام ہے یتیمؐ
یعنی الف سے ی سبھی دیوانِ نعت ہے
بعد از خدا بزرگ ہیں وہؐ، اس میں شک نہیں
حمدِ خدا کے بعد قلم دانِ نعت ہے
ممدوح وہؐ خدا کے ہیں، کج مج زبان ہم
لائیں کہاں سے لفظ جو شایانِ نعت ہے؟
رطب اللساں ہیں بلبلیں گلزارِ نعت میں
صد ہا برس سے مہکا یہ بستانِ نعت ہے
سرورؐ کی شاں میں اس نے رفعنا ہے کہہ دیا
خود ربِ کائنات نگہبانِ نعت ہے
اس کے کرم سے پھول کھلیں نعت کے سدا
تنویر پھولؔ! خوب یہ گلدانِ نعت ہے

تنویر پھولؔ، کراچی، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

میری نظر میں صرف یہی

میری نظر میں صرف یہی جانِ نعت ہے
سرکارؐ! عشق آپ کا ایمانِ نعت ہے
نفرت، حسد، نفاق نے پائی نہیں جگہ
فکر و نظر پہ میرے، یہ احسانِ نعت ہے
سچ بولنے کا وصف عطا ہو گیا جسے
اس کو ہی بس جہان میں عرفانِ نعت ہے
نسلیں مہک رہی ہیں مرے گھر کی دوستو
حاصل جو تین پشتوں سے لوبانِ نعت ہے
حسّانؓ، کعبؓ، جامیؒ، رضاؒ، سعدیؒ اور ہم
پُر نور سب کے عشق سے ایوانِ نعت ہے
ادراکِ عظمتِ شہِ لولاکؐ ہو، تو آ!
سب کے لیے کہاں بھلا میدانِ نعت ہے
سیرت کا آئنہ ہو اگر سامنے تو پھر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حسنِ عمل بھی رکھ دو عقیدت کے ساتھ ساتھ
اے رہ روانِ نعت! یہ میزانِ نعت ہے
تنویرؔ! میں بھی ہو گیا دنیا میں با وقار
فیضانِ نعت ہے، یہی فیضانِ نعت ہے

تنویرؔ جمال عثمانی، مراد آباد، بھارت

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

یارب یہ میرا دل ہے

یا رب! یہ میرا دل ہے کہ دیوانِ نعت ہے
تطہیر ہوگئی ہے، یہ فیضانِ نعت ہے
پہنچوں سرِ مدینۂ عشاقِ آرزو
پکڑا ہوا جو خیر سے دامانِ نعت ہے
دھڑکن میں گونج صلِ علیٰ کی بصد خلوص
میری ہر ایک سانس میں امکان نعت ہے
دل میں رواں رکھے ہے روانی درود کی
دل کے بہت قریب جو شریانِ نعت ہے
خود کو حرم میں دیکھ رہی ہوں بچشمِ تر
یہ معجزہ ہے یا مرا وجدانِ نعت ہے
گریہ، فراق، عشق و جنوں، ہجر اور خلش
کچھ بھی نہیں، یہی میرا سامانِ نعت ہے
کیا نام ہے یہ نامِ محمدؐ خدا قسم
یہ نام ہی تو شمعِ شبستانِ نعت ہے
آقاؐ! قبول کیجیے ثروتؔ کا یہ کلام
گر اس کا ایک حرف بھی شایانِ نعت ہے

ثروتؔ رضوی، کیلی فورنیا، امریکا
بشکریہ: سمعیہ ناز

نسبت مرے حضورؐ کی

نسبت مرے حضورؐ کی، سامانِ نعت ہے
انؐ کا حسین خیال ہی عنوانِ نعت ہے
مجھ سے گناہگار کو بخشش کی دی نوید
مجھ سے گناہگار پہ احسانِ نعت ہے
آتا ہے قبل نعت جس اک ذات کا خیال
اللہ کا حبیبؐ ہے وہؐ، جانِ نعت ہے
روزِ ازل رکھی گئی بنیاد نعت کی
کتنا بلند سوچیے ایوانِ نعت ہے
آیاتِ بینات بتاتی ہیں یہ ہمیں
اللہ کا کلام دبستانِ نعت ہے
کیا لطف ہو، فرشتے بھی میزان پر کہیں
تیرا نجات نامہ، یہ دیوانِ نعت ہے
ہے شاعرانِ نعت پہ انعامِ کبریا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یادِ شہؐ انام کی خوشبو میں ہے بسا
جاویدؔ! تیرا دل ہے کہ بستانِ نعت ہے

جاویدؔ صدیقی، لکھنؤ، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

عشقِ حضورؐ، زینتِ سامان

عشقِ حضورؐ، زینتِ سامانِ نعت ہے
روشن چراغِ بخت بہ فیضانِ نعت ہے
ہر عالمِ نمو میں ہے خوشبو حضورؐ کی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سب عاشقانِ صورتِ محمودؐ کے لیے
سیرت شہِؐ عرب کی دبستانِ نعت ہے
گلہائے باغِ مدح و ثنا ہوں جو رو برو
تو مثلِ عندلیب، سخن دانِ نعت ہے
طیبہ سے لامکان تلک جو ہے فاصلہ
ہر گام مصطفیٰؐ کا گلستانِ نعت ہے
باغِ شبِ فلک ہے ضیا بار اس لیے
تاروں کا ہر ہجوم خیابانِ نعت ہے
والشّمس کا ہو نور کہ واللّیل کی ادا
صلِّ علیٰ کا حسن ہی شایانِ نعت ہے
ہر سورت ایک پھول ہے، ہر اک حدیث شاخ
یہ کنزِ رنگ و بو ہے، جو عرفانِ نعت ہے
آوازِ کن فکاں ہے خصائص کا زمزمہ
گویا ظہورِ ہست بھی اعلانِ نعت ہے
وہ سلسبیل و کوثر و تسنیمِ خلد، سب
مل جائیں تو سمجھنا کہ احسانِ نعت ہے

جاوید عادل سوہاوی، جرمنی

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جانِ بہار اور گلستان

جانِ بہار اور گلستانِ نعت ہے
بخشش کے واسطے مرے وجدانِ نعت ہے
فرشِ زمیں سے عرشِ بریں تک خدا گواہ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
دنیا کے گوشے گوشے میں جس سمت دیکھیے
چھایا ہوا ہر ایک سو بارانِ نعت ہے
ایماں سے ہاتھ دھونا نہ پڑ جائے اس لیے
رکھیے قدم کو پھونک کے میدانِ نعت ہے
دیوانگانِ شاہِؐ دو عالم کی ہے صدا
دل چیز کیا ہے جان بھی قربانِ نعت ہے
ساحلؔ! گناہ گار سیہ کار ہے مگر
مداحِ مصطفٰیؐ ہے یہ احسانِ نعت ہے

جمشید ساحلؔ، بریلی شریف، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

موسم ہے دل کا جاں فزا

موسم ہے دل کا جاں فزا، اِمکانِ نعت ہے
میری سخنوری پہ بھی فیضانِ نعت ہے
لفظوں کو ڈھونڈنے کی ضرورت نہیں رہی
انؐ کی ولائے پاک ہی سامانِ نعت ہے
ایسے ہی تو کھلی نہیں رہ پلِ صراط کی
ہاتھوں میں اس فقیر کے دامانِ نعت ہے
کیسے نہ نعتِ پاک ہو دل سے مرے کشید
رگ رگ میں جب رچا بسا ایمانِ نعت ہے
قندیل جب سے ہو گئی روشن درود کی
سب حسرتیں ہی مٹ گئیں، ارمانِ نعت ہے
ایسا چلا ہے دور درود و سلام کا
ہونٹوں پہ قدسیوں کے بھی گردانِ نعت ہے
اے دل! اسی میں ڈوبنا تم احترام سے
جس ساگرِ خلوص میں ہیجانِ نعت ہے

جمیل حیدر عقیل، نیویارک، امریکا
بشکریہ: عباس عدیم قریشی، خانیوال

سرکارؐ کا کرم ہے

سرکارؐ کا کرم ہے یہ فیضانِ نعت ہے
بیٹھا ہوا ہوں میں، جہاں دالانِ نعت ہے
ہر ذی نفس ہے مدحتِ سرکارؐ میں مگن
یہ کائنات، گویا شبستانِ نعت ہے
ہر لب کا مدعا ہے ثنا خوانیِ رسولؐ
رونق لگی ہے، محفلِ یارانِ نعت ہے
ہر آیتِ کریم ہے توصیف میں مدام
قرآن خود بھی گویا کہ دیوانِ نعت ہے
الفاظ کا سجھاؤ، قرینہ ہے شوق کا
لہجے کا یہ سبھاؤ، گلستانِ نعت ہے
سرشار کیوں نہ ہوں وہاں مدحت گزاریاں
مدحت گزاروں پر جہاں بارانِ نعت ہے
زیبائشِ چمن ہوئے اس کے چنیدہ پھول
کس درجہ منفرد یہ خیابان نعت ہے
رکھی ہے سامنے مرے ارژنگِ لفظیات
وہ لفظ ڈھونڈتا ہوں جو شایانِ نعت ہے
پلکوں پہ اشک، آنکھوں میں سیلابِ دردِ ہجر
سینے میں موجزن، مرے طوفانِ نعت ہے
آزرؔ! مری بساط ہی کیا بزمِ نعت میں
ربِ کریم خود جہاں خاقانِ نعت ہے

جنید آزرؔ، اسلام آباد

جب سے خیال وفکر کو

جب سے خیال و فکر کو میلانِ نعت ہے
ہر سانس، ایک شعر بہ عنوانِ نعت ہے
مولود ہو، بیانِ سراپا ہو، خُلق ہو
قائم انہی سے رونقِ بُستانِ نعت ہے
ہر رُخ، حیاتِ پاک کا پیشِ نظر رہے
سیرت میں گام گام پہ سامانِ نعت ہے
نے قدرتِ کلام نہ فہمِ سخن وری
سلطانِؐ انبیا کا ادب، جانِ نعت ہے
صحنِ بیان و ذکر سے باہر تو دیکھیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
معبود! مجھ کو نعت کا عرفان کر عطا
وہ لفظ ہو عطا کہ جو شایانِ نعت ہے
مجھ ایسا بے ہُنر بھی ہوا معتبر، جنیدؔ!
میرا کمال کیا ہے، یہ فیضانِ نعت ہے

جنیدؔ نسیم سیٹھی، راولپنڈی، پاکستان

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

دعویٰ ذرا نہیں ہے

دعویٰ ذرا نہیں ہے کہ عرفانِ نعت ہے
حاضر جہاں پہ ہوں مَیں، وہ ایوانِ نعت ہے
ممدوحِ ذات حق کی ہے مدحت کا مرحلہ
بے قیل و قال، محض یہ احسانِ نعت ہے
رب کا کلامِ نُور ہے تعبیرِ حُسنِ کُل
نعتوں کی سلطنت کا وہ سلطانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ میں ڈوب کے دیکھو تو تب لگے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
آقاؐ کے نقشِ نعلِ عطا زیبِ حرف ہیں
منظرؔ بھی آج صاحبِ دیوانِ نعت ہے

جہانداد منظرؔ القادری، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ارض وسماء میں چارسُو

ارض و سما میں چار سو فیضانِ نعت ہے
فرقانِ لا یزال ہی شایانِ نعت ہے
مدح و ثنائے خواجہؐ ہو، دوران نیم شب
اشکِ سحر گہی سے ہی عرفانِ نعت ہے
شعر و ادب کی نوع میں محدود کب رہا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
عشقِ نبیؐ فزوں سے فزوں تر ہے قلب میں
یہ میرا جذب و کیف بھی احسانِ نعت ہے
میں بے ہنر ہوں تابِ سخن کی طلب مجھے
ارمان کوئی ہے تو بس ارمانِ نعت ہے

جوہر قدوسی، کشمیر
بشکریہ: غلام فرید واصل، شیخوپورہ

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سینے میں میرے حسرت

سینے میں میرے حسرت و ارمانِ نعت ہے
باغِ جناں سے اعلیٰ خیابانِ نعت ہے
لکھنے کی نعت مجھ کو سعادت نصیب ہو
سرکارؐ! عشق آپؐ کا ایمانِ نعت ہے
خیر البشرؐ کی مدح کروں میری کیا مجال
فضلِ خدا سے مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
دنیا کے خطے خطے سے آتی ہے یہ صدا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
نعتِ رسولؐ لکھنے میں حاتمؔ کی موت ہو
تا زیست کے لیے یہی فرحانِ نعت ہے

حاتمؔ رضا علیمی، سیتامڑھی، بہار، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یونہی نہیں یہ رفعت

یونہی نہیں یہ رفعتِ عنوانِ نعت ہے
سب حمد جس کی ہے، وہی نگرانِ نعت ہے
سب امتیں پڑھیں گی وہاں نعتِ مصطفیٰؐ
میدانِ حشر، اصل میں میدانِ نعت ہے
کچھ اشکِ بے مراد ہیں آنکھوں میں موجزن
میں ہوں، قلم ہے اور شبستانِ نعت ہے
سائے میں جس کے، میرے سبھی عیب چھپ گئے
خوش بخت ہوں، ملا مجھے دامانِ نعت ہے
اُس کی ثنا ہی اوّل و آخر ہے دوستو
اِس کے سوا ہے جو بھی، وہ دورانِ نعت ہے
غزلوں میں جو بھی آیا گماں میں وہ کہہ چُکا
ہشیار باش! رُو بہ قلمدانِ نعت ہے
ہر شعر پُل صراط ہے، محتاط ہو کے چل
ہر نعت خود کہے تجھے عرفانِ نعت ہے
ہر دور کی رگوں میں رواں، اُنؐ کا ذکر ہے
گویا زماں زماں نہیں، دیوانِ نعت ہے
اُمیدِ وصل، اشک، غمِ ہجر اور اشک
یہ زادِ راہِ عشق ہے، سامانِ نعت ہے
یہ نام تھا، دعا تھی کہ والد کا خواب تھا
جس کے سبب ہی آج یہ حسانؔ نعت ہے

حسانؔ المصطفیٰ، سیالکوٹ، پاکستان

حبِّ رسولؐ سے سجا

حبِّ رسولؐ سے سجا دامانِ نعت ہے
توصیفِ مصطفیٰؐ ہی فقط شانِ نعت ہے
لفظوں کے موتی اور نکھرتے ہیں نعت سے
جو کچھ ہے عشق میں لکھا، وہ جانِ نعت ہے
اب ذہن کا جہان معطر ہوا مرا
وہ اس لیے کہ دوستو! فیضانِ نعت ہے
مجھ کو سلیقہ آ گیا مدحت سرائی کا
اچھا سخن طراز ہوں، احسانِ نعت ہے
محشر کے دن ذرا بھی نہ گھبرائے گا حسنؔ
دیکھو تو اس کے ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے

حسنؔ رضا حسّانی، سیالکوٹ، پاکستان

کچھ پاسِ آرزو ہے

کچھ پاسِ آرزو ہے نہ عرفانِ نعت ہے
اک شوق ہے، سو وہ بھی نہ شایانِ نعت ہے
جب لفظِ کن ہی مطلعِ دیوانِ نعت ہے
پھر کیا ہے جو نہ داخلِ دامانِ نعت ہے؟
جو اشک انؐ کی یاد میں نکلے، سو شعر ہے
جس دل میں بھی وہ ہیں، سو دبستانِ نعت ہے
شعر و سخن میں اِس کو مقید نہ جانیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تعریف ہے خدا کی، نبیؐ کی ہی کیوں نہ ہو
یہ حمد ہے اگرچہ بہ عنوانِ نعت ہے
محشر کے واسطے یہ حوالہ بہت ہے دوست
خاتمؔ، فقیرِ راہِ فقیرانِ نعت ہے

حسن علی خاتمؔ،لاہور، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

پل پل جو پل رہا ہے

پل پل جو پل رہا ہے، وہ ارمانِ نعت ہے
دل میں جو جاوداں ہے، وہ فیضانِ نعت ہے
وَالّیل، وَالضُّحیٰ، کہیں وَالفَجر کا بیاں
کیسا حسیں سجا ہُوا قرآنِ نعت ہے
سمجھا ہے کون رُتبۂ مرسلؐ بجز خُدا
حاصل کسے بھلا ہُوا عرفانِ نعت ہے؟
لازم ہے ہم نماز میں اُنؐ پر پڑھیں درود
ثابت ہوا نماز بھی سامانِ نعت ہے
میرے خمیر میں ہے وِلائے نبیؐ گُندھی
اِس واسطے سرشت میں میلانِ نعت ہے
ہوش و خرد کو دل کے مَیں رکھتا ہوں آس پاس
اِس واسطے کہ سامنے ایوانِ نعت ہے
''صبحِ ازل یہ مجھ سے کہا جبرئیلؑ نے'' ☆
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حسنیؔ کو مرحبا کہا رضوانِ خُلد نے
دیکھا کہ ہاتھ میں مِرے دیوانِ نعت ہے

حسنین الثقلین، مدینہ منورہ، سعودی عرب

☆ علامہ اقبالؔ

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اُمی لقب سے ''علَّمَ'' بُرہان

اُمی لقب سے ''علَّمَ'' بُرہانِ نعت ہے
''اِقْرَأ بِاسْمِ رَبِّکَ'' اعلانِ نعت ہے
وہ پہلا نعت گو، وہی سلطانِ نعت ہے
ہر نعت گو، رعیّتِ عمرانِؐ نعت ہے
بنیادِ مدحِ سید الابرارؐ ہے درود
فرمانِ کردگار میں فرمانِ نعت ہے
شقّ القمر، دو باٹ کی صورت بٹے ہوئے
''دستِ اِلٰہُ الْعَدْلُ'' میں میزانِ نعت ہے
پیغمبرِؐ حیات ہیں سرکارِؐ دو جہاں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اظہارِ کُل صفاتِ الٰہی، انہیؐ سے ہے
اب اس کے بعد جو بھی ہے، میدانِ نعت ہے
حرفِ دعا، ہے آیۂ خیر الجزا کے بعد
مجھ کو جزا کی مد میں بھی ارمانِ نعت ہے
دنیا ادب سے لیتی ہے جو نعت گو کا نام
کوئی ہنر نہیں ہے یہ احسانِ نعت ہے
پہلی اذانِ اسمِ محمدؐ تھی عرش پر
در اصل، کعبہ دوسرا ایوانِ نعت ہے

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

قرآں کہو، صحیفہ کہو، کوئی نام دو
دیوانہ جانتا ہے، یہ دیوانِ نعت ہے
دل سے دعائیں دیجیے مدحِ رسولؐ پر
خاموشی اس مقام پہ، کفرانِ نعت ہے
یہ داستانِ عشق ہے کارِ جہاں نہ جان
لکھنے سے پہلے یہ بتا، ایمانِ نعت ہے؟
طیبہ سے ہو کے جاتے ہیں ہم سوئے کربلا
ہر شاہراہِ عشق خیابانِ نعت ہے
اکبرؔ! میں اس کے ہاتھ پہ بیعت ابھی کروں
جس کو بھی اس زمانے میں عرفانِ نعت ہے

حسنین اکبرؔ، دوبئی، عرب امارات

سُلگا ہوا خیال میں

سُلگا ہوا خیال میں لوبانِ نعت ہے
خوش ہیں قلم دوات کہ امکانِ نعت ہے
بابِ سلام، بابِ امان و سکون ہے
بابِ بقیع، بابِ خیابانِ نعت ہے
عُشّاق جانتے ہیں مقامِ مواجہہ
عُشّاق، یعنی وہ جنہیں عرفانِ نعت ہے
چشمِ خیال بَن کے دِوانی کبوتری
محوِ طوافِ روضۂ سلطانِ نعت ہے
تعلیم ہو، سفر ہو، تجارت ہو، عدل ہو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

حسنین شہزاد، کوٹ عبدالحکیم، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

سیرت نبیؐ کی، ذکرِ نبیؐ

سیرت نبیؐ کی، ذکرِ نبیؐ جانِ نعت ہے
میں نعت گو ہوں، مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
آدابِ نعت گوئی قلم کو سکھایئے
اور یہ خیال رکھیے، یہ میدانِ نعت ہے
اذہان جن کے مہکے عقیدت کے نور سے
حاصل انہی کو ہو سکا وجدانِ نعت ہے
اصنافِ شعر جتنی ہیں، اپنی جگہ مگر
ہر ایک صنفِ شعر تو قربانِ نعت ہے
لفظوں کے جوڑ توڑ سے نسبت نہیں اسے
عشقِ رسولؐ ہی سے تو پہچانِ نعت ہے
اے کاش! میری نعت سے خوش ہو کے ایک دن
کہہ دیں یہ خود نبیؐ کہ تو خاقانِ نعت ہے
عاقبؔ نے جس کا نام رکھا ''خامہ سجدہ ریز''
باعث نجات کا مرا دیوانِ نعت ہے

حسنین عاقبؔ، مہاراشٹر، بھارت

واللہ یہ جہان

واللہ یہ جہان گلستانِ نعت ہے
ہر شے پہ کائنات کی، فیضانِ نعت ہے
ظلم و ستم کی دھوپ بگاڑے گی کچھ نہیں
جب تک ہمارے سر پہ خیابانِ نعت ہے
کیسے مٹے گا تذکرہ خیر الانامؐ کا
پروردگار جب کہ نگہبانِ نعت ہے
حج کی سعادتیں ہوں یا صوم و صلوٰۃ ہوں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جا کر پڑھوں میں شہرِ مدینہ میں با ادب
یہ آرزوؔ کے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے

حسیب آرزوؔ، بکسر، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یوں تو سبھی کے واسطے

یوں تو سبھی کے واسطے فیضانِ نعت ہے
لیکن کسی کسی کو ہی عرفانِ نعت ہے
لغزش سے ہو نہ جائے سبھی کچھ ہی رائیگاں
احباب! احتیاط، یہ میدانِ نعت ہے
اشکوں کے ساتھ جانبِ طیبہ میں چل دیا
زنبیلِ چشم میں یہی سامانِ نعت ہے
لکھنے لگا جو نعت تو محسوس یہ ہوا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
قرآن کا محافظِ مطلق ہے خود خدا
یعنی کہ خود خدا بھی نگہبانِ نعت ہے
مل کر درود بھیجیے خیر الانامؐ پر
لائق یہی ہے اور یہی شایانِ نعت ہے
کھل کر، جمالؔ! کیجیے توصیفِ مصطفیٰؐ
توصیفِ مصطفیٰؐ ہی تو پہچانِ نعت ہے

حسیب جمالؔ، راولپنڈی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کب میرا کوئی شعر بھی

کب میرا کوئی شعر بھی شایانِ نعت ہے
میرے حضورؐ! مجھ کو بھی ارمانِ نعت ہے
قرآں بیان کرتا ہے توصیف آپؐ کی
یعنی قرآنِ پاک ہی شایانِ نعت ہے
میرے حضورؐ! آپ کا مدحت نگار ہوں
میرے حضورؐ! مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
میرے حضورؐ! ایسا کوئی شعر ہو عطا
محفل میں، مَیں پڑھوں تو کہیں جانِ نعت ہے
ایسی فضا، حضورؐ! مری مستقل رہے
جیسی، مرے حضورؐ! یہ دورانِ نعت ہے
میرے حضورؐ! حشر میں رسوا نہیں ہوا
میرے حضورؐ! محض یہ فیضانِ نعت ہے
امجدؔ! عروجِ نعت سے قائم ہے کائنات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

حسین امجدؔ، اٹک، پاکستان

چھائی ہوئی کچھ ایسے

چھائی ہوئی کچھ ایسے بہارانِ نعت ہے
لب پر درود دل میں گلستانِ نعت ہے
ساون کچھ ایسے حُسن سے آیا ہے اب کی بار
اشکوں کے جلترنگ میں بارانِ نعت ہے
فصلِ ربیع! واہ تری دل ربائیاں
گھر گھر میں ذکرِ الفتِ جانانِ نعت ہے
کون و مکان انؐ کی تمنّا میں ہیں مگن
ہے انؐ کے دھیان میں، جو ثنا خوانِ نعت ہے
اعزاز میں جو انؐ کے سجی ہے یہ کائنات
پیرایۂ لطیف میں اعلانِ نعت ہے
صد مرحبا! جو اشک بہے انؐ کی نعت میں
گریہ اس عقل پر، جو گریزانِ نعت ہے
فیضِ نگاہِ شوق سے منطق پکار اٹھی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہو آیا دل مدینہ سے جب رہ گئے قدم
کیا کم یہ کم نصیبوں پہ احسانِ نعت ہے؟
آفاق دیکھ، نفس کو دیکھ، ارتقا کو دیکھ
ہر متنِ کائنات پہ عنوانِ نعت ہے
دنیا کے بادشاہوں کا ہو کیوں نیاز مند
شہ زادؔ، خاکِ پائے ثنا خوانِ نعت ہے

حسین شاہ زادؔ، دوبئی، عرب امارات

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اصل الاصول بندگی

اصل الاصول بندگی عرفانِ نعت ہے
یا رب وہ فکر دے کہ جو شایانِ نعت ہے
یہ رفعتِ خیال، یہ پاکیزگیِ فکر
مدحت سپاس ذوق یہ، فیضانِ نعت ہے
ہر شعبۂِ حیات ترے لطف کا رہین
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سرسبز و شاد رکھے خدا اہلِ عشق کو
عشاق کی زبان گلستانِ نعت ہے
اپنی تو جستجو کا خلاصہ یہی ہے، اوجؔ!
جو کچھ ہے کائنات میں امکانِ نعت ہے

حفیظ اوجؔ، خانیوال، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے"

سر پر ہمارے سایہ

سر پر ہمارے سایۂ ذی شانِ نعت ہے
حاصل خُدا کے فضل سے ایقانِ نعت ہے
رکھتی ہے مجھ کو نعت رہِ مستقیم پر
مُجھ پر، مِری حیات پر، احسانِ نعت ہے
جب لب سے اُنؐ کا نام لیا، نعت ہو گئی
نادان ہے وہ شخص، جو انجانِ نعت ہے
صَلُّوا وَسَلِّمُوا کی حلاوت کو پا کے دیکھ
غافل! درودِ مُصطفوی جانِ نعت ہے
بتلا رہی ہے آیتِ میثاق، صاف صاف
مہکا ہُوا ازل سے گُلستانِ نعت ہے
ہر دائرے کا مرکزی نُکتہ نبیؐ کی ذات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
نازشؔ! لوائے حمد ہے محمود کا مقام
میدانِ حشر گویا کہ میدانِ نعت ہے

حنیف نازشؔ، گوجرانوالہ، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

طاری کچھ ایسا موسم

طاری کچھ ایسا موسمِ وجدانِ نعت ہے
ہر دل مثیلِ طائرِ عرفانِ نعت ہے
جلوے ہیں کن فکاں کے فقط آپؐ کے طفیل
سارے جہاں پہ رحمتِ بارانِ نعت ہے
معراج سے ملا تھا جو اک تحفۂ نماز
دراصل، وہ نماز بھی پیمانِ نعت ہے
تاثیر، وردِ صلِّ علیٰ کی تو دیکھیے
درماں دلِ فگار کا، دامانِ نعت ہے
ذکرِ درودِ پاک ہے مقبول ہر گھڑی
کیسا ہم عاصیوں پہ یہ احسانِ نعت ہے
مدحت تریؐ بیاں کرے خالدؔ تمام عمر
خلقِ خدا کہے کہ سخندانِ نعت ہے

خالدؔ خان، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان

ہرایک شعرآیت

ہر ایک شعر آیتِ قرآنِ نعت ہے
جو حصر سے ورا ہے، وہ احسانِ نعت ہے
انسان خوش نصیب بہ فیضانِ نعت ہے
کیا خوب رفعتوں پہ یہ ایوانِ نعت ہے
مخصوص شاعروں سے کہاں خوانِ نعت ہے
سارے جہاں پہ سایۂ دامانِ نعت ہے
کوئی نبی نہ سرورِ جیشِ رسل ہوا
ہاں! مصطفیٰؐ کی ذات جو شایانِ نعت ہے
نکتہ کھلا یہ آیۂ صلوا علیہ سے
یعنی، اس امر میں چھپا فرمانِ نعت ہے
کس کا گزر ہے ناحیۂ حق میں اس طرح
شایاں مرے حضورؐ کو عنوانِ نعت ہے
شاہِ جہاں، امام صور، خواجۂ ازل
ختمِ رسلؐ ہی زینتِ ایوانِ نعت ہے
کیسی غرض مطاعمِ فردوس آز سے؟
درویش کو عزیز نمک دانِ نعت ہے
تیرہ بساطِ زیست تھی، پُر نور ہو گئی
عشقِ رسولؐ شمعِ شبستانِ نعت ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

یہ تذکرہ نہیں ہے زلیخائے مصر کا
ہشیار! کوئے یوسفِؑ کنعانِ نعت ہے!!
دارائے شعر بھی ہو یہاں ہوش باختہ
اللہ رے! کیا ہی شوکتِ ایوانِ نعت ہے
ہم کشتگانِ چشم ولا کو خوشا نصیب
اسبابِ حمد ہیں کہیں سامانِ نعت ہے
توفیق دے خدا تو ملے گنجِ آگہی
عالم سے بڑھ کے دولتِ عرفانِ نعت ہے
اس دورِ افتراق و تعصب گزیدہ میں
درکار ہر بشر کو ہی درمانِ نعت ہے
اخلاصِ جاں نہ فہم و تدبر نہ سوزِ دل
لائق رفو کے چاکِ گریبانِ نعت ہے
خیراتِ فکر و فہم اسے بخشیے، حضورؐ!
رومیؔ، عجم میں آپؐ کا حسّانؓ نعت ہے

خالد رومیؔ،راولپنڈی، پاکستان

یہ زندگانی اصل میں

یہ زندگانی اصل میں عنوانِ نعت ہے
ہر لمحہ اس کا صفحۂ دیوانِ نعت ہے
لب وقف ہیں درودِ پیمبرؐ کے واسطے
صد شکر، رب کہ دل ہوا قربانِ نعت ہے
گل، گُلِستاں، چَرِند و پَرِند، انس و جن، ملک
جس کو بھی دیکھیے، لیے ارمانِ نعت ہے
خونِ جگر سیاہی، دلِ مضطرب ورق
لکھنے کے واسطے یہی سامانِ نعت ہے
حاضر، جو قلب رہتا ہے انؐ کے حضور میں
یہ سب کرم ہے، فیض ہے، وجدانِ نعت ہے
یہ جو لحد میں پھیلا اجالا ہے، دوستو!
فضلِ خدائے پاک ہے، برہانِ نعت ہے
جی بھر کے باغِ خلد میں خالدؔ پڑھیں گے نعت
کہتے ہیں خلد جس کو وہ ایوانِ نعت ہے

خالدؔ عبداللہ اشرفی، مہاراشٹرا، بھارت
بشکریہ: غلام ربانی فارح مظفرپوری، بھارت

مت بے وضو اٹھانا

مت بے وضو اٹھانا، قلم دانِ نعت ہے
دیوانو! ہوشیار! یہ دیوانِ نعت ہے
میں فرض پڑھ کے لکھتا ہوں اپنے نبیؐ کی نعت
جائے نماز ہی، مرا جزدانِ نعت ہے
خوں کا بہاؤ، دل کی دھڑک، آنکھ کی جھپک
میرا تو انگ انگ ثنا خوانِ نعت ہے
مدحت کے پھول پھیلے ہوئے ہیں زمین پر
اب آسماں بھی دیدۂ حیرانِ نعت ہے
کاغذ، قلم، دوات ہیں، میرے شریکِ عشق
دنیا سمجھ رہی ہے، یہ سامانِ نعت ہے
ممکن ہے نعت گو کو ملے نعت کا صلہ
میدانِ حشر، اصل میں میدانِ نعت ہے
دو چار لفظ لکھ کے ثنائے رسولؐ میں
ہم نے سمجھ لیا ہمیں عرفانِ نعت ہے
اکثر یہ سوچتا ہوں گناہوں کے بعد میں
کیا میرا عشق لائقِ شایانِ نعت ہے؟
اس راہ میں کروڑ پتی بن گئے ہیں لوگ
ہر نعت خواں پہ رحمتِ بارانِ نعت ہے

خالد عرفان، نیویارک، امریکا

لیل ونہار پر مرے

لیل و نہار پر مرے احسانِ نعت ہے
میری حیات نور پہ جزدانِ نعت ہے
بچے ہوں یا ضعیف سبھی نعت پڑھتے ہیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
توریت میں، زبور میں بھی انؐ کی ہے ثنا
قرآنِ رب سدا کے لیے جانِ نعت ہے
وہ نظم ہو غزل ہو کہ دوہا کہ ہائیکو
بس انؐ کا ذکر ہو یہی پہچانِ نعت ہے
سیرت نبیؐ کی لکھ تو سراپا بھی انؐ کا لکھ
ان دونوں کو ملانا بھی شایانِ نعت ہے
سرکارؐ کے وسیلے سے مقبول ہو گئی
آدمؑ کی، عینیؔ! توبہ بھی برہانِ نعت ہے

خادم رسول عینیؔ، اڑیسہ، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

نوکِ مژہ پہ اشک بہ عنوانِ نعت ہے

نوکِ مژہ پہ اشک بہ عنوانِ نعت ہے
یعنی سخن کی ذیل میں امکانِ نعت ہے
وہ حرفِ سبز، کاش! عطا ہو کبھی مجھے
میں جس کو کہہ سکوں کہ یہ شایانِ نعت ہے
جز مدحِ شاہؐ جو بھی ہے کاغذ پہ بوجھ ہے
خامے کا ننگ ہے یہ جو نسیانِ نعت ہے
اس کے ہر ایک لفظ پہ افسوس کیجیے!
جس کی بیاض بے سر و سامانِ نعت ہے
تشنہ لبی کو بوسہِ نعلین چاہیے
دل کی تپش کا توڑ، یہ بارانِ نعت ہے
احساں ہے عالمین پہ، میلادِ مصطفیٰؐ
یہ کائنات، اصل میں ایوانِ نعت ہے
رحمت ہیں وہؐ، تمام جہانوں کے واسطے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مجھ ایسے بے ہنر کو پتہ مل گئی، اسدؔ!
کتنی کشادگی سرِ دامانِ نعت ہے

خاور اسدؔ، رحیم یار خان، پاکستان

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر اشک میری آنکھ کا

ہر اشک میری آنکھ کا، سامانِ نعت ہے
یہ حال میرا، دیکھیے! دورانِ نعت ہے
پڑھتے رہو درود، یہی راستہ تو ہے
ذکرِ رسولؐ پاک ہی امکانِ نعت ہے
ہر لفظ میرے سامنے رکھا ہوا تو ہے
بس آیۂ قرآن ہی شایانِ نعت ہے
تعریف ہر غلام کرے، اس غلام کی
عشقِ بلال، اصل میں میزانِ نعت ہے
ہم، میلسی کے لوگ، عقیدت مزاج ہیں
خرمؔ! یہ شہر، شہرِ غلامانِ نعت ہے

خرم جمیلؔ، میلسی، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہر لحہ قلب و ذہن پہ

ہر لحہ قلب و ذہن پہ باران نعت ہے
نکھرا اسی سبب سے گلستان نعت ہے
یوں تو ہیں دلنشیں سبھی اصناف شاعری
لیکن، حسین سب سے دبستان نعت ہے
روزِ ازل سے آخری دن تک، کہوں گا نعت
قائم بفضل رب، وہی پیمان نعت ہے
اعلاں ہوا کہ سورہِ کوثر سا لکھ کے لاؤ
گویا، حرم میں پہلا یہ اعلان نعت ہے
دونوں جہاں میں بے سر و ساماں نہیں ہے وہ
حاصل جسے حیات میں سامان نعت ہے
اہلِ قلم بہت سے ملیں گے، جہان میں
شاعر وہی ہے، بس! جسے عرفان نعت ہے
خرمؔ! وہاں، سنائیں گے نعتیں حضورؐ کو
میدانِ حشر، اصل میں ایوان نعت ہے

خرم خلیق، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کس کا کلام ہوسکا

کس کا کلام ہو سکا شایانِ نعت ہے؟
قرآن کا نزول ہی سامانِ نعت ہے
ذکرِ نبیؐ کے واسطے رزقِ سُخن کھُلا
ہر دل، بنا جبھی تو قلم دانِ نعت ہے
کرتا ہے، روز و شب وہی توصیفِ مُصطفٰےؐ
جس شخص کو، عطا ہوا عِرفانِ نعت ہے
ملتے ہیں لوگ پیار سے، مُجھ سے غریب کو
عزت کا آسرا مِرا فیضانِ نعت ہے
تُو روضۂ رسولؐ کے قابل نہ تھا، خلیلؔ!
تُجھ پر ہُوا ضرور یہ احسانِ نعت ہے

خلیلؔ الرحمان، اسلام آباد، پاکستان

عرفانِ نعت گوئی بھی

عرفانِ نعت گوئی بھی فیضانِ نعت ہے
سچ پوچھیے، تو مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
وسعت پذیر وسعتِ دامانِ نعت ہے
بے مایۂ سخن ہوں، مجھے اس کا غم نہیں
اخلاصِ بے ریا، سر و سامانِ نعت ہے
ہر لحہ دھڑکنوں میں ہے، صلِّ علیٰ کی گونج
یہ میرا دل نہیں، کوئی ایوانِ نعت ہے
ہر سُو سجی ہوئی ہیں درودوں کی محفلیں
یہ ساری کائنات، گلستانِ نعت ہے
مجھ کو بھٹکنے دیتا نہیں ہے، ترا خیال
آداب آشنا، مرا وجدانِ نعت ہے
رکھتا ہے بے نیاز مجھے مدحِ غیر سے
گویا، مرا قلم بھی نگہبانِ نعت ہے
ہو کیوں نہ بے مثال مرا حسنِ انتخاب؟
خورشیدؔ! حرف حرف ہی مرجانِ نعت ہے

خورشیدؔ بیگ میلسوی، میلسی، پاکستان

نوٹ: خورشید بیگ میلسوی کتاب کی اشاعت سے قبل ہی 2020 میں دارالبقا کو روانہ ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

جواہر [1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مجھ کو بھی ایک عمر سے

مجھ کو بھی ایک عمر سے ارمانِ نعت ہے
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اُس پر، سخن سرائی کے اسرار کھل گئے
جس کو نصیب، نعمتِ عرفانِ نعت ہے
گلزارِ مدحِ رحمتِ عالمؐ کروں ہوں سیر
ایمان کی کہوں تو یہ احسانِ نعت ہے
داؤد وش کو زیبا ہیں نغمہ سرائیاں
دیکھو!یہ گلستان، گلستانِ نعت ہے
ہر شاخِ لب پہ، پھول کھلے ہیں درود کے
ہر دل میں، پُر بہار خیابانِ نعت ہے
شہرِ سخن میں نوکری ملتی ہے بخت سے
اور آرزو ہماری، قلم دانِ نعت ہے!!
فریاد ہے کہ فردِ عمل میں نہیں ہے کچھ
لیکن، یہ استغاثہ بہ عنوانِ نعت ہے
اک بے ہنر کو فکر ہے، مضمونِ تازہ کی
اک بے ہنر کے ہاتھ میں سامانِ نعت ہے

خورشید ربانی، اسلام آباد، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے"

یہ گلستانِ نغمہ سرایان

یہ گلستانِ نغمہ سرایانِ نعت ہے
سرگرم ہر روش پہ دبستانِ نعت ہے
ہے طبع سب کی، ایک ہی آہنگ میں رواں
یکساں، تمام بزم میں فیضانِ نعت ہے
غنچے چٹک رہے ہیں نکاتِ سخن کے آج
سمجھے گا کچھ وہی، جسے عرفانِ نعت ہے
مضموں نکالنا ہیں ستاروں کو جوڑ کر
پھیلا ہوا فلک پہ، یہ سامانِ نعت ہے
جو رنگ سوچیے، سو ہے اس نقش سے فرو
جو حرف دیکھیے، سو پشیمانِ نعت ہے
وہ فکر لائیے کہ ہو ہم دوشِ بامِ عرش
وہ لفظ ڈھونڈیے کہ جو شایانِ نعت ہے
ہر بات میں ہے اُسوہِ کامل نبیؐ کی ذات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر موجۂ ہوا میں ہے خوشبو درود کی
ہر ذرّہ رُو بہ راہِ درخشانِ نعت ہے
ہے ہر شجر، اُٹھائے ہوئے مدح کا علَم
ہر برگ پر لکھا ہوا عنوانِ نعت ہے
ہے یاد، آسماں کو وہ ''شقُّ القمر'' کی رات
باندھے ہوئے حضورؐ سے پیمانِ نعت ہے
خورشیدؔ! آفتابِ قیامت کے رُو برو
کافی مجھے یہ سایۂ دامانِ نعت ہے

خورشیدؔ رضوی، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

شہرِ تخیلات میں

شہرِ تخیلات میں عرفانِ نعت ہے
دل میں مرے مکین جو سلطانؐ نعت ہے
خیراتِ فکر اس سے ہی لیتا ہوں بار بار
عمران کا جو گھر مرے دیوانِ نعت ہے
چکھ رکھا ہے لعابِ محمدؐ اسی لیے
مولا علیؑ بتائیں گے، کیا شانِ نعت ہے!
نوکِ سناں پہ ہوں کہ ہوں شبیرؑ زیرِ تیغ
حمدِ خدا کہیں، کہیں عنوانِ نعت ہے
ذکرِ رسولؐ پاک ہے سانسوں سے متصل
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تو بابِ شہرِ علم سے، دانشؔ! ہے منسلک
جب تک کہ تیرے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے

دانش حسین دانشؔ، کولکتہ، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

پھیلا ہوا بہت سر و سامان

پھیلا ہوا بہت سر و سامانِ نعت ہے
وسعت پزیر، عالمِ امکانِ نعت ہے
مجھ میں بسی ہوئی ہے مہک مدحِ شاہؐ کی
مجھ میں کِھلا ہوا گُلِ ریحانِ نعت ہے
اِس لوح پر، حضورؐ کی مدحت لکھوں گا میں
یہ میرا دل نہیں ہے، یہ جزدانِ نعت ہے
باندھا گیا ہے، عشق کی ڈوری سے لفظ کو
مشکل ہے توڑنا اِسے، پیمانِ نعت ہے
ہر کارِ خیر، اُنؐ سے عبارت ہے دہر میں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پہچانتے ہیں مجھ کو، جو دنیا میں چند لوگ
یہ اور کچھ نہیں ہے، یہ فیضانِ نعت ہے
ورنہ، کہاں یہ ہیچ ہنر اور کہاں یہ ظرف؟
میں نعت لکھ رہا ہوں تو احسانِ نعت ہے
لفظوں سے نورِ عشق جھلکتا ہے، سر بہ سر
میری غزل کے رنگ میں اعلانِ نعت ہے
اُس کو بیان شعر میں کیسے کرے کوئی؟
وہ کیفیت، جو لفظ کی دورانِ نعت ہے
حکمت کی سب حدیں ہیں اِسی آئنے میں ضم
رحمت سمیٹتا ہوا دامانِ نعت ہے

دلاور علی آزرؔ، کراچی، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آثار ہیں کہ آمد

آثار ہیں کہ آمدِ بارانِ نعت ہے
دامن پسار یے! شبِ فیضانِ نعت ہے
جس کو، شعورِ خواہش و ارمانِ نعت ہے
وہ جان لے کہ اُس پہ یہ احسانِ نعت ہے
جس شہر میں بھی نعتِ محمدؐ کہی گئی
وہ شہر از قبیلِ خیابانِ نعت ہے
حسّانؓ کے قدوم کی جو، خاک بھی نہیں
کیسے یہ مان لیں کہ وہ حسّانِؓ نعت ہے؟
انسان ہوں، مَلک ہوں، کہ کنکر، شجر، حجر
دیکھو جسے شریکِ دبستانِ نعت ہے
مدحت میں صرف میرا قلم ہی نہیں رواں
میرا رُواں رُواں بھی گُل افشانِ نعت ہے
زیبا ہے بس یہ حضرتِ حسّانؓ کے لیے
ہر گز نہ کہیے، کوئی بھی سلطانِ نعت ہے
گر نعت کہنے کا ہے ارادہ، تو جانیے!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جو سیکھنا ہو، سیکھیے قرآں سے طرزِ نعت
ہر لفظ اس صحیفے کا شایانِ نعت ہے

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

صد فخر، ہوں میں ناعتِ سرکارِ نامدارؐ
صد شکر، میری طبع میں میلانِ نعت ہے
قربانِ مدحِ سرورِ عالمؐ ہے، جاں مری
سب کچھ مرا فدائے فدایانِ نعت ہے
رکھ! پھونک پھونک کر رہِ مدحت میں ہر قدم
حدِّ ادب رہے کہ یہ میزانِ نعت ہے
اے ساکنانِ کُوچۂ امکان! دیکھنا
اِمشب بھی کیا کہیں کوئی امکانِ نعت ہے ؟
شانِ رسولؐ، فہمِ بشر سے ہے ماورا
مت سوچیے کہ آپ کو عرفانِ نعت ہے
حمدِ خدا کے دائرے کی حد سے، اِس طرف
جتنا بھی، جس قدر بھی ہے، میدانِ نعت ہے
کتنا کرم کیا ہے رسالت مآبؐ نے
دانش بھی ریزہ چینِ گدایانِ نعت ہے
دانشؔ! رموزِ شاعری ہیں قلب و جسم و روح
آقائےؐ دو جہاں کا ادب جانِ نعت ہے

ذوالفقار علی دانشؔ، حسن ابدال، پاکستان

نوٹ: ڈاکٹر ذوالفقار علی دانش 2020ء میں اس کتاب کی اشاعت سے قبل ہی دارِ فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

صَلُّوا کی صاد میں

''صَلُّوا'' کی صاد میں نہاں، فرمانِ نعت ہے
صلِ علیٰ کے ورد میں، اعلانِ نعت ہے
اس کِشتِ لالہ زار میں مصروف ہیں مَلک
ہر ذی شعور، دیکھیے! دہقانِ نعت ہے
مہکے ہوئے ہیں ذرّے، رَفَعنا کے ذکر سے
از ارض تا ثریا خیابانِ نعت ہے
ہے نورِ مصطفیٰؐ سے زمانے میں روشنی
سب کائنات شمعِ شبستانِ نعت ہے
عشقِ رسولؐ پاک ہو گر دل میں موجزن
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر آن، محوِ ذکرِ رسالت مآبؐ ہوں
اللہ کی عطا ہے، یہ فیضانِ نعت ہے
کر کے وضو درود سے، فکریں سنوار کر
نعتیں سجا رہا ہوں کہ میدانِ نعت ہے
والنجم و ھل اَتی سے مودّت کے باب تک
قرآن، حرف حرف دبستانِ نعت ہے
صبح و مسا نہ کیوں رہوں سجدے میں؟ ذوالفقارؔ!
ہر آن میری فکر پہ بارانِ نعت ہے

ذوالفقارؔ نقوی، جموں، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جومنبرِ رسولؐ پہ

جو، منبرِ رسولؐ پہ حسّانؓ نعت ہے
تاجِ سخن ہے، بس وہی سلطانِ نعت ہے
ہر حرف نور نور، تو ہر لفظ پھول پھول
خوشبو بتا رہی ہے گلستانِ نعت ہے
قرآں کی روشنی سے، ضیائے حدیث سے
جو شعر غسل کر لے، وہی جانِ نعت ہے
الفاظ ناپ تول کے پلّے میں ڈالیے
دستِ رسولِ پاکؐ میں میزانِ نعت ہے
حسانؓ، کعبؓ اور بریلی کے شاہ تک
کتنا وسیع حلقۂ میرانِ نعت ہے
سوئے غزل کبھی نہ گئی، نعت ہی کہی
ذیشانؔ! میری فکر پہ احسانِ نعت ہے

ذیشانؔ متھراوی، کولکتہ، بھارت
بشکریہ: محمد صبیح رضا، بھارت

اُمّت پہ انؐ کی سایۂ

اُمّت پہ انؐ کی سایۂ دامانِ نعت ہے
کیسا عظیم خَلق پہ احسانِ نعت ہے
ضو بار، ہر زماں رخ تابانِ نعت ہے
کیا ہی سدا بہار گلستانِ نعت ہے
توفیق دے خدا کہ کروں ان کی میں ثنا
مجھ سے گناہگار کو ارمانِ نعت ہے
معلوم اس کی منزلت ادراک کو کہاں؟
بس اہلِ معرفت کو ہی عرفانِ نعت ہے
جس کی تلاوتوں سے ہوں عشاق، سیر چشم
صورت ہے مصطفیٰؐ کی کہ قرآنِ نعت ہے؟
مرغانِ جذب و شوق ہیں محوِ ثنا، یہاں
یہ دل ہے میرا یا چمنستانِ نعت ہے؟
تاریکیِ حیات کا کر دے جو خاتمہ
ضو بار، اتنی شمعِ شبستانِ نعت ہے
فضل و کمال مجھ میں، اے راحتؔ! نہیں مگر
تشہیر جو ہے میری، بہ فیضانِ نعت ہے

راحتؔ انجم، ممبئی، بھارت
بشکریہ: حافظ عبدالحلیم

سرمایۂ حیات اک

سرمایۂ حیات اک ارمانِ نعت ہے
وہ کیا کرے جو بے سر و سامانِ نعت ہے؟
دروازۂ بتولؓ پہ آیاتِ روشنی
دروازۂ بتولؓ ہی ایوانِ نعت ہے
مسجد، کھجور، راستہ، دیوار، در، دیا
اک شہرِ حسن زار میں سامانِ نعت ہے
اک نون عین تے کا ہے صدقہ، بیانِ عصر
ایما و رمز و چاشنی فیضانِ نعت ہے
خوشبو کے پیش و پس کا علاقہ ہے نور کا
روشن سماعتوں پہ ہی بارانِ نعت ہے

راحلؔ بخاری، لکی مروت، پاکستان

عرفانِ حمد صدقۂ

عرفانِ حمد، صدقۂ وجدانِ نعت ہے
افکار منتشر پہ یوں احسانِ نعت ہے
سیم و زرِ جہان کی ہرگز نہیں طلب
جب جمع پونجی گوہر و مرجانِ نعت ہے
ہر دم خیال میں ادبِ مصطفیٰؐ رہے
آوازِ خامہ میں یہی اذعانِ نعت ہے
راقم کو اپنے، نار سے کروانا رستگار
لحظہ بہ لحظہ، وعدہ و پیمانِ نعت ہے
کب صنفِ نعت اہلِ ادب ہی کا خاصہ ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ملکِ عدم روانگی کو دل ہے مطمئن
ہمراہ حشر کے لیے سامانِ نعت ہے
کیوں کر نہ میرا علمی تبحر ہو در فشاں
بخشا مجھے رسولؐ نے امعانِ نعت ہے
ڈنکا جو بج رہا ہے توکل کا چار دانگ
فیضِ محمدیؐ ہے، یہ فیضانِ نعت ہے

رائے توکل اللہ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر فن میں، ہر ہنر میں

ہر فن میں، ہر ہنر میں ہی سامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اس میں تو خود خدا نے کی تحسین آپؐ کی
قرآن شاعری نہ سہی، جانِ نعت ہے
دنیا میں لیتا رہتا ہوں فردوس کے مزے
جب سے مِری رسائی میں دالانِ نعت ہے
الفاظ دست بستہ کھڑے ہیں قطار میں
جس سے بھی پوچھ لیجیے، قربانِ نعت ہے
انؐ کو لُٹے پٹے تو زیادہ عزیز ہیں
اسباب کا نہ ہونا بھی سامانِ نعت ہے
حدِّ ادب سے ہو گئی عنقا صریرِ کلک
قرطاس اور قلم کو بھی عرفانِ نعت ہے
واللہ! صرف زائرِ طیبہ کا ہو تو ہو
احساس جو مجھے ابھی دورانِ نعت ہے
تخلیقِ کائنات کا باعث حضورؐ ہیں
اس ڈھب سے کائنات بھی دیوانِ نعت ہے!
خود لاجواب ہو گئے منکر نکیر، جب
دیکھا کہ میرے پاس قلمدانِ نعت ہے

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

پہنچے گا اُس تلک بھی شفاعت کا سلسلہ
وہ خوش خصال، جس میں بھی میلانِ نعت ہے
اعجاز، دیکھ! رحمت للعالمینؐ کا
مجھ بے ہنر کا ہاتھ بھی مہمانِ نعت ہے
ہر آتا جاتا سانس ہی میدانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
طیبہ سے ہو کے جائے گا باغِ بہشت تک
دشتِ ہنر میں یہ جو خیابانِ نعت ہے
توفیق مانگتے ہیں سب اہلِ ہنر کہ جب
یہ ہو، تو لفظ لفظ ہی شایانِ نعت ہے

رحمان حفیظؔ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہر موڑ پر یہ

ہر موڑ پر یہ پانیوں کا چشمۂ خنک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سنت کو ماننے میں جہانوں کی ہے فلاح
سنت کا یہ بیان ہی پہچانِ نعت ہے
آقاؐ کی ہے نگاہ، جو رحمانؔ پر پڑی
میرا نہیں کمال، میاں! شانِ نعت ہے

رحمان شاہ، مانسہرہ، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

وہ جانتا ہے جس کو بھی

وہ جانتا ہے، جس کو بھی عرفانِ نعت ہے
عشقِ محمدؐ عرَبی جانِ نعت ہے
بے شک، ہے حجرِ اسود اِسی بات کا ثبوت
بے جان پتّھروں میں بھی امکانِ نعت ہے
اُس کی ہر ایک سانس ہے نعتِ نبیؐ کا شعر
جو عاشقِ رسولؐ ہے دیوانِ نعت ہے
ہم، بندگانِ خاک بھلا کیا کہیں گے نعت
نُطقِ خُدائے پاک ہی شایانِ نعت ہے
کرتے ہیں یہ تو آخری ہچکی میں بھی ثنا
عُشّاق کو، تو موت بھی سامانِ نعت ہے
دُنیاوی نعمتیں بھی مُجھے دِین سے ملیں
میری غزل میں کیف بفیضانِ نعت ہے
ذکرِ نبیؐ کو کتنی بلندی پہ لے گیا
قُرآن، اپنی رُوح میں قُرآنِ نعت ہے
لاہور سے عجب ہیں مدینے کی نسبتیں
فارسؔ! یہ شہر، شہرِ غُلامانِ نعت ہے

رحمان فارسؔ، لاہور، پاکستان

کہہ دیں ''حسینؑ مجھ سے''

کہہ دیں ''حسینؑ مجھ سے'' یہ ایوانِ نعت ہے
اور ''میں حسینؑ سے ہوں'' یہ دیوانِ نعت ہے
ارض و سما میں، جو ہے تصرف انہیں کا ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تخلیق ان کے صدقے میں تخلیق ہو گئی
کچھ لفظ شعر ہو گئے، فیضانِ نعت ہے
جبریلؑ، در پہ اذن کی خاطر رکے رہے
رکنا دلیل ہے، انہیں عرفانِ نعت ہے
خالق بھی انؐ پہ بھیجتا ہے، ہر گھڑی درود
قرآن پڑھ کے دیکھیے، اعلانِ نعت ہے
رخشندہؔ! کہہ رہے ہیں سبھی نعتِ مصطفیٰؐ
لحنِ علیؑ ملے، تو یہ شایانِ نعت ہے

رخشندہؔ بتول، لاہور، پاکستان
بشکریہ: علی وارث

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

تخلیقِ کائنات کا عنوان

تخلیقِ کائنات کا عنوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اس طرح سوئے حشر میں ہونے لگا رواں
دامن میں اور کچھ نہیں دیوانِ نعت ہے
تعریفِ مصطفیٰؐ ہی تو منشا خدا کی ہے
ہر اک نبیؑ کو، مولا کا فرمانِ نعت ہے
سب انبیا کے سامنے ربّ کریم نے
بعثت سے پہلے کر دیا اعلانِ نعت ہے
لفظوں کے موتی چن لیے تو نے بھی کچھ، رضاؔ!
جب آیا تیرے سامنے یہ خوانِ نعت ہے

رضا المصطفیٰ، سیالکوٹ، پاکستان

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

چھلکا جو دل کے جام سے

چھلکا جو دل کے جام سے میزانِ نعت ہے
پیدا ہوا جہان میں سامانِ نعت ہے
اٹھتی ہوئی غدیر کے منبر پہ منقبت
آذانِ حمد ہے، یہی پالانِ نعت ہے
سیرت، طریق، زلف، تکلم، سفر، مزاج
آوازِ کبریا میں یہ قرآنِ نعت ہے
گھر میں، سفر میں، جنگ میں، غربت میں، امن میں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
قائم ہوئی، جہاں میں سبھی عاشقوں کی صف
ہونے لگی درون میں آذانِ نعت ہے
یوں متصل ہے، آلؑ سے احمدؐ کا تذکرہ
کفرانِ منقبت میں ہی کفرانِ نعت ہے
مانگی ہے نعت حضرتِ عمران سے، سنو!
ہاتھوں میں جن کے اب بھی قلمدانِ نعت ہے

رضاؔ شیرازی، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

یہ کائنات نکتۂ ایوان

یہ کائنات، نکتۂ ایوانِ نعت ہے
قرآن پاک اصل میں اعلانِ نعت ہے
اے فکر! اپنا رنگ بدل، دل! ذرا سنبھل
یہ عرصۂ غزل نہیں میدانِ نعت ہے
محشر میں، سر اُٹھا کے چلوں گا کہ میرے پاس
سرمایہ منقبت کا ہے، سامانِ نعت ہے
میراثِ مصطفیٰؐ کا، نہ دعویٰ کرے کوئی
جو وارثِ نبیؐ ہے، نگہبانِ نعت ہے
ہر شئے خدا کے ذکر میں مصروف ہے،تُو مان
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہے خاکسار، عرش نشینوں کا ہم خیال
یہ فضل ہے خدا کا یہ احسانِ نعت ہے
مت روکنا فرشتو، ذرا غور تو کرو
خاکِ شفا ہے ہاتھ میں، دیوانِ نعت ہے
میں کیا تھا؟ مجھ کو جانتا کوئی نہ تھا، رضاؔ!
عزت مجھے ملی ہے تو فیضانِ نعت ہے

رضا عباس رضاؔ، لاہور، پاکستان
بشکریہ: صادق جمیل، لاہور

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یہ حُسنِ کائنات تو

یہ حُسنِ کائنات تو فیضانِ نعت ہے
ہر ذرّۂ جہان ہی دیوانِ نعت ہے
قدسی بھی بھیجتے ہیں درود انؐ کی ذات پر
یہ دو جہان محفلِ بستانِ نعت ہے
کرتا ہوں گر میں حمد تو لگتی ہے نعت سی
وجدانِ حمد اصل میں عرفانِ نعت ہے
قاری ہو ، کوزہ گر ہو، معلم ہو یا ادیب
''ہر شعبۂ حیات میں امکان نعت ہے''
رضوان بخش دے مجھے جنّت میں داخلہ
سن میرے پاس کنجئ ایوانِ نعت ہے
ادنیٰ تھا ان کی نعت نے اعلیٰ بنا دیا
مجھ خاکسار پر بڑا احسانِ نعت ہے
گر ذوقِ نعت ہے تو چلو ان سے فیض لیں
احمد رضاؔ کا در، درِ فیضانِ نعت ہے
عجزِ بیانِ نعت ہے حسنِ بیانِ عشق
انجمؔ بھی نعت کہہ گیا، احسانِ نعت ہے

رضوان انجمؔ، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یہ ساری کائنات

یہ ساری کائنات ہی عنوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
عرفانِ مصطفیٰ میں ہے عرفانِ ایزدی
توحید کے بیان میں اعلانِ نعت ہے
بے شک نزولِ وحی مکمل ہوا مگر
جاری ہماری روح پر احسانِ نعت ہے
استاد بھی کھڑے ہیں یہاں ہاتھ باندھ کر
دل احتیاط کر، یہ دبستانِ نعت ہے
ممکن نہیں ثنائے محمدؐ بجز کرم
فیضانِ نعت اصل میں سامانِ نعت ہے
ان کا کرم ہے ورنہ مجھے اعتراف ہے
کوئی بھی شعر کب مرا شایانِ نعت ہے
باغِ بہشت کو بھی میسر یہ بُو کہاں
جو نکہت و مہک بہ گلستانِ نعت ہے
آتا ہے چاند بھی اسی جلوے کی چاہ میں
رونق فزا جو نورِ شبستانِ نعت ہے
یہ بھی مقام آتا ہے اظہارِ نعت میں
عرفانِ عجز ہی جہاں عرفانِ نعت ہے
اشکوں سے قلب و روح مطہر ہوئے، عدمؔ!
کتنا کرم نواز یہ بارانِ نعت ہے

رضوان عدمؔ، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جن و بشر کو کیا پتا

جن و بشر کو کیا پتا، کیا شانِ نعت ہے
اللہ کے سوا کسے عرفانِ نعت ہے
آدابِ نعت گوئی کا پیہم رہے خیال
شوکت میں حمد ہی کی طرح شانِ نعت ہے
نغمہ سرا ہے خون کی ہر بوند میں حیات
دل پر عجیب طور سے فیضانِ نعت ہے
کیفیتِ دیارِ دل و جاں نہ پوچھیے
ہر خطۂ وجود دبستانِ نعت ہے
نوکِ قلم کو اور کیا اعزاز چاہیے
آقاؐ کا ذکرِ خیر ہے، رجحانِ نعت ہے
بھیجا درود اس نے نبیؐ پر تو یہ کھلا
وہ بھی اسیرِ حلقۂ جزدانِ نعت ہے
لب پر درود، دھیان میں ہے ذاتِ مصطفیٰؐ
زادِ سفر میں بس یہی سامانِ نعت ہے
خوشبو ہے، روشنی ہے، یا پھر پرتوئے خدا
کوئی تو ہے جو اس گھڑی مہمانِ نعت ہے

ہر موڑ ہر قدم پہ نوازا گیا ہوں میں
دن رات میری ذات پہ احسانِ نعت ہے
نعتِ نبیؐ کے فیض سے میری نگاہ میں
اس وقت دل کا آئنہ ایوانِ نعت ہے
کھلتے رہیں گے نوکِ قلم پر ثنا کے پھول
جب تک نبیؐ سے عشق ہے امکانِ نعت ہے
قلب و نظر پہ کیوں نہ ہو برسات نُور کی
دستِ خیال میں ابھی دامانِ نعت ہے
یوں ہی نہیں ہے دل کی زمیں عطر بیز آج
جزدانِ قلبِ رازؔ میں دیوانِ نعت ہے

رفیع الدین رازؔ، امریکا
بشکریہ: اویس راجا

ام الکتاب دیکھ

''اُمّ الکتاب'' دیکھ، یہی کانِ نعت ہے
آیت ہے کوئی دُر، کوئی مرجانِ نعت ہے
ہے داغِ سجدہ صرف یہ ماتھا لیے ہوئے
باقی تمام جسم ہی جزدانِ نعت ہے
آنسو ہے روشنائی، مژہ ہے مرا قلم
طاری بدن پہ کپکپی دورانِ نعت ہے
اعمال نامہ میں مرے کچھ بھی نہیں مگر
میں مطمئن ہوں ساتھ یہ سامانِ نعت ہے
آب و ہوائے اسمِ محمدؐ ہے دائمی
پت جھڑ میں بھی بہار پہ بستانِ نعت ہے
دل پر، لبوں پہ صلِّ علیٰ ثبت ہے مرے
اللہ کا کرم ہے یہ فیضانِ نعت ہے
رکھ تو قدم، اے اسپِ قلم! پھونک پھونک کر
دشتِ غزل نہیں ہے یہ میدانِ نعت ہے
با کار ہاتھ ہیں ترے با یار دل کو رکھ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پروانوں سے تو روشنی ہوتی نہیں کوئی
روشن اسی چراغ سے ایوانِ نعت ہے

رفیق رازؔ، سری نگر، کشمیر

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

میں بے ہنر ہوں

میں بے ہنر ہوں، کب مجھے عرفانِ نعت ہے
مولا! مگر کرم ہو کہ ارمانِ نعت ہے
ان کا کرم کہ کاوشیں کرتے ہیں وہؐ قبول
ورنہ کہاں وہ لفظ جو شایانِ نعت ہے
میرے تخیلات پہ چھائی ہے روشنی
کہتا ہوں میں یقیں سے یہ فیضانِ نعت ہے
مطلع ہوا تو آنکھ سے آنسو نکل گئے
قسمت کہاں مری کہاں جانانِ نعت ہے
دنیا مجھے حقیر نہ جانے میں ہوں غنی
دیکھو یہ میرے ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
میرے خیال میں اسے پتھر ہی جانیے
وہ دل کہاں جو بے سر و سامانِ نعت ہے
اس نے رخِ حبیبؐ کو تک کر کہی تھی نعت
حسّانؓ اس لیے ہی تو سلطانِ نعت ہے
میرے تمام عیب چھپائے گا روزِ حشر
اتنا طویل وسعتِ دامانِ نعت ہے
بیٹھے بٹھائے ہو گئی اس در پہ حاضری
کیسا، رئیسؔ دیکھ! یہ فیضانِ نعت ہے

رئیسؔ جامی، اٹک، پاکستان

تھاما جو میں نے ہاتھ

تھاما جو میں نے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
بخشش کو میری کافی یہ سامانِ نعت ہے
خلقِ عظیم اسوۂ حسنہ حضورؐ کا
سیرت رسولِ پاکؐ کی عنوانِ نعت ہے
یہ صنفِ نعت وقفِ ثنائے حضورؐ ہے
ذاتِ رسولِ پاکؐ ہی شایانِ نعت ہے
ان کی ثنا میں لاکھوں ہی دیواں رقم ہوئے
تازہ جہاں میں آج بھی امکانِ نعت ہے
گھر گھر میں سج رہی ہیں ثناؤں کی محفلیں
ہر ایک گھر بنا ہوا بستانِ نعت ہے
ارض و سما و ظاہر و باطن میں ہر طرف
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
طیبہ، ریاض، بطحا حدیقے ہیں خلد کے
ہر جا نظر میں اپنی گلستانِ نعت ہے
ان پر درود ہو گیا شامل نماز میں
صلّ علیٰ درود ہی اعلانِ نعت ہے
عزت بنی ہوئی ہے زمانے میں جو ریاضؔ
میرے لیے یہ سارا ہی فیضانِ نعت ہے

ریاضؔ احمد قادری، فیصل آباد

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جس سے درود

جس سے درود رُو مرا وجدانِ نعت ہے
اسمِ محمدؐ ایسا گلستانِ نعت ہے
اصحابؓ نے کی جس کی تلاوت، خوشا نصیب
چہرہ مرے نبیؐ کا وہ قرآنِ نعت ہے
درد آشنا ہے کیفِ حضوری سے اس کی لَے
وہ جو مدینہ دیدہ خوش الحانِ نعت ہے
ذکر آپؐ کے حرم سے سلامِ وداع کا
گریہ اثر ہے، روحِ ثنا، جانِ نعت ہے
تکتے ہیں ہم کو حیرت و حسرت سے کس طرح
برگ و شجر کے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے
ہیں سلسلے زبان و بیاں کے جہاں جہاں
پھیلا ہُوا وہاں وہاں امکانِ نعت ہے
قران کا خلاصہ اگر اک ورق میں ہو
تو زیب اُس نوشتے کو عنوانِ نعت ہے
باعث ظہورِ ہست کا ہے ذات آپؐ کی
دھڑکن دلِ وجود کی گردانِ نعت ہے
بخشش کی التجا کے سوا کچھ نہیں ریاضؔ
فردِ عمل میں جو سروسامانِ نعت ہے

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

2

قائم جو شہر شہر میں ایوانِ نعت ہے
اس عہد پر ریاضؔ یہ احسانِ نعت ہے
'لبیک یا رسولؐ' کہا اور بتا دیا
حسانؓ کا جہاد بعنوانِ نعت ہے
سعیِ ہنر قبول ہوؤ جو ہو خلوص سے
ہر نعت گو کو اتنا تو عرفانِ نعت ہے
اس عہدِ نعت پر کرمِ خاص آپؐ کا
گھر گھر کھلا ہُوا جو دبستانِ نعت ہے
قراں کی آیتوں میں ہے شان اُن کی عطر بیز
بین السطّور دیکھ یہ بستانِ نعت ہے
اہلِ ولا و اہلِ صفا کی نگاہ میں
'احزاب' استعارۂ پیمانِ نعت ہے
صلّوا علیہ کی اسے توسیع جانیے
حُب کا تلازمہ جو بعنوانِ نعت ہے
قرآں ہر امتی سے ہے پیہم درود خواہ
یہ اہلِ حُب کو دعوت و اعلانِ نعت ہے
کیا کیا ثنا سرشت ہیں مایل بہ نعت آج
فی الواقعی یہ عہدِ درخشانِ نعت ہے
روشن ہیں کیا مناظرِ مدحت افق افق
اپنے عروج پر مہِ تابانِ نعت ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مصرعے اتر رہے ہیں ستاروں کی شکل میں
کاغذ سے روح تک میں چراغانِ نعت ہے
جنت میں ہو گا نعت کا دورانِ جاوداں
اب تک ہوئی جو مشق وہ اک آنِ نعت ہے
فردائے نعت کی ہے بشارت، صد آفریں
ہر دل میں جو نمایاں یہ رجحانِ نعت ہے
دائم درود خواں ہے جو دل بستہ نعت گو
ذی احترامِ نعت ہے ذی شانِ نعت ہے
ہے محوِ فکر رفعت و شانِ رسولؐ میں
چپ ہے ریاضؔ جس کو بھی عرفانِ نعت ہے

3

(بہ التزامِ یک قافیہ)

ہر جا کھلا ہُوا جو خیابان نعت ہے
اس عہد پر ریاضؔ یہ احسانِ نعت ہے
مصروفیت ملی ہے بہشت آفریں ہمیں
ہم اہلِ حُب پہ کیسا یہ احسانِ نعت ہے
کس کس سے روشناس کیا ہم کو دہر میں
فیض اُن کی مدح کا ہےؔ یہ احسانِ نعت ہے
ہم اُن کے مدح خوانوں کی صف میں ہوئے شمار
ہم اہلِ حُب پہ کیسا یہ احسانِ نعت ہے

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

نسبت سے اُن کی اہلِ ہنر میں ہیں سرفراز
کتنا وقار بخش یہ احسانِ نعت ہے
سعیِ ثنا میں محو ہیں کیا کیا ادب شناس
برکت ہے یہ ثنا کی' یہ احسانِ نعت ہے

4

بھرپور جذب و آگہی سے خوانِ نعت ہے
اللہ کا کرم ہے یہ الوانِ نعت ہے
اس صنف سے جو رکھتی ہے محکم ہنر سے ربط
میرا یقین حُبّ' مرا ایقانِ نعت ہے
ضو ریز جس کے نُورِ وِلا سے ہے لفظ لفظ
حاصل ہنر کو وہ زرِ لمعانِ نعت ہے
خوش بخت ناعت ایسے ہیں کچھ جن کی ہم جوار
زیرِ لحد بھی شمعِ فروزانِ نعت ہے
کب بولتے' چہکتے لبوں کو ہوئی نصیب
جو راز یاب خامشی ہمسانِ نعت ہے
فردوس گوش ہے جو زمان و مکاں میں وہ
آواز ہے درود کی یا بانِ نعت ہے
سرکار کی خجستگی و یمن کا ہے فیض
گھر گھر سجی جو بزمِ شناسانِ نعت ہے
کس کی نعوت خیز طرح کا ہے یہ کمال
اہلِ ہنر کی صف میں جو ہیجانِ نعت ہے

نعتوں کے مصرعے دل سے ہم آہنگ کر کے دیکھ
دھڑکن ہر اک تلازم ضربانِ نعت ہے
اس کو نمو کے واسطے واجب تھی اک اساس
ذوقِ ہنر ازل سے ہی قربانِ نعت ہے
تزئین گر ہیں نعت کی' قرآں کی آیتیں
اس کا اک اک تلازمہ زیبانِ نعت ہے
حُب زاد ہیں کچھ ایسے بھی جن کا لطیف و نغز
سینہ درود گاہ' دل استانِ نعت ہے
محشر میں نعت گو ہیں جواہر بہ سر کھڑے
کیا شان؟ کیسا جلوۂ تیجانِ نعت ہے!
معمور برکتوں سے ہے یہ مصرعِ طرح
اک پُر خروش جذبۂ رجحانِ نعت ہے

5

کیا خرمنِ زمرّد و مرجانِ نعت ہے
جمّ گلاب و سنبل و ریحانِ نعت ہے
کیسی قبولیت کی تھی وہ با ثمر گھڑی
جس کی عطا یہ موجۂ سیلانِ نعت ہے
تابندہ بزم بزم، درخشندہ شہر شہر
آراستہ جو مجلسِ شادانِ نعت ہے
شمعِ وِلا کے ہیں سبھی پروانے ہم طراز
ہے ایک خاندان' اک ابدانِ نعت ہے

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

گریہ شناس ہے وہی رقت نسب وہی
جو حمد آشنا جو سخن دانِ نعت ہے
خاص آپؐ کی عطائے فراواں سے ہر طرف
اخلاص خواہ ذہنوں پہ بارانِ نعت ہے
آمادۂ ثنا ہیں بہ رغبت ہنر اساس
قصد و اطاعتِ بنِ دندان نعت ہے
ہیں نغمہ سنج ادب سے سبھی بلبلانِ ذوق
چاروں طرف صدائے ہزارانِ نعت ہے
یک صف ہیں نزد و دور کے سب طیبہ آشنا
کیسا ہے مجمع؟ کیسا یہ اقرانِ نعت ہے
سبقت طلب ہیں سب ہنر آرا و نعت کوش
سب کے لئے فراخ یہ میدان نعت ہے
ہم اہلِ شوق تو ہیں یونہی برسرِ ہنر
قرآن کی زبان ہی شایانِ نعت ہے

6

کیا انقلاب خیز یہ میدانِ نعت ہے
برپا جو شہر شہر یہ طغیانِ نعت ہے
رخ ہو رہا ہے اہلِ تغزل کا اس طرف
کر خود قیاس آج جو رجحانِ نعت ہے
اللہ کو خبر ہے؛ بس اللہ کو ہے علم
کن دور کے زمانوں تک امکانِ نعت ہے

جواہر (1) "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

لے دل کی دھڑکنوں سے ہم آہنگ اِس کی کر
سن گوشِ حُب نیوش سے جو بانِ نعت ہے
جوش و خروش دیدنی ہے اہلِ ذوق کا
ہے مصرع یہ طرح کا کہ طغیانِ نعت ہے
کیسی تجستگی کا تسلسل سے ہے نزول
کیا خوش نہاد منظرِ حدثانِ نعت ہے
کیا اہلِ نعت کی ہے یہ مجلس سجی ہوئی
اس جا یہ کیسا مجمعِ اخوانِ نعت ہے
میمون و سعد و فرخ و مسعود و بختیار
یہ کائناتِ وصف یہ کیہانِ نعت ہے
ہے "نعت کائنات" کی جو نذر یہ متاع
اک ارمغانِ سیّدِ ثقلانِ نعت ہے
لکنت بنا ہوا ہے تلاطم کا زور و شور
حارج بیاں میں جذبِ فراوانِ نعت ہے
کیوں نعت کو نہ سیّد الاصناف ہم کہیں
یہ صنف خوش قرینۂ جانانِ نعت ہے
خالق کی حمد ہے یہ پیمبرؐ کی نعت بھی
اس بارے اتفاق ہے ایمانِ نعت ہے
اوصاف اس میں باعثِ خلقت کے ہیں، یہاں
جو کچھ ہے اک حوالے سے اکوانِ نعت ہے
ناعت ہیں جمع ایک جگہ اس کتاب میں
دیکھیں جدھر بھی مجمعِ خواہانِ نعت ہے

اس کا محیط بڑھتا چلا جائے گا سدا
مدحت کا کوئی اَنت نہ پایانِ نعت ہے
ہے کتنے زر نگاہ زمانوں کا یہ ثمر
جو دستیاب ورثۂ ہزمانِ نعت ہے
ہے صنفِ شعر یہ ہی جو مقبول ہے سدا
اس پر ہر ایک شخص کا تکلانِ نعت ہے

7

کس طور جذب و فکر میں طغیانِ نعت ہے
رگ رگ میں موج و شورشِ میلانِ نعت ہے
احساس میں ہے آج شبِ قدر سی فضا
ماحول سدرہ پر جو چراغانِ نعت ہے
تکتے ہیں آسماں کے ستارے بھی رشک سے
کاسے میں ایسی دولتِ اتمانِ نعت ہے
بڑھ بڑھ کے داد اہلِ ثنا کو دیں نعت دوست
اس باب میں خموشی بھی کفرانِ نعت ہے
رب کے حضور سر بہ سجود اب جو ہے وجود
شکرانِ نعت ہے دِلا! شکرانِ نعت ہے
افضل ہے نعت گوئی سے جو ذکرِ خاص، وہ
قرآں ہے اور درود جو بالانِ نعت ہے
اہل ولا کا اُس کو سکینت کدہ کہیں
جا و محلّ خیر ہے یہ لانِ نعت ہے

جواہر[1] ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

8

محبوب اسے تسلسلِ ضربانِ نعت ہے
اللہ آپ سلسلہ جنبانِ نعت ہے
صلِ علیٰ کا ورد ہم آہنگِ قلب ہو
گر راست اور صحیح ترا وجدانِ نعت ہے
فن میں دَر آیا کیف درود و سلام کا
کس درجہ جذب خیز یہ دورانِ نعت ہے
لازم ہے احترام، ہمہ پہلو احترام
یعنی ادب خلاصۂ ارکانِ نعت ہے
ہم کو بچا رہی ہے جو، جس پر ہے انحصار
اس مقتلِ زمان میں فوژانِ نعت ہے
وہ جانتا ہے اس کی نزاکت کی اصل کو
جس شخص کو ذرا سا بھی فرزانِ نعت ہے
محسن، رضا، امیر ثنا کارِ با صفا
ایک ایک اپنی ذات میں ایوانِ نعت ہے
اقبالؔ کے کلام میں بین السطور، لو
جس ذوق و شوق کی ہے وہ لمعانِ نعت ہے
احمد رضاؔ ادارہ ہے اک اپنی ذات میں
وابستہ جس سے ایک دبستانِ نعت ہے

اخلاص کیش نعت نگارانِ مصطفیٰؐ
پھول ایک ایک زیبِ گلستانِ نعت ہے

جواہر [1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مظہر، حفیظ، حافظ و خالد، ثنا نگار
آباد جن کی سعی سے دورانِ نعت ہے
خاص اپنی ڈھب کا موجد و خاتم کہیں جسے
خالد ہے مخترع جو سخن دانِ نعت ہے
ایک ایک کا کلامِ اثر آفریں، ریاضؔ
بحرِ سپاس کنزِ ولاؑ کانِ نعت ہے

ریاضؔ مجید، فیصل آباد، پاکستان

ہر جا رہِ حیات میں

ہر جا رہِ حیات میں سامانِ نعت ہے
اللہ اللہ وسعتِ دامانِ نعت ہے
ہیں نعت کی کرامتیں یہ شانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
روشن ہوئی نِگاہ کرشمہ سا ہو گیا
فیضانِ نعت ہے یہ تو فیضانِ نعت ہے
ہیں رحمتیں حبیبؐ پہ خود آپ نے کہا
کر لیجیے قبول کہ فیضانِ نعت ہے
جلوہ نُما ہو ساقی تو پوری مُراد ہو
عالم میں آج محفلِ رِندانِ نعت ہے

زوہیب عباسی، اسلام آباد، پاکستان

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

یونہی نہ اس زمین

یونہی نہ اس زمین پہ بارانِ نعت ہے
قلبِ غریقِ عشق ہی شایانِ نعت ہے
ثابت کیا نبیؐ نے تریسٹھ برس میں یہ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حکمِ خدا ہے مدحتِ سرکارِؐ دو جہاں
''صلو علیہ'' اصل میں فرمانِ نعت ہے
تشنہ لبی کے مارے سخنور سنیں ذرا
سیراب کر لیں روح، لگا خوانِ نعت ہے
قرآں کی رفعتوں کے دلائل سبھی بجا
خوش بو ہے اس لیے بھی کہ گلدانِ نعت ہے
رائج برے معانی ہیں جس لفظ کے بھی زیدؔ
روتا ہے بخت پر وہ کہ انجانِ نعت ہے

زیدؔ معاویہ، گوجرانوالہ، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لاریب عشقِ شاہِؐ امم

لاریب عشقِ شاہِؐ امم، جانِ نعت ہے
پہچانِ نعت بھی یہی، سامانِ نعت ہے
اس کے بغیر بات بنے گی کہاں؟ جناب!
قلبِ سلیم ہو تو یہ شایانِ نعت ہے
لکھنے کا شوق دل سے نہ جائے گا عمر بھر
گرچہ ضخیم تر مرا، دیوانِ نعت ہے
نعتِ نبیؐ ہے سنتِ حسّانؓ ذی وقار
اس وقت سے ہی رحمت و بارانِ نعت ہے
مجھ کو تو نعتِ سرورِ عالمؐ سے کام ہے
خوشبو کا سلسلہ مرا ایوانِ نعت ہے
توصیفِ مصطفیٰؐ سے ملی راہِ مستقیم
یہ معرفت کا نور، یہ احسانِ نعت ہے
پھر سے ردیف و قافیہ الہام ہو گئے
پھر سے افق پہ قلب کے، امکانِ نعت ہے
اس سے بڑا شرف نہیں زینبؔ یہاں کوئی
کاسے میں ہم گداؤں کے، فیضانِ نعت ہے

زینبؔ سروری، اسلام آباد، پاکستان

پھر سے دلِ فقیر کو

پھر سے دلِ فقیر کو ارمانِ نعت ہے
امداد وہ کرے گا جو سلطانِ نعت ہے
دھڑکن نہیں چٹکتی ہیں کلیاں درود کی
دل دل نہیں رہا ہے گلستانِ نعت ہے
حیدرؓ کی زندگی نے بتایا جہان کو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جب تک کسی کو منصبِ عصمت عطا نہ ہو
وہ لفظ کون لکھے جو شایانِ نعت ہے
خامے کو سلسبیل سے دھو لیں تو پھر لکھیں
وہ اسمِ چارہ ساز جو عنوانِ نعت ہے
جس نے بچا رکھا ہے خجالت کی دھوپ سے
زینؔ رضا! وہ سایۂ دامانِ نعت ہے

زینؔ زیدی، اسلام آباد، پاکستان
بشکریہ: فراز عرفان، دبئی، عرب امارات

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

وابستگیِ رسولؐ سے

وابستگی رسولؐ سے دیوانِ نعت ہے
مضمونِ عشق باعثِ عنوانِ نعت ہے
میں خاک اوڑھ لوں گا فقط اس یقیں کے ساتھ
بخشش کو میرے پاس بھی سامانِ نعت ہے
احساس کے یہ اشک جو گرتے ہیں روح پر
دُھلتے ہیں پھر گناہ یہ فیضانِ نعت ہے
میرے نبیؐ کی شان ہے اور شان دیکھیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بنجر زمینِ فکر کو سر سبز کر کے دیکھ
سیرت مرے رسولؐ کی فیضانِ نعت ہے
میں لفظ لفظ ٹانک رہا ہوں جو نعت میں
تو حرف حرف لُو لُو و مرجانِ نعت ہے

ساجد حیات، راولپنڈی، پاکستان

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جب مطمحِ نظر

جب مطمحِ نظر ترے دامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کر دے جو بے نیاز ہر اک احتیاج سے
کل کائنات اپنی یہ ایقانِ نعت ہے
دونوں جہاں کی اس میں میسر ہیں رفعتیں
کتنی بڑی عطا ہے جو عرفانِ نعت ہے
دل مطمئن ابھی سے ہے کوثر پہ جام کا
مجھ رو سیاہ پہ دیکھ یہ فیضانِ نعت ہے
آداب و شان و حب و مودت سے آگہی
میراثِ کل ندیمؔ یہ سامانِ نعت ہے

ساجد ندیمؔ، سیالکوٹ، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

عرفانِ ذات اصل میں

عرفانِ ذات اصل میں عرفانِ نعت ہے
یہ نورِ آگہی مری پہچانِ نعت ہے
محشر میں جب شناخت ہو میری تو سب کہیں
حمّادِ اہلِ بیتؓ ہے، حسّانِ نعت ہے
پُرسش ہوئی جو حشر میں، کیا کچھ ہے تیرے پاس
حالیؔ کی طرح کہہ دوں گا دیوانِ نعت ہے
جنت میں بھی سجائیں گے نعتوں کی محفلیں
محبوبِ ذو الکرم جو نگہبانِ نعت ہے
عرشِ علیٰ کہ فرشِ زمیں کی ہوں رونقیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
دل کا قرار، روح کی بے تابیوں کا حل
ہر اضطرابِ وقت کو عمرانِ نعت ہے
ساغرؔ! میں مدح خوانِ رسالت مآبؐ ہوں
میرا کمال فن نہیں، احسانِ نعت ہے

ساغرؔ مشہدی، کبیر والا، پاکستان
بشکریہ: فیصل ہاشمی

لاریب فضلِ رب

لا ریب فضلِ رب ہی، یہ فیضانِ نعت ہے
بالواسطہ ہے حمد ہی جو جانِ نعت ہے
ہر لمحۂِ حیات میں رہبر ہے ان کی ذات
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مسحور ہیں فضائیں تو دل بھی ہیں مشک بار
ہر سو کھلا ہوا جو گلستانِ نعت ہے
ہو میرے حرف حرف کو پاکیزگی عطا
سوچیں بھی ہوں لطیف یہ ایوانِ نعت ہے
اے خلقِ اولیں! تریؐ مدحت پہ میں نثار
ہر لمحہ تیراؐ ذکر اے سلطانِ نعت ہے
بزمِ فروغِ نعت سے دولت ملی مجھے
الحمد فکرِ نعت ہے، احسانِ نعت ہے
جاں سے مجھے عزیز وراثت ہے نعت کی
میرا تو سب گھرانہ ہی قربانِ نعت ہے

سائرہ خان سائرہؔ، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے"

آیات کیا ہیں

آیات کیا ہیں؟ اصل میں سامانِ نعت ہے
اللہ کا کلام ہی شایانِ نعت ہے
لَا تَجْھَرُوا کا ضابطہ برہانِ نعت ہے
اور "سَلِّمُوا" کے حکم میں اعلانِ نعت ہے
تحریر ہو رہی ہے ازل سے کتابِ نعت
دنیا تو ایک صفحۂ دیوانِ نعت ہے
باغِ بہشت پرتوئے حسنِ رسولؐ ہے
گلزارِ ہست و بود میں ریحانِ نعت ہے
لوح و قلم نے کاڑھا ہے توصیف کا لباس
یہ کائنات وسعتِ دامانِ نعت ہے
آپ اسوۂ رسولؐ سے جڑ کر تو دیکھیے
"ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"
میلاد کی گھڑی ہے غلاموں کی عید ہے
یعنی کہ ہر سُو موسمِ بارانِ نعت ہے
ہریالیاں ہیں گنبدِ خضریٰ سے چار سو
یہ رونقیں یہ تازگی فیضانِ نعت ہے

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اللہ بھیجتا ہے حضورؐ آپؐ پر درود
کیا مرتبہ ہے آپؐ کا، کیا شانِ نعت ہے
چہتی ہیں شہرِ طیبہ سے منسوب بلبلیں
اَرض و سما پہ پھیلا ہوا خوانِ نعت ہے
سانسوں میں نغمگی ہے نگاہوں میں تازگی
گویا دلوں میں بارشِ بارانِ نعت ہے
نام و نسب کا زعم نہ مشقِ سجود ہے
امیدِ نجات میں احسانِ نعت ہے
جھکنا نہیں پڑا مجھے رب کے سوا کہیں
سجادؔ! اور کچھ نہیں فیضانِ نعت ہے

سجادؔ بخاری، مکہ مکرمہ، سعودی عرب

کیا کیا گدائے نعت پہ

کیا کیا گدائے نعت پہ احسانِ نعت ہے
اک ایک سانس حجرۂ ایوانِ نعت ہے
کیسی ہری بھری ہے تخیل کی سرزمیں
صد شکر، کشتِ فکر پر بارانِ نعت ہے
اصنافِ شعر ساری اسی کی ہیں خوشہ چیں
جو بھی سخن کی صنف ہے دربانِ نعت ہے
تفہیم اس کو اسوۂ کامل کی جانیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خوشبو بنائے کیوں نہ مرے گرد دائرہ
موجِ صبا کی ہمدمی دورانِ نعت ہے
اس کو ملے گا اجر بھلے شعر ہوں نہ ہوں
وہ خوش نصیب ہے جسے ارمانِ نعت ہے
یاں پر اک ایک لفظ رکھو ناپ تول کر
اے شوق! احتیاط یہ میزانِ نعت ہے
سروؔر! یقیں نہ کیسے ہو اپنی نجات کا
فردِ عمل میں جب مری دیوانِ نعت ہے

سرورؔ حسین نقشبندی، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بخشش کے واسطے

''ہر شعبۂِ حیات میں امکان نعت ہے''
بخشش کے واسطے یہی سامانِ نعت ہے
اللہ کرے ہو اس کو عطا رفعتِ خیال
جس شخص کے بھی دل میں یہ ارمانِ نعت ہے
یوں لگ رہا ہے دل میں ثنا کا ورود ہے
میلاد کے سرور میں میلانِ نعت ہے
ہر روز بیٹھ کے میں لکھوں اس میں ایک نعت
میرا بھی گھر، عزیزؔ! یوں ایوانِ نعت ہے

سکندر عزیزؔ خان، فیصل آباد، پاکستان

جواہر [1] "ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے"

محوِ جمالِ خاص

محوِ جمالِ خاص سخن دانِ نعت ہے
لب رحمتوں سے تر ہیں یہ فیضانِ نعت ہے
زلف و رخِ حسین بھی ہے خال و خد بھی ہیں
انؐ کی ہر اک ادا میں ہی امکانِ نعت ہے
دشمن بھی دیکھتا تو یہ کہتا تھا برملا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہاتھوں میں کنکری کی گواہی بتا گئی
سارا جہاں مجسّمِ عرفانِ نعت ہے
مانی ہوئی ہے رومی و جامی کی نعتِ پاک
جیسے کسی زبان پہ قرآنِ نعت ہے

سلمان راٹھور مانی، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہاتھوں میں جس کسی کے

ہاتھوں میں جس کسی کے قلمدانِ نعت ہے
عالم اسی کے واسطے میدانِ نعت ہے
محدود اس کو شعر و سخن تک نہ کیجیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے'' ①
جو شخص آشنائے تقاضائے عشق ہو
اس کا فقط وجود ہی برہانِ نعت ہے
ان کے لیے بنائی گئی ہے یہ کائنات
سمجھو تو گام گام پہ سامانِ نعت ہے
سیرت سے کیوں حضورؐ کی ہم ہو رہے ہیں دُور؟
جبکہ بہت عروج پہ رجحانِ نعت ہے

سلمان رسول، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دُور اَز قیاس

دُور اَز قیاس وسعتِ میدانِ نعت ہے
یہ مُلکِ نعت مُلکِ سلیمانِ نعت ہے
حَسّانؓ ہے صحابیِ سُلطانؐ بَحر و بَر
ہر نعت اُس کی اِس لیے سلطانِ نعت ہے
عشقِ رسولؐ دل میں ہے آنکھوں میں اشک غم
کافی مِرے لیے یہی سامانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات پہ میں نے کِیا ہے غَور
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر نعت گو ہے طائرِ سدرہ کا ہم سفر
ہر نعت خوان بلبلِ بستانِ نعت ہے
روزِ اَلست باندھا تھا جو اپنے رب سے عہد
اُس عہد سے بندھا مِرا پیمانِ نعت ہے
اللہ کرے کہ طاری رہے یونہی عمر بھر
یہ وَجد و کَیف مُجھ پہ جو دَورانِ نعت ہے
سلمانؔ! شعر نعت کے ہیں مثلِ گُل تمام
دِیوانِ نعت اصل میں گُلدانِ نعت ہے

سلمانؔ گیلانی، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

صلِ علیٰ سے لہکا

صلِ علیٰ سے لہکا گلستانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اللہ کی پیروی تو ہے لازم ہر ایک پر
جاری خدا نے خود کیا فرمانِ نعت ہے
نعتِ نبیؐ کو رکھتا ہوں میں جاں سے بھی عزیز
یہ زندگی تو اب مری پہچانِ نعت ہے
شاہدؔ! میں انؐ کی نعت سے مسرور ہو گیا
صد شکر، میرے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے

سلیم شہزاد، فیصل آباد، پاکستان
بشکریہ: اویس مدنی، فیصل آباد

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

پیشِ نظر حقیر کے

پیشِ نظر حقیر کے عنوانِ نعت ہے
تھرا رہے ہیں لفظ کہ میدانِ نعت ہے
دل ہو وفورِ عشقِ شہِؐ دین سے غنی
پھر کہیے نعتِ پاک جو ارمانِ نعت ہے
دیکھو جہان والو! میں کس درجہ ہوں غنی
میرے لبوں پہ نغمۂ سلطانِ نعت ہے
پہنچیں گے قبر میں انہی جذبات سے کہ ہاں
پیشِ نکیر ہم کو تو ایقانِ نعت ہے
آتی ہے چار دانگ یہی بانگِ لم یزل
ہر سُو جہانِ دہر میں اعلانِ نعت ہے
گر ہو عبور سیرتِ سرکارؐ پر، سعیدؔ!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سعید زبیر، ڈیرہ غازی خان، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یاقوتِ نعت ہے

یاقوتِ نعت ہے کہیں مرجانِ نعت ہے
آنکھوں کے پانیوں میں نہاں کانِ نعت ہے
بطحا و طیبہ مصرعِ اولیٰ و ثانی ہیں
یہ کائنات اصل میں دیوانِ نعت ہے
ڈھونڈا لغاتِ چشم سے اک تین حرفی لفظ
اور خیر سے یہ اشک ہی عنوانِ نعت ہے
رکھتا ہوں اس لیے بھی قدم پھُونک پھُونک کر
اب میرے دوش پر سر و سامانِ نعت ہے
آتا نہیں سمجھ، کہ چکھوں کون کون سا
صد رنگ ذائقوں سے بھرا خوانِ نعت ہے
سینے میں چھا رہے ہیں کئی سبز سبز ابر
مطلع سے لگ رہا ہے کہ امکانِ نعت ہے
مضموں کی دیکھ بھال میں کوئی کسر نہ ہو
اے لفظ! احتیاط! یہ مہمانِ نعت ہے
دو رویہ کیاریاں ہیں مرے دل کے ساتھ ساتھ
یہ باغِ حمد ہے، یہ گلستانِ نعت ہے

سعید شارقؔ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

گر ایک شعر بھی

گر ایک شعر بھی مرا شایانِ نعت ہے
پھر تو یہ ساری عمر ہی قربانِ نعت ہے
سچ یہ ہے ساری زیست ہی دیوانِ نعت ہے
''ہر گوشۂ حیات میں امکان نعت ہے''
تیری کُلاہِ فخر بھی پاپوش ہی تو ہے
جوتے اتار! دیکھ یہ ایوانِ نعت ہے
رسمی مبالغوں کو پرے رکھ کے بات کر
ثابت تو کر کہ ہاں مجھے عرفانِ نعت ہے
قصے کہانیوں کو کہیں دُور جا کے پھینک
سیرت کو نظم کر کہ یہی جانِ نعت ہے
آداب ہیں سکوت کے بھی، گفتگو کے بھی
دونوں طرح بتا کہ سخن دانِ نعت ہے
گنتی کے چند لوگ ہیں، گنتی کے خوش نصیب
حاصل جنہیں طلائی قلم دانِ نعت ہے
مدحِ نبیؐ تو خود بھی بڑا فخر ہے مگر
مصرعہ قبول ہو تو یہ احسانِ نعت ہے
سب جانثاروں، مدح گزاروں کے درمیاں
جگمگ ہے ایک شخص جو حسّانؓ نعت ہے
توفیقِ نعت دی ہے جو تُو نے سعودؔ کو
یارب وہ اجر بھی کہ جو شایانِ نعت ہے

سعودؔ عثمانی، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مخصوص یہ عنایت

مخصوص یہ عنایت و احسانِ نعت ہے
حاصل ہوا جو قلب کو وجدانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ کے نور سے روشن ہے جس کا دل
پھر اس پہ صبح و شام ہی فیضانِ نعت ہے
رنج و الم قریب بھی آتے نہیں مرے
صد شکر، جب سے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
سیرت سے آپؐ کی ہو درخشاں حیات گر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
چنتی رہی میں گل تری مدحت کے باغ سے
خوشبو سے بھر گیا مرا دیوانِ نعت ہے
وردِ زباں درود ہو، آنکھیں ہوں نم تری
پھر ہو رقم قلم سے جو شایانِ نعت ہے
جب سے جمالِ گنبدِ خضریٰ ہے سامنے
ہر لمحہ میرے قلب پہ بارانِ نعت ہے
مدحت کا اذن یوں ہی سمیعہؔ نہیں ملا
عشقِ رسولؐ ہے تو یہ عرفانِ نعت ہے

سمعیہؔ ناز، لیڈز، برطانیہ

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کب یہ کہا زباں مری

کب یہ کہا زباں مری شایانِ نعت ہے
مجھ پر کرم ہے آپؐ کا احسانِ نعت ہے
روشن فلک پہ چاند ستارے نہیں کوئی
دراصل پھیلا یہ تو چراغانِ نعت ہے
دامن میں میرے کچھ نہیں بخشش کے واسطے
اک ہے دُرودِ پاک یا فیضانِ نعت ہے
جی کر دکھایا آلِ محمدؐ نے با خُدا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بُوذرؓ، اویسؒ قرنی و سلمانِؓ فارسی
ہر ایک اپنے آپ میں دیوانِ نعت ہے
جنت سے بھی پرے کوئی جنت ہے، ہوں وہاں
محسوس مجھ کو ہوتا یوں دورانِ نعت ہے
اشکوں سے جب، حسنؔ! کریں الفاظ سب وضو
پھر بن سکیں وہ نعت یہی شانِ نعت ہے

سید حسنؔ، ملتان، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قلب و دماغ پر

قلب و دماغ پر مرے بارانِ نعت ہے
صد شکر، آج مجھ پہ بھی فیضانِ نعت ہے
یہ میری بے بساطی کہ اب تک نہ لکھ سکا
دل میں تو مدتوں ہی سے ارمانِ نعت ہے
قول و عمل میں جس کے ہو سنت کی پیروی
وہ شخص ہی حقیقی سخن دانِ نعت ہے
سچا ہے تیرے دل میں اگر عشقِ مصطفیٰ ﷺ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خالدؔ! زبان وقف ہے توصیف کے لیے
میرا یہ فن، یہ شاعری قربانِ نعت ہے

سیف اللہ خالد، ملتان، پاکستان

جواہر [1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

تخلیقِ آب و خاک

تخلیقِ آب و خاک ہی اعلانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اشکوں سے پہلے کیجیے تطہیرِ نطق و حرف
آدابِ نعت ہیں، یہی عرفانِ نعت ہے
پھر سے ہمیں زیارتِ طیبہ ہوئی نصیب
ہم پر عطا ہے نعت کی، فیضانِ نعت ہے
یادِ مدینہ، اشک، شفاعت کی آرزو
ہم بے کسوں کا بس یہی سامانِ نعت ہے
لگتا ہے سب گناہ مرے دُھلنے والے ہیں
شعر و سخن پہ حاوی جو رجحانِ نعت ہے
قدموں میں شہ کے بیٹھ کے جنت دکھائی دے
آ، پاس آ کے بیٹھ، خیابانِ نعت ہے
شاؔد! اس ورق کو چومیے، دل سے لگایئے
جو جلوہ گاہِ مطلعِ جانانِ نعت ہے

شاؔد مردانوی، کراچی، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کس طرح ہم بیاں کریں

کس طرح ہم بیاں کریں کیا شانِ نعت ہے
جب خود کلامِ پاک ہی برہانِ نعت ہے
ملنے لگی ہے عزت و توقیر بے حساب
فضلِ خدا سے ہم پہ یہ احسانِ نعت ہے
دیکھے تو کوئی عشقِ شہِؐ دیں میں ڈوب کر
''ہر شعبۂ حیات میں امکان نعت ہے''
جو پانچ وقت ہوتی ہے مسجد میں، وہ اذان
حمدِ خدائے پاک ہے، اعلانِ نعت ہے
تنگی نہیں ہے اس میں ذرا، اے سخن ورو!
کٹیا نہیں غزل کی، یہ میدانِ نعت ہے
یادِ مدینہ، شکریہ! تیرے طفیل اب
لمحہ بہ لمحہ فکر میں عنوانِ نعت ہے
ممکن نہیں کہ کوئی اسے زیر کر سکے
شارقؔ رضا پہ ہر گھڑی فیضانِ نعت ہے

شارقؔ رضا خالدی، شاہجہاں پور، بھارت

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اب روح اور سانس

اب روح اور سانس بھی گردانِ نعت ہے
سو زندگی وہی ہے جو قربانِ نعت ہے
کرتا رہا وظیفہ درودو سلام کا
اس وقت کی وہ خامشی گردانِ نعت ہے
اللہ کے ولی نے بتائی مجھے یہ بات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
دن رات بھیجتا ہوں شہِ طیبہؐ پر سلام
بس آخرت کو پاس یہ سامانِ نعت ہے
اشکوں سے نعت کہتا ہوں اپنے حضورؐ کی
کتنا سکون مل رہا دورانِ نعت ہے
دن رات سوچتا ہوں پیمبرؐ کی شان میں
میرا ہر ایک شعر ہی مہمانِ نعت ہے
چرچا انہیؐ کے صدقے محمد شہاؔ ہے سب
میری حیات بن گئی عنوانِ نعت ہے

(محمد) شاہؔ ہمدانی، اسلام آباد، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

رونق لگی ہوئی ہے

رونق لگی ہوئی ہے، یہ احسانِ نعت ہے
ہر شخص اِس نشست میں مہمانِ نعت ہے
لکھتے ہوئے سکون کی حالت نہ پوچھیے
اِک خاص کیفیت مری دورانِ نعت ہے
کہیے ہر ایک صنفِ سخن، دھیان یہ رہے
روزِ جزا نجات کو دیوانِ نعت ہے
اک خاص ضابطے کا تقاضا ہے دوستو!
ہر درجہ احتیاط یہ میدانِ نعت ہے
دنیا مجھے نہ مانگ میں تیرا نہیں رہا
اب مقصدِ حیات قلم دانِ نعت ہے
اُنؐ کی عطا سے کھلتے ہیں شاہدؔ! ثنا کے پھول
ہر روز رو بہ حُسن گلستانِ نعت ہے

شاہدؔ اشرف، فیصل آباد، پاکستان

بخشا مجھے خدا نے

بخشا مجھے خدا نے قلمدانِ نعت ہے
میرا بھی نام شاملِ ایوانِ نعت ہے
سرپٹ نہ دوڑ، دیکھ! خبردار ہو کے چل
اے اشہبِ خیال! یہ میدانِ نعت ہے
چمکا تصورات میں شہرِ رسولؐ پاک
تحت الشعور میں مرے امکانِ نعت ہے
فریاد رس ہے فکر، خرد التجا کناں
لاؤں کہاں سے لفظ جو شایانِ نعت ہے
حسن و جمالِ شاہ بھی ہے جزوِ لازمی
پر اسوۂ رسولؐ اُمم جانِ نعت ہے
تقویٰ، خلوص، عجز، مدارات و راستی
ہر اک ادائے شاہؐ بنی شانِ نعت ہے
اس کی صدا ورا ہے حدود و قیود سے
شاہدؔ! جو ہم صفیرِ اسیرانِ نعت ہے

شاہدؔالرحمن، اسلام آباد، پاکستان

بزمِ تصورات ہے

بزمِ تصورات ہے، وجدانِ نعت ہے
رقصِ تجلیات ز فیضانِ نعت ہے
کیا گرمیٔ حیات ہے کیا سختیِ ممات
حاصل ہمیں جہان میں بردانِ نعت ہے
ماہ و نجوم رشک سے تکتے ہیں اس طرف
روشن کچھ ایسے شمعِ شبستانِ نعت ہے
ہو وہ غزل، قصیدہ، رباعی کہ ماہیا
میری تمام شاعری قربانِ نعت ہے
شاعر نہیں، غلامِ رسولؐ کریم ہوں
یہ شاعری نہیں ہے، گلستانِ نعت ہے
کیا ہو؟ فصیحؔ! دعویٔ مدحت سرائی جب
محبوبِ رب جو ذات ہے، عنوانِ نعت ہے

شاہین فصیح ربانی، جہلم، پاکستان

کیا عشقِ صادقین

کیا عشقِ صادقین پہ فیضانِ نعت ہے
لولو ہیں اشک ہونٹوں پہ مرجانِ نعت ہے
عشاقِ حق کے دل پہ ہے اشعار کا نزول
بارانِ نعت ہے کہ یہ رمضانِ نعت ہے
زیبا ہے کس کو منصبِ محبوبؐ کبریا
سلطانِ دو جہان ہی سلطانِ نعت ہے
خنجر ہے نعت مشرک و بے دین کے لیے
حلقومِ کفر کے لیے پیکانِ نعت ہے
حمدِ خدا کے بعد کرو ذکر مصطفیٰؐ
ذکرِ علیؓ تو شمعِ شبستانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات میں حمدِ خدا ملے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
عالیؔ! سلام پیش کرو اہلِ بیت کو
میرے خیال میں یہی شایانِ نعت ہے

شائستہ کنول عالیؔ، وزیر آباد، پاکستان

☆ **رمضان میم ساکن کے ساتھ باندھا گیا ہے۔**

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

سرکارؐ خوش ہوئے

سرکارؐ خوش ہوئے، یہی احسانِ نعت ہے
ملحوظ ہو ادب کہ یہ میزانِ نعت ہے
جب ہر عمل میں اسوۂ کامل حضورؐ ہیں
''ہر گوشۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حبِّ نبیؐ، جدائی کا غم، دید کی تڑپ
امید و استغاثہ ہی سامانِ نعت ہے
اس کام سے معیتِ ذاتِ خدا ملے
وہؐ گر کریں قبول یہی جانِ نعت ہے
ایسا کرم ہو بردے کی صورت دکھائی دے
ہر اک یہی کہے کہ یہ فیضانِ نعت ہے
ساجدؔ! مقامِ حضرتِ حسّانؓ دیکھ کر
اب قدسیوں کے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے

شریف ساجدؔ، پاکپتن، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مجھ پر کرم حضورؐ کا

مجھ پر کرم حضورؐ کا فیضانِ نعت ہے
کیا خوب آج دیکھیے عنوانِ نعت ہے
انؐ کے طفیل ہی ہیں بہاریں حیات کی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
آؤ، بتاؤں کون ہے بے تاج بادشاہ
وہ جس کے پاس اُنؐ کا قلمدانِ نعت ہے
قلب و نظر کو اپنے تُو عشقِ نبیؐ میں ڈھال
پھر دیکھ سب جہان ہی وجدانِ نعت ہے
بندہ گنہگار ہے اعمال کچھ نہیں
بخشش کے واسطے یہی سامانِ نعت ہے
گمراہ کتنے ہو گئے کتنے سنبھل گئے
اخترؔ! ادب سے لکھ! یہ دبستانِ نعت ہے

شعیب اخترؔ قادری، سنت کبیر نگر، بھارت

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جب سے ہمارے ہاتھوں میں

جب سے ہمارے ہاتھوں میں دامانِ نعت ہے
ہم پر سدا عنایتِ جانانِ نعت ہے
گلہائے عشق سرورِ عالمؐ سے ہے سجا
بے مثل و بے نظیر گلستانِ نعت ہے
شہرت کی شکل میں کبھی عزت کی شکل میں
ہم پر برس رہا ہے جو بارانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات ہے ممنونِ مصطفےٰؐ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
قرآن اور حدائقِ بخشش ہے سامنے
اپنے لیے تو بس یہی سامانِ نعت ہے
اللہ کا دیا ہوا سب ہے، بجا مگر
جو کچھ ہمارے پاس ہے فیضانِ نعت ہے
رہ رہ کے پھر خیال میں آنے لگے حضورؐ
چلیے شفیقؔ! آج پھر امکانِ نعت ہے

شفیق رائے پوری، چھتیس گڑھ، بھارت
بشکریہ: غلام فرید واصل، شیخوپورہ

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یہ ابتدائے سانس

یہ ابتدائے سانس ہی پیمانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ذکرِ نبیؐ ہے قبر کی تنہائی کا رفیق
خاکی تری نجات ہی سامانِ نعت ہے
اوجِ فلک پہ میرا ستارہ رواں دواں
جادو گری نہیں ہے یہ میلانِ نعت ہے
حیراں ہیں مشک و عنبر و عود و گلِ بہار
کس شان سے مہکتا گلستانِ نعت ہے
کامل دل و نگاہ کی تطہیر شرط ہے
حدِ ادب کا پاس، قلمدانِ نعت ہے
والشّمس، والضحیٰ ہے، سراجِ منیر ہے
یزداں کی ہم کلامی ہی دیوانِ نعت ہے
الفاظ کیوں؟ شکیلؔ! ترے عطر بیز ہیں
بادِ صبا پکارے، یہ فیضانِ نعت ہے

شکیلؔ کالاباغوی، کالاباغ، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

وسعت پذیر حلقہ

وسعت پذیر حلقۂ دامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
قرآن سے کشید مضامین نعت کے
روحِ ثنا یہی ہے یہی جانِ نعت ہے
سیرت سے مشکبار ہو سنت سے مستنیر
یعنی ہو مستند یہی شایانِ نعت ہے
اللہ کی ہے پیاری، فرشتوں کی لاڈلی
سبحانہٗ تعالیٰ عجب شانِ نعت ہے
والشّمس ہے کہیں، کہیں واللیل سے خطاب
یہ لولوئے صلوٰۃ، وہ مرجانِ نعت ہے
مازاغ کا سلام ہے قوسین کا درود
معراج انؐ کی شان میں اعلانِ نعت ہے
مُدَّثِّرُ و مُبَشِّرُ و مُزَّمِّلُ ہیں آپؐ
ہر نامِ نامی آپؐ کا، عنوانِ نعت ہے
ہر عہد کو محیط وہی عہدِ خوشگوار
خیرُ القرون نیرِ تابانِ نعت ہے
حکم تُعَزِّرُوہُ ادب گاہ مصطفیؐ
لاتَرْفَعُوا عقیدہ و ایمانِ نعت ہے
لولاک کیا ہے مدحتِ سرورؐ کے باب میں؟
اللہ کی محبت و برہانِ نعت ہے

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

''یُعطِیکَ رَبّکَ'' سے تونگر بشر بشر
الفقر فخری، رزقِ گدایانِ نعت ہے
تحتِ الثریٰ سے عرش بریں تک کے سلسلے
جس سے مہک رہے ہیں وہ لوبانِ نعت ہے
اے شہسوارِ دشتِ غزل! ہوش میں تو ہے؟
نادان! احتیاط یہ میدانِ نعت ہے
حقِ ثنا ہو کس سے ادا اور کس طرح
سب خاک اس سفر میں وہ کیوانِ نعت ہے
مجھ سا حقیر آپؐ کو نذرانہ دے تو کیا؟
کر لیجیے قبول یہ دیوانِ نعت ہے
یہ شہرت و مقام، یہ سطوت، یہ ننگ و نام
میری بساط کیا ہے؟ یہ فیضانِ نعت ہے
محشر میں اطمنان* سے ہوں گے ہم امتی
حاصل ہمیں شفاعتِ جانانِ نعت ہے
جذب و شعور و فکر و فن و خامہ و ہنر
کاشرؔ! ہر ایک شے مری قربانِ نعت ہے

شوزیب کاشرؔ، راولاکوٹ، پاکستان

☆ اطمینان کی درمیانی ''ی'' گرائی گئی ہے۔

نامِ نبیؐ کی پنکھڑی

نامِ نبیؐ کی پنکھڑی سامانِ نعت ہے
تعظیمِ مصطفیٰؐ کی لڑی جانِ نعت ہے
شبنم نہیں یہ اشک اسی گل بدن کے ہیں
پتی ہر ایک پھول کی مژگانِ نعت ہے
بادِ نسیم اصل میں ہے کیا؟ ہے نعتِ پاک
بلبل کی چہچہٹ بھی دبستانِ نعت ہے
ہے باغ بوٹا بوٹا ترا دینِ نعتِ پاک
تیرے چمن کلی کلی احسانِ نعت ہے
کہتی ہے ہر اک آنکھ سے، تیری شفاؔ یہ نعت!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

شوکت شفاؔ، کشمیر

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کیسے کسی کو دل میں

کیسے کسی کو دل میں بسائیں گے ہم بھلا
سینے میں دل جہاں وہیں کاشانِ نعت ہے
جاہ و جلال و عزت و رتبہ ملا مجھے
یہ مجھ گناہگار پہ فیضانِ نعت ہے
تم کو پناہ دے گا زمانے کے رنج سے
آ جاؤ عاشقو کہ یہ دامانِ نعت ہے
تدریس و تربیت ہو یا انصاف و عدل ہو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سالک نے ڈرتے ڈرتے جسارت تو کی مگر
اک شعر پر محیط یہ دیوانِ نعت ہے

شہریار خرم، اٹک، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مجھ بے ہنر پہ

مجھ بے ہنر پہ یہ بھی تو احسانِ نعت ہے
ہر شعر میرا شمعِ شبستانِ نعت ہے
تجھ کو درِ حبیبؐ تلک لے کے جاؤں گی
مداحِ مصطفیٰؐ سے یہ پیمانِ نعت ہے
اہلِ زمیں نے بھیجا ہے پھر ہدیہِ درود
یہ مصطفیٰؐ کی بزم میں اعلانِ نعت ہے
کیا خوف رہزنوں کا انہیں راہِ شوق میں
محفوظ جن کے سینوں میں سامانِ نعت ہے
وہ سوزِ دل ہو یا ہوں تفکر کی وسعتیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اللہ اور ملائکہ سب پڑھتے ہیں درود
یہ عرش ہے یا گوشۂ ایوانِ نعت ہے
ٹھکراتا ہے وہ دونوں جہاں کی مسرتیں
خوش بخت کتنا صاحبِ عرفانِ نعت ہے
ہر فرد، شہریارؔ! نبیؐ کے گھرانے کا
لاریب! رشکِ لُو لُو و مرجانِ نعت ہے

شہریار زیدی، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

جیسے جہان سارا یہ

جیسے جہان سارا یہ ایوانِ نعت ہے
ہاتھوں میں اس طرح مرے دیوانِ نعت ہے
خوشبو دیارِ دل میں جو پھیلی ہے چار سو
خوشبو نہیں ہے، یہ مرا ایمانِ نعت ہے
ہم لازمی منائیں گے میلادِ مصطفیٰؐ
یہ رونقِ جہان بھی فیضانِ نعت ہے
جاری ہے ایک عرصہ سے جو شہرِ نعت میں
یہ شاعری نہیں ہے یہ فیضانِ نعت ہے
کرتا ہوں جان و دل سے میں تحریر نعت جو
وجہِ تجلیات ہے، ایمانِ نعت ہے
سیرت کے واقعات کے قربان جاؤں میں
جو مصطفیٰؐ کی شان کے شایانِ نعت ہے
بڑھیا سے لے کے حضرت حساں کی نعت تک
ہر ایک ایک واقعہ امکانِ نعت ہے
صلِّ علیٰ کا ورد زباں پر ہے صبح و شام
شہزادؔ بیگ آپؐ کا دربانِ نعت ہے

شہزاد بیگ، فیصل آباد، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قرآن پاک ہی ہے

قرآنِ پاک ہی ہے جو قرآنِ نعت ہے
جو اس کے ذیل میں ہے وہ شایانِ نعت ہے
الحمد کے الف سے حدِ حرفِ سین تک
کتنا وسیع دیکھیے میدانِ نعت ہے
پیشِ نظر حضورؐ کا اسوہ رہے تو پھر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ختم الرسلؐ کے ہاتھ کی انگشتری تو دیکھ
اس میں جڑا نگینۂ مرجانِ نعت ہے
فردِ عمل کا کوئی بھروسہ نہیں حضورؐ!
کرنے کو پیش بس یہی دیوانِ نعت ہے
اے مدح خوانِ شانِ رسالت بتا مجھے!
پیشِ نظر ترے کوئی میزانِ نعت ہے؟
کچھ آگہی تھی مجھ کو بھی حا، میم، دال سے
سو میں نے کہہ دیا مجھے عرفانِ نعت ہے
دفتر کئی لکھے ہیں مدیحِ رسولؐ میں
شہزادؔ! آج تک مجھے ارمانِ نعت ہے

شہزادؔ مجددی، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر ہر ادا حضورؐ کی

ہر ہر ادا حضورؐ کی عنوانِ نعت ہے
انؐ کا خیال آنا ہے امکانِ نعت ہے
اُنؐ پر مرا تھا عالمِ ارواح میں کبھی
اب تک جو مجھ پہ رحمتِ بارانِ نعت ہے
پہنا گئے ہیں وہ جسے اسوہ کا پیرہن
وجدانِ نعت ہے اسے عرفانِ نعت ہے
ہر شے بنی ہے جب میرے آقاؐ کے نور سے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یزدان و ملک جس میں قصیدہ سرا ہوں، شیرؔ!
لا ریب وہ کتاب ہی قرآنِ نعت ہے

شیر افضل شیرؔ، جنیوا، سوئٹزرلینڈ

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

روشن ازل سے

روشن ازل سے شمعِ شبستانِ نعت ہے
تعمیرِ ذات میں بڑا احسانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات کے سرکارؐ رہنما
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
''لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ''
یہ عجز و اعترافِ ادیبانِ نعت ہے
تعریف، واہ واہ نہ تحسین و آفریں
چشمِ کرم، دوائے مریضانِ نعت ہے
پروانۂ نجات بھی ہوگا بروزِ حشر
مجھ پُر خطا کے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
باشندہ جو بھی عالمِ شعر و ادب کا ہے
کاسہ بدست بر درِ ایوانِ نعت ہے
الفاظ لاؤں کوثر و تسنیم سے دُھلے
ذوقِ سخن وری مرا مہمانِ نعت ہے
پاکیزگیٔ حرف کو حاصل اسی سے بھیک
صوت و صدا کا حسن بھی فیضانِ نعت ہے

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آداب و احترامِ ثنا اس سے سیکھیے
قرآنِ رب ذریعۂ عرفانِ نعت ہے
سیراب ہو رہا ہوں میں ذکرِ رسولؐ سے
کشتِ سخن پہ چشمۂ باران نعت ہے
حور و ملک کہ جن و بشر آنکھوں میں رکھیں
ہر دلعزیز بلبلِ بستانِ نعت ہے
شعری وجود و چشم ہے محفوظ ضعف سے
اشہرؔ کے بخت میں نمک و نانِ نعت ہے

شیر محمد اشہرؔ شمسی منانی، جھارکھنڈ، بھارت

اللہ کیا ہے

اللہ کیا ہے خالقِ سامانِ نعت ہے
لوح و قلم ہی اصل میں شایانِ نعت ہے
شامل یہ نشریات میں اعلانِ نعت ہے
صادق جمیلؔ ملحق دامانِ نعت ہے
اس سے سوا بھی کیا کوئی احسانِ نعت ہے
مجھ کو خدا نے بخشا قلم دانِ نعت ہے
حدِ نظر سے آگے بھی ایوانِ نعت ہے
جبریلؑ جانیے کہ نگہبانِ نعت ہے
سیرت اگر ہے آپؐ کی پیشِ نظر مدام
''ہر شعبۂ حیات میں میں امکانِ نعت ہے''
صحرا صفت وجود بھی شاداب ہوگیا
برسا کچھ اس طریق سے بارانِ نعت ہے
حمدِ خدا سے نعتِ رسالت مآبؐ تک
حسنِ سخن کی جان بھی فیضانِ نعت ہے
اسریٰ کی رات دیکھی کسی اور نے نہیں
جبریلؑ کو ہی اصل میں عرفانِ نعت ہے
سینے میں اور کوئی بھی خواہش نہیں، جمیلؔ!
ارمان ہے تو ایک ہی ارمانِ نعت ہے

صادق جمیلؔ، لاہور، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مجھ بے نوا کے پاس

مجھ بے نوا کے پاس یہ وجدانِ نعت ہے
نادم سا ایک اشک ہی سامانِ نعت ہے
اچھا عمل بھی مدحتِ خیر الانامؐ ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
آدمؑ نے سیکھا اسمِ محمدؐ، نبی ہوئے
یعنی یہ کائنات دبستانِ نعت ہے
جتنا یہاں سکوت ہے، یکسر درود ہے
جتنا یہاں کلام ہے، فیضانِ نعت ہے
جوؐ عرش پر امامِ صفِ انبیا بنا
محبوبِؐ کبریا وہی سلطانِ نعت ہے

صائمہؔ آفتاب، لاہور، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہرگام دل پکڑتا

ہر گام دل پکڑتا جو دامانِ نعت ہے
صد شکر، میرے حال پہ فیضانِ نعت ہے
پھر کیسے مدح خواں کو نہ اس میں اماں ملے
جب خود درودِ پاک ہی دربانِ نعت ہے
ہر سانس مستفیض ہے انؐ کے وجود سے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اے کاش! کم سخن کو بھی آئے ثنا گری
قرطاس کو، قلم کو بھی ارمانِ نعت ہے
جیسے ہر ایک شے میں ہے عشقِ محمدیؐ
ویسے ہر ایک شے میں ہی میلانِ نعت ہے
کیا کیا سخن طراز ہیں اس کارزار میں
ناچیز کو سہارے میدانِ نعت ہے
قوسین ہے خدا سے محبت کا سلسلہ
معراج کا سفر بھی تو اعلانِ نعت ہے
کچھ اور تو نہیں مرے توشے میں، صائمہؔ!
حبِ رسولِؐ پاک ہی سامانِ نعت ہے

صائمہؔ اسحاق، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مدحت رسولؐ پاک کی

مدحت رسولؐ پاک کی پہچانِ نعت ہے
الفت نبیؐ کی آل سے پیمانِ نعت ہے
قدسی بلائیں لیتے ہیں اس خوش خیال کی
جس آدمی کے پاس بھی سامانِ نعت ہے
مال و متاع دولتِ دنیا و آخرت
جو کچھ بھی میرے پاس ہے فیضانِ نعت ہے
منظر درِ حبیبؐ کا کیسے بیاں کروں
تنکا درِ رسولؐ کا مژگانِ نعت ہے
لو لاک کا ہے معنی و مفہوم یہ کھلا
جو کچھ ہے کائنات میں سامانِ نعت ہے
ناصح! نظر اٹھا کے ذرا کائنات دیکھ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

(محمد)صدیق،جلال پور جٹاں، پاکستان

جواہر[1] ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

کس کوشعورِ وسعت

کس کو شعورِ وسعتِ دامانِ نعت ہے؟
وہ خوش نصیب ہے، جسے عرفانِ نعت ہے
در کھل گیا ہے خیر کا، رحمت کا، نور کا
لے آئے، جس کے پاس، جو، سامانِ نعت ہے
لکھی نہیں ہے، مجھ کو عطا کی گئی ہے نعت
آنکھوں میں نم نہیں ہے یہ بارانِ نعت ہے
اس ذات کو ہی زیبا ہے مدحت حضورؐ کی
اس کا کہا ہی اصل میں شایانِ نعت ہے
قرآں بتا رہا ہے سراپا حضورؐ کا
کس درجہ واشگاف یہ اعلانِ نعت ہے
روشن ہے کائنات اسی ایک نور سے
انورؔ! وہ آپؐ شمعِ شبستانِ نعت ہے

صغیر انورؔ روٹو، اسلام آباد، پاکستان

چشمِ کرم حضورؐ کی

چشمِ کرم حضورؐ کی فیضانِ نعت ہے
رزقِ سخن ملا جو یہ احسانِ نعت ہے
لکھی ثنا تو ہو گئے الفاظ نُور نُور
اور جگمگا اُٹھا میرا دیوانِ نعت ہے
مدحت کے پھول بے بہا دامن میں آ گئے
کتنا وسیع انؐ کا گلستانِ نعت ہے
کچھ سسکیاں ہیں اشک ہیں کچھ درد اور درود
اتنا سا، میرے پاس بھی سامانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ میں ڈوب کے جو بھی کرے ثنا
وہ ہی عظیم ہے وہی سلطانِ نعت ہے
غارِ حرا کا نُور ہی آنکھوں میں ہو بسا
پھر خامہ بھی لکھے گا جو شایانِ نعت ہے
دل میں سجی ہو یاد جو آقاؐ کریم کی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
آئی بہار نعتوں کی کلیاں چٹک گئیں
اے نازؔ! تیرے قلب پہ بارانِ نعت ہے

صفیہ نازؔ، مڈلزبرو، برطانیہ

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کیوں کر کہوں کہ ہاتھ میں

کیوں کر کہوں کہ ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
کیجے قبول! اک تہی دامانِ نعت ہے
میں حرفِ احتیاج سے نکلوں تو کچھ کہوں
اس کے سوا بھی کیا کوئی سامانِ نعت ہے؟
آنکھوں میں اشک، دل میں تڑپ، لب پہ انؐ کا نام
ہوں مُستعد کہ لمحۂ امکانِ نعت ہے
اِس کے ہر ایک گوشے میں مدحت کے پھول ہیں
یہ دل مرا ہے یا چمنستانِ نعت ہے
ہر ہر ورَق ہے انؐ کی ستائش کا ایک باب
ہر لفظ پیش خیمۂ عنوانِ نعت ہے
دم توڑتی ہیں یاں سبھی مُعجز بیانیاں
اس بارگہ میں خامشی، شایانِ نعت ہے
ثاقبؔ کو پچھلی صف کے غلاموں میں دیکھیے
کچھ ادّعا نہیں کہ یہ حسّانؓ نعت ہے

صہیب ثاقبؔ، چکوال، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہر چند بے نوا ہوں

ہر چند بے نوا ہوں پہ عرفانِ نعت ہے
فیضانِ نعت ہے، ارے! فیضانِ نعت ہے
قرآں میں رب بھی کرتا ہے توصیفِ مصطفیٰؐ
سلطانِ ہست و بود ہی سلطانِ نعت ہے
در اصل ہو رہا ہے یہ دل پر نزولِ نعت
عالم عجیب دل کا جو دورانِ نعت ہے
کس منہ سے کہتے ہو مجھے کم مایہ و غریب
مَیں وہ ہوں جس کے ہاتھوں میں دیوانِ نعت ہے
درویشؔ! حرف حرف سے آئیں گی خوشبوئیں
عشقِ حبیبؐ پاک اگر جانِ نعت ہے

ضمیر درویشؔ، مراد آباد، بھارت

حال آں کہ ذرّے ذرّے میں

حال آں کہ ذرّے ذرّے میں اعلانِ نعت ہے
اس سے کہیں کُشادہ یہ دامانِ نعت ہے
یوں ہی نہیں عروج پہ آہنگِ کائنات
سب کی زباں پہ سورۂ رحمانِ نعت ہے
ذکرِ خدا کو ذکرِ نبیؐ سے بڑھایئے
یہ ذکر اپنی اصل میں قرآنِ نعت ہے
دنیا کی مشکلات کو خاطر میں لائے کون
دنیا تو گردِ خاک نشینانِ نعت ہے
مدحِ رسولِؐ پاک کا ارماں بہت، مگر
آسانیوں میں مشکلِ آسانِ نعت ہے
لازم نہیں کہ عشقِ نبیؐ شعر تک رہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
میں وہ بلوچ ہوں کہ دلِ عشق زار کو
جس زاویے سے دیکھیے بولانِ نعت ہے
میں جو ہرا بھرا ہوں تو اس میں عجیب کیا؟
رگ رگ میں، بوند بوند میں، بارانِ نعت ہے
فردوسِ حرف و صوت مبارک ہو اے غلام!
تم پر، ضیاؔ بلوچ! یہ احسانِ نعت ہے

ضیا بلوچ، کوئٹہ، پاکستان

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سیرت سے جو کشید ہے

سیرت سے جو کشید ہے سامانِ نعت ہے
مصرعے رواں دواں ہیں یہ فیضانِ نعت ہے
دلوائے گا نجات یہ محشر کی دھوپ میں
سامانِ آخرت مِرا دیوانِ نعت ہے
لغزش ذرا بھی کفر کے زمرے میں آئے گی
لکھنا سنبھل سنبھل کے یہ دامانِ نعت ہے
آنکھوں میں ہے خیالِ محمدؐ سے روشنی
رچ بس گیا ہے دل میں جو ارمانِ نعت ہے
لکھی ہوئی ہے بات زمانے کی لوح پر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کھلتے ہیں اس پہ آیۂ قرآن کے رموز
جس شخص کو ذرا سا بھی عرفانِ نعت ہے
بنتِ رسولؐ، شیرِ خدا اور حسن حسین
مہکا ہوا انہی سے گلستانِ نعت ہے
طارقؔ! اگر میں شہرِ ادب میں ہوں معتبر
یہ فیض ہے حضورؐ کا، احسانِ نعت ہے

طارقؔ چغتائی، لاہور، پاکستان

جواہر (1) "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

گلزارِ حسنِ فکر پہ احسان

گلزارِ حسنِ فکر پہ احسانِ نعت ہے
سب تتلیوں کے ہاتھ میں گلدانِ نعت ہے
درباں کو کاش داورِ محشر یہ حکم دیں
روکو نہ اس کو، صاحبِ دیوانِ نعت ہے
فصلیں خیالِ سبز کی اگتی ہیں جا بجا
کشتِ سخن بھی تحفۂ دہقانِ نعت ہے
پھوٹے ہیں پور پور سے چشمے درود کے
ٹھہرا سرائے روح میں مہمانِ نعت ہے
کچھ اہتمامِ روزِ جزا کیجیے میاں!
سودا خرید لیجیے دکانِ نعت ہے
پت جھڑ کی کیا مجال کہ چھینے طراوتیں
ان پتیوں پہ رنگِ بہارانِ نعت ہے
مشکِ درودِ پاک سے مس کر لباسِ زیست
کھولی کسی نے کاکلِ دیوانِ نعت ہے

طارق شہزاد، جدہ، سعودی عرب

پیہم قلم رواں ہے

پیہم قلم رواں ہے بہ فیضانِ نعت ہے
ہر لفظ کیمیا ہے بہ عنوانِ نعت ہے
لفظوں کے ساتھ چاہیے معنی کی احتیاط
لغزش کی جا نہیں کہ یہ عنوانِ نعت ہے
اشکوں سے آنکھ ہی نہیں دل بھی ہوں دھو رہا
پاکی نگاہ و فکر کی جزدانِ نعت ہے
اس کی بہارِ تام، خزاں سے ہے نا شناس
ہر دور میں فروزاں گلستانِ نعت ہے
گرچہ ہے، جاںؔ بھی خوگرِ مدحِ رسولؐ پاک
حق ہے کہ صرف حق ہی کو عرفانِ نعت ہے

طاہر جان، گوجرہ، پاکستان

یہ ماہ اپنے واسطے

یہ ماہ، اپنے واسطے رمضانِ☆ نعت ہے
ہر نعت اپنی حاصلِ قرآنِ نعت ہے
قرآن ہو حدیث کہ تفسیر و اجتہاد
جس کو بھی دیکھیں مصدرِ عرفانِ نعت ہے
جو کچھ بھی میرے پاس ہے اُنؐ پر فِدا کروں
وہؐ جانِ نعت ہی مِرا جانانِ نعت ہے
ہر ایک ایک لفظ میں تقدیس آگئی
ہر رُکنِ نعت حاصلِ ارکانِ نعت ہے
آؤ! کہیں حضورؐ کا ذکرِ جلی کریں
چلیے! وہاں جو حلقۂ یارانِ نعت ہے
طاہرؔ! مِرے لیے ہوئے مفتوح دو جہاں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

طاہرؔ صدیقی، فیصل آباد، پاکستان

☆رمضان میم ساکن کے ساتھ باندھا گیا ہے۔

ہر اِسم میں شعور ہے

ہر اسم میں شعور ہے عرفانِ نعت ہے
یعنی ہر ایک ذات میں وجدانِ نعت ہے
حامد کی حمد حمد میں ہیں نعت ہی کے راز
ذاکر کے ذکر ذکر میں اعلانِ نعت ہے
ہر ممکن الوجود پہ واجب ہے انؐ کی نعت
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سمٹی ہے نعت ہی میں سبھی کائناتِ اسم
یعنی الف ہی میم کا عنوانِ نعت ہے
معبود دے رہا ہے تو حکمِ درود ہی
محبوبِ حق کا اذن بھی فرمانِ نعت ہے
ہے حرف حرف نعت کی اک کہکشاں سجی
اور لفظ لفظ نعت کا بستانِ نعت ہے
لہجوں میں اک مٹھاس تو روحوں میں اک نمی
ہر لحن سے جمیل یوں الحانِ نعت ہے
صورت کا حسن اس میں ہے سیرت کا بھی جمال
خالق نے خُوب لکھ دیا قرآنِ نعت ہے

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

قرآں کو، چشمِ دل سے ذرا پڑھ کے دیکھیے!
ہر ایک لفظ لؤلؤ و مرجانِ نعت ہے
سُن کر ''یقولُ ناعتُہٗ'' آئے ہیں صف بہ صف
ہم کو علیؓ کی بات ہی پیمانِ نعت ہے
رومیؔ، کہیں پہ سعدیؔ و جامیؔ ہیں دل بکف
یہ کارواں مقلّدِ حسّانؓ نعت ہے
ہم جی رہے ہیں نعت کے عہدِ نصیرؔ☆ میں
چاروں طرف حضورؐ کا فیضانِ نعت ہے
نوریؔ! ہے تیرے لفظوں کی مبلغ بساط کیا
تیرے دل و دماغ پہ احسانِ نعت ہے

ظفر اقبال نوریؔ، امریکا

☆ **پیر نصیر الدین نصیر**

اجمال یہ کہ حسن ہی

اجمال یہ کہ حسن ہی عنوانِ نعت ہے
تفصیل یہ کہ دہر، دبستانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کافی ہے یہ ثبوت کہ فیضانِ نعت ہے
تشبیہ، استعارہ، کنایہ، مجاز، رمز
ملتا نہیں بیان جو شایانِ نعت ہے
چوموں اسے کہ دل میں بٹھاؤں میں لفظ کو
خاطر کروں نہ کیوں کہ یہ مہمانِ نعت ہے
مانو! یہاں پہ جیت سبھی کو ہوئی نصیب
جیتو، مرے حریف یہ میدانِ نعت ہے
میں نے گزاری عمر کسی اور کے لیے
میرا وہی ہے وقت جو قربانِ نعت ہے
بے حس کا دل گداز نہ ہو، کیا مجال ہے
پتھر پگھل گئے ہیں یہ ایقانِ نعت ہے
ہے سلسلہ ازل سے ابد تک جڑا ہوا
موتی نکل رہے ہیں، یہی کانِ نعت ہے
قندیلؔ! تم کو داد ملے گی، یقین ہے
لیکن ہنر نہیں ہے یہ احسانِ نعت ہے

ظہیر قندیلؔ، حسن ابدال، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دل میں سبھی کے

دل میں سبھی کے جاگا جو ارمانِ نعت ہے
سارے کا سارا اصل میں فیضانِ نعت ہے
اُس ہاتھ کی رسائی کا عالم نہ پوچھیئے
جس ہاتھ کے نصیب میں دامانِ نعت ہے
لا ریب! ہے وہ قُربِ الٰہی کا مستحق
حاصل جسے ذرا سا بھی عرفانِ نعت ہے
کام آ گئی ریاضتِ شعر و سخن مرے
ضامن مری نجات کا دیوانِ نعت ہے
وابستگی کا جس کی تمنّائی ہر کلیم
گلزارِ نعت ہے، وہ دبستانِ نعت ہے
آئینِ عشقِ احمدِؐ مُرسل کی پیروی
اظہارِ حُبِ دین ہے اعلانِ نعت ہے
عادِلؔ! وہ دل ہی پائے گا رُتبہ شہید کا
ہر پل بہ صد نیاز جو قربانِ نعت ہے

عادلؔ یزدانی، چنیوٹ، پاکستان

عالم تمام حلقۂ دوران

عالم تمام حلقۂ دورانِ نعت ہے
اعلانِ کُن کے ''ن'' میں اعلانِ نعت ہے
ملتی ہے عاجزی سے یہاں شعر کو اُٹھان
گردن جُھکا کے چل کہ یہ میدانِ نعت ہے
پُر پیچ تو نہیں ہے مگر سہل بھی نہیں
اے راہ رو سنبھل! یہ خیابانِ نعت ہے
سرنامۂ کلام ہیں اوصافِ مصطفیٰؐ
گویا، کتابِ حق ہی دبستانِ نعت ہے
مدحِ نبیؐ ہے نغمۂ تارِ نفس مدام
میں سانس لے رہا ہوں یہ احسانِ نعت ہے
سایہ ہے اِس سخن کا مِرے سر پہ تو مجھے
میدانِ حشر وادیٔ فارانِ نعت ہے
اس دائرے سے دور نکل، اے خیالِ دہر!
حدِ ادب! یہ بزمِ سخن دانِ نعت ہے
خطبے میں جس نے دفترِ الحمد وا کِیا
تاریخ نے کہا وہ حدی خوانِ نعت ہے
کوثر سے منسلک ہے یہاں کی ہر اک رَوِش
یہ باغِ منقبت یہ گلستانِ نعت ہے

عارف امام، ٹیکساس، امریکا

پھیلا ہُوا جہان میں

پھیلا ہُوا جہان میں فیضانِ نعت ہے
جو جو کرم ہے جس پہ، وہ احسانِ نعت ہے
جاں ہے فدائے مدحِ پیمبرؐ، زہے نصیب!
خُوش بخت ہوں، کہ دِل مِرا قُربانِ نعت ہے
یُوں ہی نہیں ہے وقت کی گردش تھمی ہُوئی
جاری مِری زبان پہ گردانِ نعت ہے
مانا، اَدَب میں صنفِ غزل بھی ہے صنفِ خاص
دیکھیں دِلِ سخن میں، تو ارمانِ نعت ہے
دِل کا گُداز، اشکِ تپیدہ، جگر کا سوز
بہرِ قبول بس یہی سامانِ نعت ہے
سب دائرے مُحیطِ عطائے حضورؐ ہیں
''ہر شعبہٴ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مِلتی نہیں ہر ایک کو عارفؔ! یہ روشنی
قسمت کا ہے دھنی جسے عرفانِ نعت ہے

عارفؔ قادری، واہ کینٹ، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبہٴ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لیکن زہے نصیب

''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
وہ خوش نصیب ہے جسے عرفانِ نعت ہے
''کُن'' کی صدا کا اُٹھنا تو عنوانِ نعت تھا
ظاہر ہوا جو ''کُن'' سے وہ دیوانِ نعت ہے
شاعر تو کر رہا ہے ادا سُنّتِ خدا
ورنہ ''احد'' کی ذات ہی شایانِ نعت ہے
شانوں پہ کاتبین نے آرام کر لیا
بس لکھ دیا کہ یہ ابھی دورانِ نعت ہے
کیوں کر بھٹک سکے گا رہِ مستقیم سے
عاصمؔ! ترے بھی ہاتھ میں دامانِ نعت ہے

عاصمؔ زیدی، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

وردِ درُود لب پہ ہے

وردِ درود لب پہ ہے، وجدانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ ہے دل میں تو امکانِ نعت ہے
لاؤں اثر کہاں سے میں اپنے کلام میں؟
اسلوبِ فن کہاں مرا شایانِ نعت ہے
اس کے قلم سے نعت کی پھوٹے گی روشنی
جس کے دل و نگاہ میں عرفانِ نعت ہے
حسنِ سلوک آپؐ کا ہر اک سے ایک سا
ہر قول و فعل آپؐ کا عنوانِ نعت ہے
کہنے لگا جو نعت میں آتا گیا نکھار
لفظوں پہ میرے دیکھیے بارانِ نعت ہے

عاکف غنی، پیرس، فرانس

موضوعِ گفتگو مرا

موضوعِ گفتگو مرا اب شانِ نعت ہے
کتنا مرے سخن پہ یہ احسانِ نعت ہے
انؐ کی صفات کیسے بیاں کر سکے کوئی؟
کہہ کر بھی نعت قلب کو ارمانِ نعت ہے
رکھی ہوئی ہیں اس میں ادب سے سنبھال کر
دل جس کو آپ سمجھے وہ جزدانِ نعت ہے
اس کی گلی گلی میں ہے مہکار نعت کی
یہ ارضِ پاک میری گلستانِ نعت ہے
بتلا رہا ہے اسمِ محمدؐ کہ حشر تک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

عائشہ ناز، کراچی، پاکستان

دنیا کی ہر زبان پہ

دنیا کی ہر زبان پہ احسانِ نعت ہے
جو شان حمد کی ہے، وہی شانِ نعت ہے
یٰسین، دل ہے عشقِ رسالت مابؐ کا
الحمد جس کو کہتے ہیں، وہ جانِ نعت ہے
اے موجدِ ثنائے پیمبرؐ! تری ثنا
ہم قاریوں کے واسطے قرآنِ نعت ہے
حق کی نظر میں، اشرفِ مخلوق ہے وہی
تھوڑا بہت سہی، جسے عرفانِ نعت ہے
یوں سینچ کر گیا ہے اِسے اِس کا باغباں
بے خار و بے خزاں چمنستانِ نعت ہے
آپس میں بات کرتے ہیں میرے دل و دماغ
میں بوذرِ ثنا ہوں، تُو سلمانِ نعت ہے
پروردگارِ انفس و آفاق کی قسم!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یا صاحب الجمال و یا سید البشر
تیرےؐ حوالے میرا دبستانِ نعت ہے
ہم کیا کریں گے لے کے جہاں کی وزارتیں
نیرؔ! ہمارے پاس قلمدانِ نعت ہے

عباس رضا نیرؔ، لکھنؤ، بھارت
بشکریہ: کاشف حیدر

انؐ کی عطا ہے

انؐ کی عطا ہے اور مرا دامانِ نعت ہے
یعنی زمینِ خشک پہ بارانِ نعت ہے
مجھ پر جو حرف و معنی کے دفتر ہوئے ہیں وا
یہ اہلیت نہیں مری، احسانِ نعت ہے
کچھ ان بہے سے اشک ہیں، کچھ بے صدا سے لفظ
کاسے میں مجھ گدا کے یہ سامانِ نعت ہے
تغسیلِ نور کر کے اترتے ہیں یاں خیال
یہ مہبطِ جمال ہے، میدانِ نعت ہے
یاں قدرتِ سخن نہیں، توفیقِ نعت مانگ
غالبؔ ہیں ہاتھ باندھے، یہ ایوانِ نعت ہے
ہر لمحہ ہوں درود سپاس انؐ کی چاہ میں
ہر لمحہ ان کے لطف سے قربانِ نعت ہے
کہنے کی بات ہے نہ بتانے کا حوصلہ
جتنا کرم فقیر پہ دورانِ نعت ہے
ماخوذ ہو حیات جو سیرت سے شاہؐ کی
'' ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے ''
حسّانؓ و رومیؒ، جامیؒ کا صدقہ ہے یہ عدیمؔ!
توفیقِ نعت جس کو ہے حسّانؓ نعت ہے

عباس عدیمؔ قریشی، خانیوال، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بخشش کے واسطے

یہ شان مصطفیٰ کی ہے حمدِ خدا کے بعد
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حسنِ عمل تو پاس مرے کچھ نہیں مگر
بخشش کے واسطے یہی سامانِ نعت ہے
دیکھو پلٹ کے تم بھی تو قرآں کے پاروں کو
کرتا ہے مدح رب بھی جو سلطانِ نعت ہے
آئے نظر جو لفظوں میں عشقِ رسولِ پاک
لکھوں میں ایسی نعت جو شایانِ نعت ہے
رکھنا قدم سنبھل کے امینؔ حزیں ذرا
میدانِ نعت ہے! ہاں یہ میدانِ نعت ہے!

عبدالامینؔ برکاتی، گجرات، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

جواہر[1] ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یہ ساری کائنات ہی

یہ ساری کائنات ہی سامانِ نعت ہے
وہ خوش نصیب ہے جسے عرفانِ نعت ہے
آقاؐ ہیں میرے باعثِ تخلیقِ کائنات
یہ کائنات سمجھیے دیوانِ نعت ہے
ہر اک نفس پہ قرض ہے مدحت حضورؐ کی
''ہر گوشۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

عبدالباسط، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

انوار سے سجا ہوا

انوار سے سجا ہوا ایوانِ نعت ہے
مدحت مِرے حضورؐ کی عرفانِ نعت ہے
طیبہ کی ہر گلی میں ہے مہکار اس لیے
ہر گام پر کِھلا ہُوا بُستانِ نعت ہے
قرآنِ پاک ذکر ہے خُلقِ عظیم کا
اس کا ہر ایک لفظ ہی عُنوانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات نے پائی ہے روشنی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ذکرِ حبیبِ کبیریا ہے جلوہ گر یہاں
صد شکر ہے کہ دل مِرا جزدانِ نعت ہے
میں کیوں کہوں کہ مُفلس و نادار ہوں جلیلؔ!
زادِ سفر میں جب مِرے سامانِ نعت ہے

عبدالجلیلؔ، کوہاٹ، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

فکرشعور وفہم پہ

فکر شعور و فہم پہ فیضانِ نعت ہے
جو کچھ ہے میرے پاس وہ احسانِ نعت ہے
تسکینِ قلب کے لیے کہتا ہوں نعتِ پاک
میں نے یہ کب کہا مجھے عرفانِ نعت ہے؟
ابر کرم حضورؐ کا برسا ہے ہر جگہ
اس واسطے جہاں یہ گلستانِ نعت ہے
آنکھوں میں اشک، دل میں وِلا، لب پہ انؐ کا نام
ہمراہ میرے بس یہی سامانِ نعت ہے
عبد الحلیمؔ جیسے بھی لکھتے ہیں انؐ کی نعت
کتنا وسیع دیکھیے دامانِ نعت ہے

عبدالحلیمؔ، گونڈہ، بھارت

یہ وحی کا نزول

یہ وحی کا نزول تو بارانِ نعت ہے
قرآں کا حرف حرف ہی شایانِ نعت ہے
ہر ذرۂ حیات ہے ''لولاک'' سے رواں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
الفاظ چن تُو لوح سے سدرہ سے لے خیال
پر جلتے ہیں جہاں وہاں سامانِ نعت ہے
ناصرؔ! تو نعت لکھ ندا آئے گی حشر میں
جانے دو بے حساب یہ حسّانِ نعت ہے

عبدالرحمان ناصرؔ، خانیوال، پاکستان

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ظاہر کلامِ رب سے

ظاہر کلامِ رب سے جو فرمانِ نعت ہے
تا حشر وا یونہی در امکانِ نعت ہے
شان رسولؐ پاک میں قرآں کا حرف حرف
لولوئے نعت ہے کوئی مرجانِ نعت ہے
ہر آن ہو جو پیش نظر اسوۂ رسولؐ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مرقد میں میرے آ کے فرشتے خموش تھے
دیکھا جو میرے ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
عشق نبیؐ ہی پیش خدا سرخ رو کرے
عشق نبیؐ جو تارِ رگِ جانِ نعت ہے
دل میں مرے جو روشنی یادِ نبیؐ کی ہے
اللہ کا کرم ہے یہ احسانِ نعت ہے
عزمِ سفر ہے جانبِ طیبہ مرا، کہ واں
موجود گام گام پہ سامانِ نعت ہے

عبدالرحیم ارحمؔ، حیدرآباد، پاکستان

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

رب کی عطائے خاص

رب کی عطائے خاص ہے احسانِ نعت ہے
سو بار شکر مجھ کو بھی عرفانِ نعت ہے
آقا عطا ہوں لفظ جو سب سے ہوں منفرد
اک عرصہِ دراز سے ارمانِ نعت ہے
عشق و شعور و فہم و خرد ہو تو بالیقیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
نظم و غزل کا شوق نہ شہرت کی آرزو
مقصد مری حیات کا دیوانِ نعت ہے
یہ نام، یہ مقام، یہ عزت، یہ آبرو
جو کچھ بھی میرے پاس ہے فیضانِ نعت ہے
واجدؔ نے عہد جب سے کیا انؐ کی نعت کا
دل کی زمیں پہ تب سے ہی بارانِ نعت ہے

عبدالغفار واجدؔ، اٹک، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

پھیلی ہوئی ہے چار سو

پھیلی ہوئی ہے چار سو خوشبوئے جاں فزا
ارضِ ہنر پہ کھل پڑا بستانِ نعت ہے
ہے میرے پاس جو زرِ عشقِ رسولؐ پاک
اک فیض بار قطرۂ بارانِ نعت ہے
تسکینِ قلب و جان ہے یاد شہ رسلؐ
ذکرِ حبیبؐ آنِ سخن، جانِ نعت ہے
تائیدِ جبرائیلؑ بھی مل جائے گی اسے
کب سے دیارِ قلب میں ارمانِ نعت ہے
اخلاص کی مہک ہو، مؤدت کی چاندنی
لاؤ وہ حرف و صوت جو شایانِ نعت ہے
رزقِ سخن ہے نکہتِ طیبہ سے مشک بُو
توفیقِ شعر گوئی بھی احسانِ نعت ہے
تائبؔ! یہ فخرِ اوج سعادت سے کم نہیں
دستِ سخن شناس میں دامانِ نعت ہے

عبدالغنی تائبؔ، حافظ آباد، پاکستان

صدشکر مجھ پہ رب کا

صد شکر، مجھ پہ رب کا یہ احسانِ نعت ہے
صد شکر، میرے پاس قلم دانِ نعت ہے
دل میں بسی ہے الفتِ سرکارؐ ہر جہاں
قلب و جگر پہ دیکھیے بارانِ نعت ہے
سرکارؐ! یہ یقین ہے صدقے میں آپؐ کے
محفوظ میرے قلب میں ارمانِ نعت ہے
جرم و خطا کا بوجھ مرے سر پہ ہے مگر
راہِ نجات کے لیے سامانِ نعت ہے
اعلیٰ ہے کتنی دیکھیے شانِ رسولِؐ پاک
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہمدمؔ! درودِ پاک پڑھو جھوم جھوم کر
شایانِ نعت ہے یہی شایانِ نعت ہے

عبدالقادر ہمدمؔ قادری، گونڈہ، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

شکرِ خدا کہ روح

شکرِ خدا کہ روح پریشانِ نعت ہے
سرکارؐ! لطفِ خاص کہ ارمانِ نعت ہے
سرکارؐ! مجھ گنوار کی لاج آپؐ کے سپرد
کچھ زادِ آخرت ہے نہ سامانِ نعت ہے
سرکارؐ! آپؐ ہی کی عطا نعت اگائے گی
کشتِ سخن میں آپؐ سے امکانِ نعت ہے
سرکارؐ! لطف آپؐ کا شامل رہے تو پھر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر ایک پھول رنگت و نکہت کا شاہ کار
قرآن بھی تو ایک گلستانِ نعت ہے
فیضان انؐ کی شانِ کریمی کا واہ واہ
لب ہائے خوش نصیب پہ گردانِ نعت ہے
ہمراہ انؐ کا عشق اگر ہے تو ٹھیک ہے
خطرے ہیں بے شمار کہ میدانِ نعت ہے!!
مجھ میں کوئی کمال نہیں ہے اے آبروؔ!
اک بے ہنر پہ بارشِ فیضانِ نعت ہے

عبداللہ خان آبروؔ علیمی، بلرام پور، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

خوش قسمتی سے مل گیا

خوش قسمتی سے مل گیا وجدانِ نعت ہے
اب میں ہوں اور سَیرِ خیابانِ نعت ہے
دل میں وفورِ عشقِ رسولِؐ کریم ہو
دشتِ سخن میں بس یہی سامانِ نعت ہے
اسمِ گرامی آپؐ کا مشتق ہے حمد سے
یعنی کہ نامِ پاک ہی عنوانِ نعت ہے
ہے نعت اپنی ذات میں یہ مصرعِ کمال
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خوش دست و خوش قلم ہے وہ خوش فکر و خوش کلام
جو بھی جہاں پہ صاحبِ دیوانِ نعت ہے
ہو جاؤں وقفِ مدح تشکّر میں اے عبیدؔ!
قدرت نے مجھ کو بخشا قلم دانِ نعت ہے

عبید بخاری، لودھراں، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر فکر ہر خیال میں

ہر فکر ہر خیال میں امکانِ نعت ہے
مدحِ رسولِؐ پاک ہی عنوانِ نعت ہے
میں نعت اُنؐ کے عشق میں لکھتا ہوں اور بس
دعویٰ مرا نہیں ہے کہ عرفانِ نعت ہے
مجھ ایسے کم سخن کو بھی عزت ملی ہے جو
رب کی عطا کے بعد یہ احسانِ نعت ہے
اک ایک حرف چومیے لکھنے سے پیشتر
صد احترام کیجیے میدانِ نعت ہے
تعریف رب خود آپؐ کی کرتا ہے اس لیے
ہستی مرے حضورؐ کی شایانِ نعت ہے
انسان و جن، ملائکہ مدحت سرا ہیں سب
اس کائناتِ نعت میں بارانِ نعت ہے
اردو کے بھاگ جاگ گئے آپؐ کے طفیل
ہر لفظ خوش ہے یوں کہ وہ مہمانِ نعت ہے
جب تک ہے سانس آپؐ کی کرتا رہوں گا مدح
میرا یہ اپنے آپ سے پیمانِ نعت ہے
اشعار اُنؐ کی شان میں کہتے ہوئے صفیؔ!
لب پر درودِ پاک ہی دورانِ نعت ہے

عتیق الرحمان صفیؔ، گجرات، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

عثمانؔ زیرِ سایہ

عثمانؔ زیرِ سایۂ دامانِ نعت ہے
یعنی دلِ سیاہ میں امکانِ نعت ہے
ایسا سکون نظم و غزل میں کہیں نہیں
جیسا سکون اب مجھے دورانِ نعت ہے
محدود کب ہے مدحِ نبیؐ شاعری تلک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہم سے زمانے بھر کی خزائیں ہیں دُور دُور
ہم پر سدا سے رحمتِ بارانِ نعت ہے
تب سے ہوئی ہے ختم ہماری فسردگی
آباد جب سے محفلِ یارانِ نعت ہے
امشب دھلیں گے داغ دلِ بے قرار کے
امشب ہمارے دل میں جو ارمانِ نعت ہے
آباء ترے بھی مدح سرا عمر بھر رہے
عثمانؔ! تُو بھی ابنِ غلامانِ نعت ہے

عثمانؔ محمود، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مدحِ نبیؐ جو کرتا ہوں

مدحِ نبیؐ جو کرتا ہوں، فیضانِ نعت ہے
مجھ بے ہنر پہ کیسا یہ احسانِ نعت ہے
کہتے ہیں لوگ مجھ کو ثناخوانِ مصطفیؐ
ہاتھوں میں میرے خیر سے دامانِ نعت ہے
اس میں سمائی رہتی ہیں نعتیں حضورؐ کی
دل میرا صرف دل نہیں، جُزدانِ نعت ہے
رفعت ہے انؐ کے ذکر کی عالم میں چار سو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
میں بھی کھڑا ہوں روضۂ اقدس کے سامنے
وردِ زباں درود ہے، بارانِ نعت ہے
میرے سخن نواز کی ذرّہ نوازیاں
مرقوم ذہن و دل میں بھی برہانِ نعت ہے
الحمد ابتدا ہے تو والناس انتہا
قرآن سارا دیکھیے سامانِ نعت ہے
شکرِ خدا کہ زآرؔ کو نعمت ہے یہ ملی
حاصل مرے قلم کو بھی عنوانِ نعت ہے

عدنان حسن زآرؔ، گوجرنوالہ، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آنکھوں میں اشک

آنکھوں میں اشک، سینے میں ارمانِ نعت ہے
مجھ بے نوا کے پاس یہ سامانِ نعت ہے
ہر راہ ہے مدینے کی جانب رواں دواں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
عمران نے لکھی تھی جو خیر الوریٰؐ کی نعت
وہ مرتبے میں سورۂ رحمٰنِ نعت ہے
نوحہ ہو مرثیہ ہو مناقب ہوں یا سلام
حمدِ خدا کا فیض ہے، فیضانِ نعت ہے
اعمال کی ترازو ہے لوگوں کے واسطے
اور شاعروں کے باب میں میزانِ نعت ہے
اس وقت ہے جدا مری سانسوں کا مرتبہ
تسبیح یہ وجود کی دورانِ نعت ہے
بادل برس رہے ہیں محمدؐ کے شہر پر
بارش نہیں جناب یہ بارانِ نعت ہے
طیبہ میں نینوا کا مسافر ہے خیمہ زن
اک شعر جو سلام کا مہمانِ نعت ہے
اس وقت میری صدق بیانی پہ شک نہ کر
اس وقت میرے ہاتھ میں قرآنِ نعت ہے

عدنان محسنؔ، لاہور، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لب پرسخن ہے

لب پر سخن ہے اور بعنوانِ نعت ہے
مائل کرم پہ سرورؐ و سلطانِ نعت ہے
جز مدحتِ نبیؐ، نہ لکھے گا کوئی سخن
میرے قلم کا مجھ سے یہ پیمانِ نعت ہے
قرطاس اور قلم کا شرف مدحتِ رسولؐ
فکرِ سخن کو، نطق کو ارمانِ نعت ہے
کامل ہدایت آپؐ کا اسوہ ہے اس قدر
''ہر گوشۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
انؐ کی عطا، سلام و مناقب کے سلسلے
خالق کی حمد بھی ہے یہ، کیا شانِ نعت ہے
ہاں عرشؔ کو ہے اپنی خطاؤں کا اعتراف
لیکن یہ ہے کہ پیروئے حسّانؓ نعت ہے

عرشؔ ہاشمی، راولپنڈی، پاکستان

جواہر① ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

انؐ کا کرم ہے

انؐ کا کرم ہے مجھ کو جو عرفانِ نعت ہے
میرا تو لفظ لفظ غلامانِ نعت ہے
آنکھیں ہیں یا کہ گنبدِ خضریٰ کا عکس ہیں
دل ہے کہ میرے سینے میں گلدانِ نعت ہے
بس شرط یہ کہ حبِ نبیؐ دل کے پاس ہو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کرب و بلا سے آتی ہے صلِّ علیٰ کی گونج
صحرا میں جو کٹا تھا گلستانِ نعت ہے
سوچیں تو آپؐ کے لیے کن کی صدا لگی
دیکھیں تو ساری دنیا ہی ایوانِ نعت ہے
انؐ کے طفیل سے کٹا پہچان کا سفر
عرفانِ ذات اصل میں عرفانِ نعت ہے

عرفانؔ صادق، لاہور، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اے دل تجھے نصیب

اے دل! تجھے نصیب جو بارانِ نعت ہے
تجھ پر ہوا یہ خاص ہی فیضانِ نعت ہے
تجھؐ کو خدا رکھے، ہمیں رکھے ترا اسیر
ہم رندوں کی دعا یہ خمستانِ نعت ہے
گلہائے وصفِ شہؐ سے مزین ہے میرا دل
میں سوچتا ہوں دل ہے کہ گلدانِ نعت ہے
صبر و قرار پنہاں ہے وصفِ حضورؐ میں
تسکینِ روح و دل تہِ دامانِ نعت ہے
لفظوں کی کائنات بھی چھوٹی پڑے جہاں
وہ نعت کی زمیں ہے وہ میدانِ نعت ہے
مدحِ نبیؐ کے فیض سے صد شکر دل مرا
فارس ہے، روم، شام ہے، ایرانِ نعت ہے
حسنینؓ، فاطمہؓ، علیؓ، عثماںؓ، عمرؓ، عتیقؓ
ہر ایک شاخِ نخلِ گلستانِ نعت ہے
اشعارِ نعت ہوتے ہیں افطار و سحری میں
ہم روزہ داروں کے لیے رمضانِ نعت ہے
مولیٰ شعورِ نعت دے مجھ کو کہ کہہ سکوں
عرفانؔ! تو بھی صاحبِ عرفانِ نعت ہے

عرفانؔ نعمانی، راجھستان، بھارت

بتلاؤں تجھ کو کیا

بتلاؤں تجھ کو کیا حدِ عرفانِ نعت ہے
میرا خدا بھی قاریٔ قرآنِ نعت ہے
میرے گنہ اِدھر، اُدھر اللہ کا کرم
اور درمیاں میں عرصۂ امکانِ نعت ہے
آوارگی نہیں یہاں ہجرت کا ظرف لا
دشتِ غزل نہیں ہے یہ میدانِ نعت ہے
کاغذ پہ جو لکھا ہے اسے نعت مت سمجھ
پلکوں پہ جو نمی ہے وہی جانِ نعت ہے
موقوف جسم و جاں ہے کہاں مدحِ مصطفےٰؐ
نیزے پہ جو بلند ہے قرآنِ نعت ہے
کچھ اس لیے بھی تجھ سے تعلق نہیں رہا
اے جہلِ نفسِ جاں! مجھے عرفانِ نعت ہے
دینِ سخن میں ایک ہی مسلک رہا مرا
جو شعر بھی کہا ہے مسلمانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ سے لکھی گئیں ہیں نبوّتیں
پیغمبری دراصل قلمدانِ نعت ہے
موزوں وہؐ کر رہے ہیں مرا مصرعۂ نجات
اب تو مرا نصیب بھی دیوانِ نعت ہے
جس میں خدا نے رکھے ہیں خود آیتوں کے پھول
ایسا بھی ایک دہر میں گلدانِ نعت ہے

عرفیؔ ہاشمی، آسٹریلیا

جواہر [1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

عشقِ رسولؐ پاک

عشقِ رسولِؐ پاک ہی عنوانِ نعت ہے
ایمان ہے یہی، یہی وجدانِ نعت ہے
آقاؐ! مجھے بھی حرفِ عقیدت عطا کریں
آقاؐ! مجھے بھی حسرت و ارمانِ نعت ہے
محبوبِ کائنات کی نعتوں کی گونج ہے
میدانِ حشر ہے کہ یہ ایوانِ نعت ہے
لے آئے تم ورق بھی، قلم بھی، دوات بھی
لیکن بتاؤ کیا یہی سامانِ نعت ہے
اپنا ہر اک مہینہ ہے اُنؐ کی ثنا کے نام
شعبانِ نعت ہے کوئی رمضانِ نعت ہے
محدود کیجیے نہ زبان و بیان تک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تھا آشنائے طرزِ تکلّم عروسؔ کب!
حاصل ہے جو کمال بہ فیضانِ نعت ہے

عروسؔ فاروقی، گجرات، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مصرع سنا ہے جب سے

مصرع سنا ہے جب سے، تو ارمانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
نم آنکھ، ہاتھ کانپتے، تو سر نِگوں مِرا
اور قلبِ بے قرار، یہ سامانِ نعت ہے
ہیں چند لفظ مدحتِ سرکارؐ میں گُندھے
عاصی کے پاس کب کوئی دیوانِ نعت ہے
اس زندگی میں جو بھی میسر ہوا مجھے
سرکارؐ کا کرم ہے سبھی دانِ نعت ہے
مجھ سے اگر سنو تو سنو بس درودِ پاک
ہمراہ قبر میں مرے سامانِ نعت ہے

عطاء المصطفیٰ، سانگھڑ، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جب مقصدِ حیات

جب مقصدِ حیات ہی پیمانِ نعت ہے
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
وہ گام زن رہے گا رہِ مستقیم پر
ہاتھوں میں جس کے گوشۂِ دامانِ نعت ہے
صورت ہے ان کی آئنۂ حسنِ کردگار
اور سیرتِ مطہرہ قرآنِ نعت ہے
ذکرِ حبیبؐ ذکرِ محب سے الگ نہیں
اللہ کی طرف سے ہی فرمانِ نعت ہے
جو شان بھی میں لکھّوں وہ اس بے مثال کے
شایانِ شاں نہیں ہے، یہی شانِ نعت ہے
گھبراتے کیوں ہو؟ دیکھو تو میزان کی طرف
راہیؔ! تمہارے پلڑے میں دیوانِ نعت ہے

عظیم راہیؔ، کراچی، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے"

روشن ازل سے

روشن ازل سے شمعِ شبستانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
میری رگوں میں بھی ابو طالب کا ہے لہو
میری ہر ایک سانس پہ فیضانِ نعت ہے
جبریلؑ ہوں کہ ہم سے فقیرانِ بے نوا
سایہ فگن ہر ایک پہ دامانِ نعت ہے
اے کاش! اس فقیر کو بھی ہو کبھی عطا
اک حرف جس کو سب کہیں ''شایانِ نعت ہے''
جو کربلا میں خون سے لکھا حسین نے
ہر دل میں جاگزیں وہی دیوانِ نعت ہے
منکر نکیر لوٹ گئے، کتبہ دیکھ کر
لکھا تھا ''یہ گدائے خیابانِ نعت ہے''
عرفانِ نعت جس کو بھی حاصل ہوا، عقیلؔ!
عمرانِ نعت ہے وہی حسّانِ نعت ہے

عقیلؔ عباس جعفری، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

میلانِ حمد اصل میں

میلانِ حمد اصل میں میلانِ نعت ہے
باطل کی جانچ کے لیے میزانِ نعت ہے
آقاؐ نے کہہ دیا کہ ستارے ہیں پنجتن
یعنی کہ ان کا نام ہی عُنوانِ نعت ہے
اشعار بن رہے ہیں طلسمِ مہ و نجوم
کیسا سجا سجایا شبستانِ نعت ہے
لفظوں سے آشنا ہو پہ مدحت سرا نہ ہو!
یہ بھی مری نگاہ میں کفرانِ نعت ہے
محنت کشِ خیال کا رتبہ ہے بالا تر
میرا قلم اسی لیے دہقانِ نعت ہے
تزئینِ دشتِ لفظ کو پاکیزگی ہے شرط
عالم اسے کہیں جسے عرفانِ نعت ہے
دھڑکن کے داؤ پیچ میں پنہاں ہے رمزِ عشق
دل کا توازن اب سرِ اوزانِ نعت ہے
ایسی نوازشات میسر کسے عقیلؔ!
دشتِ عرب کی گرد بھی لوبانِ نعت ہے

عقیلؔ ملک، راولپنڈی، پاکستان

ایماں کی ہے نوید

ایماں کی ہے نوید کہ احسانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
لا ریب ہے درود و سلاموں کا سلسلہ
مدح و ثنا کے واسطے سامانِ نعت ہے
توصیفِ شاہؐ کیسی بھلا کس کی ہے مجال
حق کا کلام دیکھیے شایانِ نعت ہے
وجہِ نجات ہے بخدا اسوۂ رسولؐ
وہ پیروی کرے جسے ارمانِ نعت ہے
فردِ عمل نہ دیکھ خدایا بروزِ حشر
میرا وسیلہ بس مرا دیوانِ نعت ہے
اتنا ہی جانتا ہے ترا ہاشمی عقیلؔ!
لکھا قلم نے لوح پہ اعلانِ نعت ہے

عقیلؔ ہاشمی، حیدرآباد، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

صدقہ نبیؐ کا مل گیا

صدقہ نبیؐ کا مل گیا فیضانِ نعت ہے
مشکل تو ہے مگر مجھے ارمانِ نعت ہے
فضلِ خدائے پاک سے یہ دیکھ لیجیے
میری زباں پہ ہر گھڑی گردانِ نعت ہے
ہوں حضرتِ بلال یا سلمان فارسی
سب کی زباں پہ نغمۂ ذیشانِ نعت ہے
کیا لطف ہو، کہیں جو نکیرین قبر میں
تیرا نجات نامہ یہ دیوانِ نعت ہے
شامل، نظامیؔ! نصرتِ سرکارؐ ہو اگر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

علی احمد نظامیؔ، سدھارتھ نگر، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

جواہر ① ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

مجھ پر ایازؔ اس طرح

مجھ پر ایازؔ اس طرح احسانِ نعت ہے
میری تو ساری زندگی عنوانِ نعت ہے
چاروں طرف سے آئی ہے خوشبو کمال کی
میرا خیال ہے کوئی امکانِ نعت ہے
اللہ کا کرم ہے، نگاہِ کرم میں ہوں
ترتیب دے رہا جو میں، دیوانِ نعت ہے
نور و تجلّیات کی بارش ہے ہو رہی
مجھ پر کرم خدا کا یہ دورانِ نعت ہے
کہہ دیجیے حضورؐ کہ تجھ کو امان ہے
سمجھوں گا میں، ایازؔ! یہ فیضانِ نعت ہے

علی ایازؔ، کبیر والہ، پاکستان

میرے خیال میں

میرے خیال میں یہی فیضانِ نعت ہے
عشاق کو ملا جو یہ دیوانِ نعت ہے
کیوں آج تک احاطہ نہیں ان سے ہو سکا
حیراں ہیں عقل والے بھی کیا شانِ نعت ہے
یعنی درود اور سلام انؐ کی ذات پر
بخشش کے واسطے ملا سامانِ نعت ہے
وہ ذات کار ساز ہے کوشش تو کیجیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حارثؔ، گناہ گار، خطا کار ہے مگر
صد شکر اس خدا کا، غلامانِ نعت ہے

علی حارثؔ، کراچی، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

قرآن ایک طرح سے

قرآن ایک طرح سے دیوانِ نعت ہے
میرا تو کوئی لفظ نہ شایانِ نعت ہے
صبحِ طلوع نے مجھے آ کر یہی کہا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اب ڈر نہیں ہے کوئی بھی محشر کے روز کا
محشر کو بھی شفاعتِ سامانِ نعت ہے
ہر لفظ کی زباں پہ ہے سرکارؐ التجا
ہر لفظ کو فقط یہی ارمانِ نعت ہے
پڑھتا ہوں ہر گھڑی میں درود و سلام ہی
شاہدؔ! مرے اثاثے میں اب دانِ نعت ہے

علی شاہدؔ، کبیروالا، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قُرآن پڑھ کے دیکھ

قُرآن پڑھ کے دیکھ، دبستانِ نعت ہے
خوشبوئے حرف و لفظ میں اعلانِ نعت ہے
مضمونِ ہست و بود ہے کُن کی گرفت میں
مضمونِ کُن فکان، وہ عنوانِ نعت ہے
دھڑکن، نفس، نگاہ، سماعت کہ صوتیات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تمہیدِ حرف و لوح و قلم صنفِ لا مکان
تجسیمِ کائنات بھی جزدانِ نعت ہے
امید روزِ حشر ہو بخشش کی اور کیا
زنبیل خاکسار میں سامانِ نعت ہے
ادراک میں سمائے کہاں حسنِ لا مثال
حیرت جو منکشف ہے یہ وجدانِ نعت ہے
شیدآ! جو مدحِ خوانِ محمدؐ لقب ملا
انعامِ لا یزال ہے احسانِ نعت ہے

علی شیدآ، بھارت

جواہر[1] ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

میرا ہی گھر نہیں

میرا ہی گھر نہیں جو سخندانِ نعت ہے
اقلیم ہست و بود ہی دیوانِ نعت ہے
پھیلی ہوئی ہیں چار سو آیاتِ نقشِ پا
خاکِ عرب بھی سورتِ قرآنِ نعت ہے
برگ و ثمر سی نعمتیں ملتی نہیں اسے
جس پیڑ کے خمیر میں فقدانِ نعت ہے
سنتے ہیں ہر کلام وہؐ جالی کی اوٹ سے
ہر شخص اس لحاظ سے حسّانِ نعت ہے
جاری ہیں ان کے نام پر آنکھوں کے زمزمے
اے دل! یہی تو اصل میں فیضانِ نعت ہے
رزقِ ثنائے سیدِ کونینؐ کی قسم---!
سب کے نصیب میں کہاں یہ خوانِ نعت ہے
اس واسطے بھی رشکِ ملائک ہوں حشر میں
مجھ ناتواں کے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
لوح و قلم سے اٹھتے حجابات کہہ اٹھے
جب تک خدا کی ذات ہے امکانِ نعت ہے
مجھ پر میرے خدا کی عنایت تو دیکھیے
اب میرے ہاتھ میں بھی قلم دانِ نعت ہے

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

لے کر کھڑا ہوں روضۂ اقدس کے سامنے
وہ چشمِ اشک بار جو عنوانِ نعت ہے
رب سے ہر ایک روح کا پیمانِ حمد ہے
رب کا مرے رسولؐ سے پیمانِ نعت ہے
اب تک گمانِ خلق میں آیا نہ آئے گا
وہ لفظ وہ خیال جو شایانِ نعت ہے
اے ناعتِ جدید! مجھے بھی نواز دے
وہ حسنِ حرف و صوت جو شایانِ نعت ہے
سینے میں ایک باغ ہے مدحت سرائی ہے
دل کا خیال ہے کہ وہ سلمانِ نعت ہے

علی صابر رضوی، اوکاڑہ

مجھ بےنوا پہ

مجھ بے نوا پہ نعت بھی احسانِ نعت ہے
ورنہ خدا کی ذات ہی شایانِ نعت ہے
گر عشقِ بُوترابؓ ہی سامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کعبے کی سمت بھی میں مدینے سے آیا ہوں
لکھتا ہوں میں جو حمد یہ فیضانِ نعت ہے
مکہ سے کربلا اسے عمران لائے تھے
کربل سے پھر حُسین نگہبانِ نعت ہے

علی قائم نقوی، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

مجھ پر کرم ہوا ہے

مجھ پر کرم ہوا ہے تو فیضانِ نعت ہے
میرے جنون کو بھی تو عرفانِ نعت ہے
الفاظ باوضو ہیں، تخیّل مدینے میں
میرے قلم کی نوک میں وجدانِ نعت ہے
ہونٹوں پہ وردِ صلِّ علیٰ، دل سکون میں
اور چشمِ تر میں تیرتا سامانِ نعت ہے
کافر جو نعت کہتا ہے اس کو مرا سلام
دراصل دل بھی اس کا مسلمانِ نعت ہے
رک جائے ساری گردشِ دوراں سنے وہ نعت
وہ لمحہ جاوداں ہے جو دورانِ نعت ہے
ہر کہکشاں میں نورِ رسولؐ خدا ملا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تخلیقِ کائنات بوجہِ رسولؐ پاک
اور حکمِ کُن فکاں ہی تو اعلانِ نعت ہے
صلّوا علی الحبیب فرشتوں کی لوریاں
سدرہ کی انتہا پہ بھی وجدانِ نعت ہے

علیمؔ اطہر، لاہور، پاکستان

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اک عرصۂ دراز سے

اک عرصۂ دراز سے ارمانِ نعت ہے
لیکن کہاں وہ لفظ جو شایانِ نعت ہے
لکھنے لگوں تو دل پہ اترتے ہیں خود خیال
اللہ نوازتا مجھے دورانِ نعت ہے
انسان کی بساط ہے جتنا وہ کھوج لے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہم کو ملے گی نسبتِ حسّانؓ حشر میں
صد شکر، اپنا پیشوا سلطانِ نعت ہے
تم کو امر کروں گا مضامینِ نعت سے
میرا یہی حروف سے پیمانِ نعت ہے
تنہاؔ کبھی حضورؐ نے چھوڑا نہ رنج میں
میرا نہیں کمال یہ فیضانِ نعت ہے

عمران تنہاؔ، کامونکی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

دنیااگرچہ ساری

دنیا اگرچہ ساری ہی سامانِ نعت ہے
تشنہ حضورؐ پھر بھی دبستانِ نعت ہے
میرے قلم کی باندی بنی ہے سخنوری
صد شکر، یہ فقیر پہ احسانِ نعت ہے
ہر امرِ ربیّ میں ہے بلندی حضورؐ کی
لولاک کی صدا نہیں اعلانِ نعت ہے
قرآن الف سے سین تلک نور ہے مگر
رشد و ہدا کے ساتھ یہ دیوانِ نعت ہے
کاندھوں سے میرے کاندھے ملائے فرشتوں نے
دیکھا جو میرے ہاتھوں میں دامانِ نعت ہے
تصویر جس سے لطف و کرم کی میں بن گیا
عمرانؔ اور کچھ نہیں فیضانِ نعت ہے

عمرانؔ شریف، مدینہ منورہ، سعودی عرب
بشکریہ: محمد علی حارث

جب سے خیال و فکر پہ

جب سے خیال و فکر پہ بارانِ نعت ہے
کھلنے لگا سخن سے گلستانِ نعت ہے
کعبہ ثنا و حمد کا مرکز ہے اوّلین
اور مدح میں مدینہ خیابانِ نعت ہے
ڈھل کر نبیؐ کے اسوۂ کامل میں دیکھیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
شہرت نہیں کبھی بھی مرا مطمحِ نظر
مقصود نعت گوئی سے عرفانِ نعت ہے
رحمت کا سائبان مرے سر پہ تن گیا
کیسا یہ مجھ اثیم پہ احسانِ نعت ہے
اے کاش! جالیوں کے مقابل سناؤں نعت
حسرت ہے دل کی، میرا یہ ارمانِ نعت ہے
الفاظ آبِ گل سے کریں بار ہا وضو
پھر بھی کہاں وہ لفظ جو شایانِ نعت ہے
عسرت بھی مفلسی بھی جو مجھ سے ہے دور آج
کچھ اور تو نہیں ہے یہ فیضانِ نعت ہے
خواہش کروں کسی بھی قلم رَو کی کیوں؟ عمؔر!
ہاتھوں میں جب کہ میرے قلمدانِ نعت ہے

عمؔر فاروق ناعم، چکوال، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

''والنجم'' کے طفیل

''والنجم'' کے طفیل یہ سامانِ نعت ہے
ورنہ کلام کب مرا شایانِ نعت ہے
''واللیل'' کہہ کے زلف کی تعریف کی گئی
''والفجر'' میں بھی مطلعِ ذیشانِ نعت ہے
''کوثر'' سے ہے مراد کثیر ان کے پاس ہے
''قد جاء کم'' سے مقصدِ اعلانِ نعت ہے
''جاؤک'' سے دلیل ملی نعت کے لیے
یہ بھی تو ایک صورتِ اعلانِ نعت ہے
سارا کلامِ حق ہی تو ہے نعتِ مصطفیؐ
لیکن سمجھ سکے، جسے عرفانِ نعت ہے
تسکینِ دل درود کی برکت ہی سے ملے
اور اضطرابِ دل ہو تو سامانِ نعت ہے
دامن میں اور کوئی بھی نیکی نہ تھی مگر
جنت میں جا رہا ہوں، یہ فیضانِ نعت ہے
دوزخ کی آگ چھو نہ سکے گی انہیں، جہاں
عاصی چھپے ہوئے ہیں، وہ دامانِ نعت ہے

عمؔر فاروق وڑائچ، پاکپتن، پاکستان
بشکریہ: محبوب احمد، سرگودھا

آنکھوں سے جو برستا ہے

آنکھوں سے جو برستا ہے بارانِ نعت ہے
سرمایۂ حیات ہے یہ جانِ نعت ہے
پڑھنے کے باوجود اِسے ہر نماز میں
اک طبقہ ایسا ہے کہ جو انجانِ نعت ہے
محدود کب ہے دائرہ توصیف کا میاں
''ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''
تجھ سا بھی بے ہُنر لکھے اشعار جو عمرؔ!
یہ خوب جان لے کہ یہ احسانِ نعت ہے

عمرؔ نقشبندی، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہر وقت میرے قلب میں

ہر وقت میرے قلب میں ارمانِ نعت ہے
صد شکر، مجھ پہ یہ بڑا احسانِ نعت ہے
پڑھتا درود ان پہ فرشتوں سمیت رب
سارے جہان میں وہی سلطانِ نعت ہے
ہر پہلوئے حیات کو پرکھا ہے دھیان سے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر روز ایک رنگ نیا نعت کا بنے
ملتا مدینے سے مجھے سامانِ نعت ہے

عمیر لبریزؔ، فیصل آباد، پاکستان
بشکریہ: ریاض قادری، فیصل آباد

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بیٹھا، کہا حضورؐ سے

بیٹھا، کہا حضورؐ سے، ''ارمانِ نعت ہے''
پھر جو کہا ہے، دیکھ لیں، شایانِ نعت ہے
نعمت بھی کیا ہے ''نعت'' میں ضم ہو گئی ہے ''میم''
شکرانِ نعمت اصل میں شکرانِ نعت ہے
لفظوں کے لعل حرفوں کے ہیرے لگیں گے ہاتھ
جو کچھ ملے اٹھایئے، یہ کانِ نعت ہے
ایسی کوئی زبان نہیں جو کرے بیان
حالت جو میرے قلب کی دورانِ نعت ہے
اُنؐ سے حیات، اُنؐ سے ہر اک شعبۂ حیات
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
حجرے کی چھت پہ اتنے کبوتر یونہی نہیں
اس میں مکیں گروہِ محبانِ نعت ہے

عمیر نجمی، رحیم یار خان، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر شعبۂ حیات میں

ہر شعبۂ حیات میں اعلانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
صحنِ نبیؐ میں حرف قطاروں میں لگ گئے
دالانِ مصطفیٰؐ ہی تو دالانِ نعت ہے
آنسو ہیں، سسکیاں ہیں، ندامت ہے، عشق ہے
یہ ہی صریرِ خامہ ہے سامانِ نعت ہے
حالیؔ نہیں ہوں، حافظؔ و سعدیؔ نہیں ہوں میں
پھر بھی میں لکھ رہا ہوں یہ احسانِ نعت ہے
اک حرف لکھ کے پہروں یہی سوچتا رہا
کیا حرف جو لکھا ہے وہ شایانِ نعت ہے
ہر حرف کو برتنے لگا احترام سے
ہر حرف پر گماں ہے کہ مہمانِ نعت ہے
رطب اللساں ہے آج غضنفرؔ، حضورؐ کا
احسانِ نعت ہے یہی احسانِ نعت ہے

غضنفرؔ علی، کراچی، پاکستان

جواہر [1] ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

محفوظ حرف حرف جو

حاصل اگر اجازتِ سلطانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پروردگار! ڈال دے سینے میں بے حساب
عشقِ رسولِؐ پاک جو ایمانِ نعت ہے
کھلتے ہیں رنگ رنگ کے گل ہائے عشقِ شاہؐ
سینہ ہے میرا یا کوئی گل دانِ نعت ہے
پیہم نوازشاتِ رسولِؐ کریم، واہ
محسوس ہو رہا ہے کہ بارانِ نعت ہے
اس خاص کیفیت کا بیاں کس طرح کروں
طاری جو میری روح پہ دورانِ نعت ہے
مستی میں بھی نہ ہاتھ سے چھوٹے ادب کی ڈور
مدہوشی میں بھی ہوش اے مستانے! نعت ہے
حد درجہ احترام و لحاظ و ادب سحرؔ!
ہلکی سی چوک موت ہے دیوانے! نعت ہے

غلام جیلانی سحرؔ، بلرام پور، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

محبوبِ رب جو مرکزِ

محبوبِ رب جو مرکزِ فیضانِ نعت ہے
ایمان کی بھی جان وہی جانِ نعت ہے
سینے میں دفن میرے خزانہ ہے عشق کا
الفت نبیؐ کی بالیقیں جزدانِ نعت ہے
نعتِ رسولؐ پاؤ گے قرآں میں ہر جگہ
سچ ہے کلامِ پاک میں عرفانِ نعت ہے
تھوڑی توجہ کی تو معمہ یہ حل ہوا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بیشک ادب سے چومیں گے اس کو ملائکہ
قرطاسِ دل کہ جس کو بہم خوانِ نعت ہے
فارحؔ! ادب سے کہہ اسے سرمایۂ حیات
عزت سے جی رہا ہے یہ فیضانِ نعت ہے

غلام ربانی فارحؔ، مظفر پور، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کہتا ہے وہ یہی

کہتا ہے وہ یہی جسے پہچانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
منکر نکیر دیکھ کے مجھ کو کہیں گے یہ
اس شخص کے بھی ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
عزّت سے کھا رہا ہوں نوالہ جو صبح و شام
سچ کہہ رہا ہوں ہم پہ یہ احسانِ نعت ہے
میرا یقین کہتا ہے ہر آن ہر گھڑی
سرمایۂ نجات یہ گلدانِ نعت ہے
وہ جس کے دم قدم سے ہے قائم یہ کائنات
سرکارؐ کا کرم ہے وہ فیضانِ نعت ہے
عشقِ رسولؐ پاک کی لذت جو دے گیا
احمد ضیاؔ! وہ ہند کا حسّانؓ نعت ہے

غلام رسول احمد ضیاؔ، سیتامڑھی، بھارت

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کتنا عظیم مجھ پہ

کتنا عظیم مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
دل میں مرے بھی یا نبیؐ ارمانِ نعت ہے
خالق نے بھر دیا میرے سینے کو نعت سے
موتی نکل رہے ہیں، دہن کانِ نعت ہے
سارے فصیح رکھتے ہیں اس بات پر یقین
نطق و سخن کا سِلسلہ قُربانِ نعت ہے
رَگ رَگ میں عشقِ شاہِؐ مدینہ بسے اگر
''ہر شعبۂِ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''
واصلؔ! نہیں خبر کہ وزارت مِلے کسے
جُز جُز ہی آیتوں کا تو سلطانِ نعت ہے

غلام فرید واصلؔ، شیخوپورہ، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

احسان میرے رب کا ہے

احسان میرے رب کا ہے فیضانِ نعت ہے
میری زباں پہ ہر گھڑی گردانِ نعت ہے
نازل رسولِ پاکؐ پہ قرآں کیا گیا
جس کی ہر ایک آیہ میں سامانِ نعت ہے
آقاؐ مِرے خیال میں کچھ بھی نہیں ہے اور
سینے میں موجزن ہے جو ایمانِ نعت ہے
اپنوں کو جو عطا ہوا کیا دیکھنا اسے
غیروں پہ بھی تو دیکھیے بارانِ نعت ہے
جاری زباں پہ نعت نبیؐ کی ہے ہر گھڑی
کیا دل بھی اے طربؔ! ترا قربانِ نعت ہے

غلام مرتضیٰ طربؔ، بہار، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

طاری عروسِ قلب پہ

طاری عروسِ قلب پہ وجدانِ نعت ہے
خوشبوئے حرفِ راز بہ عُنوانِ نعت ہے
لفظوں کی عکس بندیاں ملحوظ ہوں، مگر
لازم پسِ خیال بھی عرفانِ نعت ہے
نقشِ جمالِ شوخیِ آیات کیا کہوں
ہر نوکِ حرف لشکرِ مژگانِ نعت ہے
تکوینِ کائنات کا ہر لحظۂ وجود
عنبر سرشت لولوئے بارانِ نعت ہے
نکہت فشانیِ گلِ رَیحان و نسترن
خوشبوئے حرفِ راز بہ عُنوانِ نعت ہے
دائمؔ! فروغِ نعت کی نیرنگیاں نہ پوچھ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

غلام مصطفی دائمؔ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آغاز تا اخیر

آغاز تا اخیر یہ ایوانِ نعت ہے
قرآن پاک اصل میں بنیانِ نعت ہے
شاید کھلے ہیں گیسوئے مشکیں حضورؐ کے
مہکی ہوئی جو یہ شبِ شعبانِ نعت ہے
بزمِ سخن میں نغمہ سراؤں کی بھیڑ ہے
اوجِ فلک پہ جذبۂ مردانِ نعت ہے
بادل برس رہے ہیں نشاط و سرور کے
ہر سمت اژدہامِ گدایانِ نعت ہے
چھلکی ہے چشمِ نازِ کرم سے شرابِ عشق
مخمور آج حلقۂ رندانِ نعت ہے
ہوں خوشہ چینِ سعدیؒ و جامیؒ، زہے نصیب!
حاصل مجھے بھی صدقۂ حسّانؓ نعت ہے
ماہ و نجوم، سدرہ و عرش و فلک، ملک
چن لیجیے کسی کو بھی، عنوانِ نعت ہے
باغِ بہشت دیکھتے ہی دل پکار اٹھا
یہ گلستان و گلبن و گلدانِ نعت ہے
سینہ ہر ایک حرف کا ساغر بدوش ہے
برپا شعورِ لفظ میں ہیجانِ نعت ہے

جواہر (1) "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اللہ رے وہ رونقِ شہرِ رسولؐ پاک
گو آب جوئے ہست میں مرجانِ نعت ہے
تنہائی کی خموشی ہو یا محفلوں کے شور
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
فاتحؔ! یونہی نہیں ہے چمن میں بہارِ نو
طاری گلوں پہ نشۂ الحانِ نعت ہے

فاتحؔ چشتی، مظفر پور، بھارت
بشکریہ: حافظ محبوب احمد، سرگودھا

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یہ اعترافِ حسنِ

یہ اعترافِ حسنِ قلمدانِ نعت ہے
فنِّ تمام حاضرِ ایوانِ نعت ہے
عمرِ تمام نذر ہے اس کی تلاش میں
وہ حرفِ معتبر کہ جو شایانِ نعت ہے
صد شکر، میرے بحرِ تخیل میں جا بجا
لولوئے نعت ہے کہیں مرجانِ نعت ہے
کس جا نہیں ہیں لعل و گہر مدحِ شاہؐ کے
یہ ساری کائنات ہی اک کانِ نعت ہے
کشتِ سخن پہ فصلِ عقیدت کی ہے نمود
کیونکر نہ ہو، تسلسلِ بارانِ نعت ہے
قرآں بہ نطق سوز بہ دل عجز بر جبیں
ہر اک نشانِ باج گزارانِ نعت ہے
یا رب ہر ایک حمد کی مالک ہے تیری ذات
تیرا حبیبؐ سید و سلطانِ نعت ہے
امشب وفورِ گریہ و زاری ہے مہرباں
آثار کہہ رہے ہیں کہ امکانِ نعت ہے
مضموں میں احتیاط، خط و حرف میں ادب
لہجہ بتا رہا ہے کہ عرفانِ نعت ہے
یہ منصبِ شہیر یہ مسند کمال کی
مجھ کو اگر ملی ہے تو فیضانِ نعت ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کیا جانے اختتام ہو کس کیفیت کے ساتھ
انوار کا نزول جو دورانِ نعت ہے
باہر نکل حروف و معانی کی قید سے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
در پیش اک طویل سفر ہے حیات کو
رختِ سفر میں جو ہے وہ سامانِ نعت ہے
ہوں جبرئیل پشت پہ تائید کے لیے
اک شاعرِ غریب کو ارمانِ نعت ہے
جنت کی نعمتوں کا مزہ لے رہا ہوں میں
پیشِ نگاہ جب سے مرے خوانِ نعت ہے
اس میں بیانِ حلّت و حرمت نہیں فقط
قرآن ایک جہت سے قرآنِ نعت ہے
زیر و زبر میں کوئی کمی بیشی ہو نہ پائے
اے صاحبِ حروف! یہ میزانِ نعت ہے
لائے کوئی کتابِ الٰہی کے سامنے
کیسا ہی پُر اثر کوئی دیوانِ نعت ہے
رکھا ہے اک حصارِ بقا و دوام میں
کتنا فنا صفت پہ یہ احسانِ نعت ہے
منسوب ان سے ہے جو رسولوں کا ہے رسولؐ
کیا کم یہ عظمت و شرف و شانِ نعت ہے
''والشّمس''، ''والضحیٰ'' کی تجلی ہے چا رسو
فاضلؔ! اسی کا نام شبستانِ نعت ہے

فاضلؔ میاں، میسور، بھارت

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یُوں بھی زبانِ حال سے

یُوں بھی زبانِ حال سے فرمانِ نعت ہے
ذیشانِ دو جہاں ہے جو ذیشانِ نعت ہے
ارضِ حجاز، ارضِ درود و سلام بھی
عرفاتِ نعت ہے، کہیں فارانِ نعت ہے
حیراں ہُوں بُو تُراب کے بابا کو پڑھ کے مَیں
دیوانِ شاعری ہے یا قرآنِ نعت ہے
پیشِ نظر ہو سُنّتِ سرکارؐ ہر جگہ
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کوئی سکھا رہا ہے ہمیں نعت کے ادب
یہ غارِ ثور ہے کہ دبستانِ نعت ہے
اصحاب کی ثنا سے بڑھے نعت کا وقار
آلِ نبیؐ کی مدح و صِفَت جانِ نعت ہے
رشکِ بخارا، رشکِ سمرقند سر زمین
یہ سر زمینِ چھچھ بھی گلستانِ نعت ہے
جب جب نسیم نعت چلے، دل مچل اُٹھے
جیسے یہ دل نہیں گُلِ ریحانِ نعت ہے
مجھ پر تری حدیث کے جوہر نہیں کُھلے
کس منہ سے میں کہوں مجھے عرفانِ نعت ہے

فائق تُرابی، اٹک، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سرسبز کس قدر

سر سبز کس قدر یہ دبستانِ نعت ہے
قاری جہانِ کن پئے قرآنِ نعت ہے
اک سمت حمد دوسری جانب علیؑ کی مدح
کتنا عدیل پہلوئے میزانِ نعت ہے
مجھ پر عطائے بابِ مدینۂِ علم ہے
حاصل مجھے جبھی تو یہ عرفانِ نعت ہے
مفہوم مِنیت کے ذرا دیکھیے، جناب!
نوحے کے ساتھ دائمی پیمانِ نعت ہے
چھ سات شعر نعتِ محمدؐ میں کہہ دیے
حیدرؔ! پہ کیا عظیم یہ احسانِ نعت ہے

فراز حیدرؔ کاظمی، مسقط، عمان
بشکریہ: حسنین اکبر، دبئی

قائم جو لامکاں پہ

قائم جو لا مکاں پہ ایوانِ نعت ہے
بے شک یہ شاہِؐ والا کے شایانِ نعت ہے
باقی مکانِ دنیا میں گھومو پھرو مگر
طیبہ ادب سے جاؤ، وہ کاشانِ نعت ہے
کہیے ثنا نبیؐ کی ذرا احتیاط سے
کیونکہ خدا کے ہاتھ میں میزانِ نعت ہے
نسبت ہے تیریؐ ذات سے لکھیں تریؐ ثنا
ورنہ مرا قلم کوئی شایانِ نعت ہے؟
جس کے سبب ہو فردِ عمل دائیں ہاتھ میں
بس ایک ایسا ہی مجھے ارمانِ نعت ہے
روحِ رواں ہیں آپؐ ہی اس کائنات کے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خاکیؔ! سبھی پہ چشمِ کرم ہے حضورؐ کی
لیکن فقط خواص پہ بارانِ نعت ہے

فراز عرفان خاکیؔ، دبئی، متحدہ عرب امارات

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

سرکارؐ کا کرم ہے

سرکارؐ کا کرم ہے جو بارانِ نعت ہے
مولا تری عطا سے ہی فیضانِ نعت ہے
ہر سمت تیرے نور کے جلوے نگاہ میں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ذکرِ حبیبؐ کرتے ہیں عشاق ہر گھڑی
ان کی زباں پہ ذکر بھی شایانِ نعت ہے
پتھر بدست لوگوں کے حق میں ترےؐ دعا
طائف کا سارا واقعہ خاصانِ نعت ہے
سجدہ طویل کر کے نواسے کے واسطے
سب کو دکھا دیا کہ یہ ریحانِ نعت ہے
یادِ رسولؐ پاک سے دل میں گداز ہے
آنکھوں سے اشک برسے ہیں، امکانِ نعت ہے
انعامِ خاص ہے مری ''انعام فاطمہ''
مالک کا یہ کرم بھی تو احسانِ نعت ہے
تجھ پہ کرم حبیبؐ کا، اے جانِ مرتضیٰ!
گھر میں تمہارے مہکا گلستانِ نعت ہے
مشکل گھڑی سے اس کو بچاتا ہے تیراؐ ذکر
فرخ رضاؔ کے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے

فرخ رضاؔ ترمذی، کبیروالا، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لگتا ہے طبعِ ناز کو

لگتا ہے طبعِ ناز کو میلانِ نعت ہے
میرا خیال طالبِ عرفانِ نعت ہے
ہر مکتبِ سخن میں اِسی کے ہیں تذکرے
معروف کس قدر یہ دبستانِ نعت ہے
ٹھہری ہوئی ہے اپنی جگہ رفعتِ فلک
صبح و مسا عروج پہ ایوانِ نعت ہے
اپنے تو اپنے غیر بھی کرتے ہیں احترام
مقبولِ خاص و عام ہے، کیا شانِ نعت ہے
ہے کون؟ جو نہ نعت کی کھاتا ہو نعمتیں
دونوں جہاں میں پھیلا ہوا خوانِ نعت ہے
ملتی رہی بلال کو لذّت وصال کی
شوقِ لقائے یار بہ عنوانِ نعت ہے
محبوبؐ کے فراق کا ہے درد اس قدر
ہر آہ میں اویس کی فیضانِ نعت ہے
تسلیم ہے اُنہیں کو یہ، زندہ ہے جن کا دل
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بزمیؔ کی کشتِ شعر و سخن لہلہا اٹھی
برسا کچھ ایسے ابرِ بہارانِ نعت ہے

فرقان بزمیؔ، پیلی بھیت، یو پی، بھارت
بشکریہ: غلام فرید واصل، شیخوپورہ

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جوروحِ کائنات ہے

جو روحِ کائنات ہے سلطانِ نعت ہے
دونوں جہاں کی جان ہے وہؐ جانِ نعت ہے
نم آنکھیں اور لب پہ درودوں کی ڈالیاں
مجھ ناتواں کا بس یہی سامانِ نعت ہے
سانسیں مہک رہی ہیں جو ذکرِ رسولؐ سے
خوشبو ہے چار سو یہ گلستانِ نعت ہے
کچھ اور تو نہیں مرے اعمال میں حضورؐ
سامانِ آخرت یہی دیوانِ نعت ہے

فریاب عظمی، راولپنڈی، پاکستان

آمد کا زور شور ہے

آمد کا زور شور ہے، بارانِ نعت ہے
خامہ تو آج وقفِ قلمدانِ نعت ہے
ہر عندلیبِ باغِ سخن نغمہ سنج ہے
ہر سمت جشنِ فصلِ بہارانِ نعت ہے
صاحب نظر ہو کوئی تو ہو اس پہ منکشف
''ہر گوشۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اصنافِ شعر میں ہے جدا رتبہ نعت کا
شاہِ غزل، گدائے گدایانِ نعت ہے
دنداں کا سِین ہے تو کہیں مِیمِ زلف ہے
قرآں نگاہِ شوق میں دیوانِ نعت ہے
حسّاں کو اور ہی قدِ شعری عطا ہوا
سلطانِ نعت، سروِ گلستانِ نعت ہے
''لولاک'' کا ظہور ہے ہر شے میں جلوہ گر
ہرچیز چشمِ شوق کو سامانِ نعت ہے
ہجراں کا زخمِ کاری ہے دل میں تو کیا ہوا
فانیؔ! ہمارے پاس تو درمانِ نعت ہے

فضل اللہ فانیؔ، صوابی، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہم شاعروں پہ کس قدر

ہم شاعروں پہ کس قدر احسانِ نعت ہے
طبع آزما جو آج پھر ایوانِ نعت ہے
ارفع سخن طراز بھی پہنچے نہ میم تک
اللہ کا کلام ہی شایانِ نعت ہے
پائے گا اِس سے دل مرا دوہری حلاوتیں
اک سلسلہ درود کا دورانِ نعت ہے
حدِ نگہ ہیں گلستاں اور گلستاں میں پھول
کتنا وسیع خیر سے میدانِ نعت ہے
مظہر ہیں تیرے نور کا عالم کی رونقیں
شمس و قمر کی روشنی عرفانِ نعت ہے
اُنؐ کے کرم کا دائرہ محدود تو نہیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
محشر میں جب سوال ہو، کچھ ہے تمہارے پاس؟
تب میں کہوں کہ ہاں مرا دیوانِ نعت ہے
لمحہ بہ لمحہ ہوتی ہے مدحت حضورؐ کی
آزرؔ! ہمارا حلقہ دبستانِ نعت ہے

فہیم رحمان آزرؔ، سمندری، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

آنسو، دلِ گداز

آنسو، دلِ گداز، یہ سامانِ نعت ہے
نظروں میں اُنؐ کا حسن ہی دورانِ نعت ہے
اللہ جانتا ہے حقیقت حضورؐ کی
کس کو نصیب دہر میں عرفانِ نعت ہے
حُبِّ رسولؐ لے کے پڑھے کوئی دوستو!
سارا کلامِ پاک ہی دیوانِ نعت ہے
سرمایۂ حیات ہے نعتِ رسولِؐ پاک
صد شکر، شوقِ حلقۂ یارانِ نعت ہے
اک کیف اک سُرور ہے اک بے خودی سی ہے
حالت بتا رہی ہے کہ امکانِ نعت ہے
اس کے لیے ہیں دونوں جہاں کی بھلائیاں
واللہ جان و دل سے جو قربانِ نعت ہے
دنیا میں ہر گھڑی رہی مدحت کی آرزو
زیرِ لوائے حمد بھی ارمانِ نعت ہے
فیصل حسنؔ! کرم ہے کرم ہے حضورؐ کا
تُو بھی جو ایک بُلبلِ بُستانِ نعت ہے

فیصل حسنؔ نقشبندی، کراچی، پاکستان

طرزِ بیان آ گیا

طرزِ بیان آ گیا، احسانِ نعت ہے
مجھ میں شعورِ مدح بہ فیضانِ نعت ہے
جب سے خیال ان کا تصور میں بس گیا
افکار کا نزول ہے! بارانِ نعت ہے
ہم عاشقوں کو خوف نہیں روزِ حشر کا
بخشش کے واسطے یہی سامانِ نعت ہے
مداح اس کے جیسا نہیں دوسرا کوئی
حسّانؓ جس کو کہتے ہیں سلطانِ نعت ہے
یہ ساری کائنات سما جائے گی میاں
اتنا وسیع حلقۂ دالانِ نعت ہے
خطرہ کوئی نہیں ہمیں خورشیدِ حشر کا
سر پر ہمارے سایۂ دامانِ نعت ہے
مدحت میں ان کی رب نے اتارا کلامِ پاک
فیصلؔ! بیان کیسے ہو کیا شانِ نعت ہے

فیصلؔ قادری گنوری، گنور، بھارت

سب سے وسیع تر

سب سے وسیع تر یہی میدانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مجھ کو بھی نعت کہنے کا دے دیجیے شرف
مدت سے میرے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے
اس کے عوض تو ملتی ہے قربت حضورؐ کی
کتنوں کو دید ہو گئی یہ شانِ نعت ہے
میرا بھرم جو ٹوٹنے دیتا نہیں خدا
اللہ کا کرم ہے یہ فیضانؔ نعت ہے

فیضانؔ قادری، ٹانڈا، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

میرے نبیؐ کی ذات

میرے نبیؐ کی ذات ہی عنوانِ نعت ہے
ذکرِ رسولؐ پاک تو دیوانِ نعت ہے
تعمیرِ قصرِ نعت میں لازم ہے فن مگر
عشق و نیاز و شوق بھی سامانِ نعت ہے
مجھ کو جزائے نعتِ نبیؐ ہے یہی بہت
میرے بھی ہاتھ میں جو قلمدانِ نعت ہے
اتنے حسیں ہیں آپ کے لمحاتِ زندگی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
قرآن تو، قمرؔ! ہے قصیدہ حضورؐ کا
اللہ کی یہ کتاب ہی شایانِ نعت ہے

قمرؔ خورشید خان، باغ، پاکستان

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

عرفانِ نعت ہے

عرفانِ نعت ہے نہ ہی وجدانِ نعت ہے
لیکن ازل سے حسرت و ارمانِ نعت ہے
حکمِ خدائے پاک ہے مدحت رسولؐ کی
''صلّو علیہِ'' اصل میں اعلانِ نعت ہے
طاعت نبیؐ کی طاعتِ ربِ عظیم ہے
الفت مرے کریم کی عنوانِ نعت ہے
ہر ذی قدر خیال کو پایا ہے نعت میں
کتنا وسیع دیکھیے دامانِ نعت ہے
سب پھول محوِ رقص ہیں، غنچے ہیں مشکبار
کیسا سدا بہار گلستانِ نعت ہے
ہر انتخابِ لفظ میں لازم ہے احتیاط
حدِ ادب جناب یہ میدانِ نعت ہے
تھوڑے سے غور و فکر سے یہ منکشف ہوا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خود خالقِ جہان ہے مداحِ اولیں
کتنی بلند و بانگ قمرؔ! شانِ نعت ہے

قمرؔ شہزاد آسی، کراچی، پاکستان

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

مجھ کمتریں کے ہاتھ

مجھ کمتریں کے ہاتھ قلم دانِ نعت ہے
احسانِ نعت سر بسر احسانِ نعت ہے
میں حجرۂ درود میں رہتا ہوں ہر گھڑی
میرا خیال آج کل، ایوانِ نعت ہے
جب آل ہے درود میں شامل، کہا گیا
پھر کربلا کا ذکر بھی عرفانِ نعت ہے
انؐ کے حضور اشکِ ندامت لیے ہوئے
فریاد و استغاثہ بھی امکانِ نعت ہے
ہیں کاف پیش نون کے آثار جس قدر
صاحب! بقدرِ ظرف یہ سامانِ نعت ہے
ہر نعت مجھ کو نافۂ مشکِ خُتن لگے
حد درجہ عنبریں جبھی دالانِ نعت ہے
یادِ رسولِ پاکؐ کو لوبان داں سمجھ
اس میں سلگتا نعت گو، لوبانِ نعت ہے
ہے ''کنتُ کنزِ مخفی'' کی تفسیر یہ قمرؔ!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

قمرؔ صدیقی، گوجرانوالہ، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر زاویے سے ایک

ہر زاویے سے ایک دبستانِ نعت ہے
وہ جس کی دسترس میں قلمدانِ نعت ہے
اُسوہ شہِؐ انام کا ، سیرت حضورؐ کی
دنیائے نعت میں یہی دیوانِ نعت ہے
روزِ ازل سے ذکرِ نبیؐ ہے زباں زباں
یعنی ہر ایک عہد بہارانِ نعت ہے
مقبول ہو جو بارگاہِ ذیؐ وقار میں!!
سچ پوچھیے تو نعت وہی جانِ نعت ہے
رحمت کا نُور جلوہ فگن ہے وہاں وہاں
روشن جہاں جہاں بھی شبستانِ نعت ہے
منصب جدا جو حضرتِ حسّانؓ کو ملا!
بے شک بہ فکرِ نعت یہ فیضانِ نعت ہے
کم کم ہے فکر اُنؐ کی، کسی اور صنف میں
وہ لوگ جن کے سامنے میدانِ نعت ہے
کچھ اور بات اُس کے تقدّس کی ہے، قمرؔ!
منسوب جو کتاب بہ عنوانِ نعت ہے

قمرؔ وارثی، کراچی، پاکستان

جواہر ① ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

کتنا وسیع تر ہے

کتنا وسیع تر ہے جو دامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بس شرط ہے ادا ہو مکمل خلوص سے
اک مصرع، ایک شعر بھی دیوانِ نعت ہے
جیسے کوئی پرندہ چہکتا اڑا پھرے
اک دل نواز تجربہ دورانِ نعت ہے
اس تن بدن پہ گنبدِ اخضر کی چھاؤں سے
مدحت رواں جو لب پہ ہے فیضانِ نعت ہے
لب پر درود آنکھ میں آنسو سجے ہوئے
اے میرے آقاؐ، پاس یہ سامانِ نعت ہے

قیوم طاہرؔ، راولپنڈی، پاکستان
بشکریہ: علیم اطہر

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دل میں اسی لیے

دل میں اسی لیے مرے ارمانِ نعت ہے
میں نے سنا ہے حشر میں میزانِ نعت ہے
عنوان ہی لکھا کہ قلم تھک گیا مرا
کتنا طویل جانے یہ میدانِ نعت ہے
اب خوف کچھ نہیں مجھے منکر نکیر کا
میری لحد میں ساتھ جو دیوانِ نعت ہے
لگتا ہے سجدہ ریز درِ مصطفیٰؐ پہ ہوں
احساس کیا حسین یہ دورانِ نعت ہے
اک منفرد سی نعت لکھوں گا میں اب کی بار
قرآں سے لفظ لوں گا جو شایانِ نعت ہے
کاشفؔ! مری نظر میں سخنور نہیں ہے وہ
جس کا قلم ابھی تلک انجانِ نعت ہے

کاشفؔ حیدر، بارٹلیٹ، امریکا

ذوقِ درود ہے

ذوقِ درود ہے کہیں رُجحانِ نعت ہے
صد شکر، میری نسل میں میلانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات میں درکار ہیں نبیؐ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
روشن کیا ہے جس نے مرا گھر مرا قلم
نورِ محمدیؐ ہے یہ تابانِ نعت ہے
آنکھوں میں تیرتے ہیں مدینے کے صبح و شام
محسوس ہو رہا ہے کہ امکانِ نعت ہے
تہذیبِ بے مہار کا سیرت کو شکریہ
بدلے ہوئے ہیں ہم تو یہ احسانِ نعت ہے
حسنِ عمل ہی لفظ کو دیتا ہے زندگی
معیار ہے یہی، یہی پہچانِ نعت ہے
سیرت کا حُسن سنّتِ آقاؐ کی روشنی
کتنا سجا ہوا مرا ایوانِ نعت ہے
اشکِ فراق، خوابِ تیقّن، سلامِ شوق
کاشفؔ! ہمارے پاس بھی سامانِ نعت ہے

کاشفؔ عرفان، راولپنڈی، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

چونکہ جہاں کی جان

چونکہ جہاں کی جان ہی جانانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر لحظہ ہو رہے ہیں دواوینِ نعت جمع
ہر ذرہ کائنات کا دیوانِ نعت ہے
مد و جزر سے ذکر کے دل زندہ ہو گیا
اعجاز ماہتاب غلامانِ نعت ہے
معراجِ مصطفیٰؐ نے سکھائی ہمیں یہ بات
عرش خدا بھی آپ کا ایوانِ نعت ہے
کر دیجیے گا شاہِؐ امم مجھ پہ اک نظر
بے تاب ہو چلا ہوں کہ ارمانِ نعت ہے

کامران ارشد، لاہور، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

غارِ حرا تو مرکز

غارِ حرا تو مرکزِ دیوانِ نعت ہے
ہر حرف جو عطا ہے وہ شایانِ نعت ہے
ممکن نہیں کہ اس کا احاطہ کرے کوئی
عشقِ رسولؐ پاک جو دورانِ نعت ہے
اے وجہِ ممکنات! فقط آپؐ کے طفیل
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اصناف اور بھی ہیں ادب میں تو معتبر
صد شکر، ہے شعور پہ بارانِ نعت ہے
اے کاش! مدح حضرتِ جامیؔ سی ہو عطا
کوثرؔ کے دل میں ایک ہی ارمانِ نعت ہے

کوثرؔ سعیدی، ملتان، پاکستان
بشکریہ: مرزا حفیظ اوجؔ، خانیوال

جواہر (1) ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

طیبہ میں کیا حکومت

طیبہ میں کیا حکومتِ شاہانِ نعت ہے
ہر سمت اک ہجومِ گدایانِ نعت ہے
حسّانؓ و کعبؓ و ابنِ رواحہؓ یہاں پہ ہیں
منبر کے پاس جوشِ کریمانِ نعت ہے
جنت کی اتنی بار بشارت اسے ملی
اپنا امامِ نعت تو حسّانؓ نعت ہے
رکتی نہیں ہے مدح کبھی آنحضورؐ کی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ان کی ہر ایک ایک دعا میں شریک ہے
دل شاملِ گروہ شریفانِ نعت ہے
کچھ حسرتیں ہیں آنسو ہیں دوری کے رنج و غم
اک عمر ہو گئی یہی سامانِ نعت ہے
بارش اتر رہی ہے ثنائے حبیب کی
اوجِ خیال کوہِ سلیمانِ نعت ہے
ہر رنگ کے ہیں پھول کھلے میرے شہر میں
یہ شہرِ نعت ہے کہ گلستانِ نعت ہے
ہوتا ہے سینہ چاک ثنائے حبیب سے
کوثرؔ! ہمارا چاک گریبانِ نعت ہے

کوثرؔ علی، فیصل آباد، پاکستان
بشکریہ: ریاض قادری، فیصل آباد

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

تسکینِ روح کے لیے

تسکینِ روح کے لیے سامانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خوشبو ہے ذہن میں مری سانسیں ہیں عطر بیز
گردِ مشام بوئے گلستانِ نعت ہے
زیور ٹٹولتی ہوں نہ زر ڈھونڈھتی ہوں میں
دل کو تو میرے ہر گھڑی ارمانِ نعت ہے
پڑھ کر تو دیکھیے ذرا نعتیں رسولؐ کی
کس طرح جاری آج بھی فیضانِ نعت ہے
سجتی ہیں میرے قلب میں نعتوں کی محفلیں
رابیلؔ! دل یہ دل نہیں ایوانِ نعت ہے

گل رابیلؔ، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اسمِ رسولؐ پاک

اسمِ رسولؐ پاک ہی عنوانِ نعت ہے
عنوانِ نعت ہی نہیں دیوانِ نعت ہے
اے اسپِ تیز شان رقم! دیکھ ہوشیار!
یہ عرصۂ غزل نہیں میدانِ نعت ہے
جائز نہیں ہے اعلیٰ و ادنیٰ کی اصطلاح
ہم لکھنے والوں پر یہی فیضانِ نعت ہے
دنیا کی دھوپ دل کو مرے چُھو نہ پائے گی
قالب پہ میرے سایۂ دامانِ نعت ہے
عصرِ رواں ہو یا کہ وہ عہدِ گزشتہ ہو
اس کا غلام ہوں کہ جو سلطانِ نعت ہے
نقاد تھام لے کہ کوئی نکتہ دانِ شعر
ہموار سب کے ہاتھ میں میزانِ نعت ہے
دراصل نعت خواں ہے مؤذّن کہیں جسے
یعنی اذان بھی کوئی اعلانِ نعت ہے

لیاقت علی عاصمؔ، کراچی، پاکستان

☆ لیاقت علی عاصمؔ دو سال قبل رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ کریم انہیں ان کی نعتوں کے صدقے جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

اپنا تو فخر زیست میں

اپنا تو فخر زیست میں دیوانِ نعت ہے
اپنی تو آن بان فقط شانِ نعت ہے
اہلِ سخن سنبھل کے، یہ عنوانِ نعت ہے
چلیے ٹھہر ٹھہر کے، یہ میدانِ نعت ہے
اس دن سے ہوگیا ہوں مقدر کا میں دھنی
جس دن سے میری فکر پہ بارانِ نعت ہے
منزل بھی ایسے شخص کی رہتی ہے منتظر
جس کو تلاشِ گوشۂ بستانِ نعت ہے
صلِّ علیٰ کی لوریاں ماؤں سے ہیں ملی
ہر بچہ بچہ اس لیے قربانِ نعت ہے
عزت، وقار و منزلت اس کا ہے پیرہن
جو شخص بھی یہاں پہ نگہبانِ نعت ہے
ایسے لگا میں اور ہی دنیا میں ہوں مکیں
یہ کیفیت بنی مری دورانِ نعت ہے
وقتِ نشور حکم ہو، اے کاش! اس طرح
اُس دل کو لاؤ جس میں کہ ارمانِ نعت ہے
عیبوں کو میرے ڈھانپ کے رکھتی ہے ہر گھڑی
صائمؔ کے سر پہ چادرِ احسانِ نعت ہے

مبشر صائمؔ علوی، حاصل پور، پاکستان

میں اور مرے حروف

میں اور مرے حروف کی قیمت نہیں حضورؐ
ربِّ جہاں ہی ربِّ دبستانِ نعت ہے

اِس راستے پہ عقل نہیں عشق چاہیے
اے دل! ذرا سنبھل کہ یہ میدانِ نعت ہے

مجاہد علی، لاہور، پاکستان

مدّت سے دل کو

مدّت سے دل کو یا نبیؐ ارمانِ نعت ہے
کیجے عطا وہ حرف جو شایانِ نعت ہے
ہر ایک ذرہ گویا ثنا خوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تعریف ہر زبان پہ میرے نبیؐ کی ہے
کیا خوب ہی یہ وسعتِ فیضانِ نعت ہے
اخترؔ! کہ کیا سجائیں گے ہم انؐ کی محفلیں؟
یہ ساری کائنات ہی ایوانِ نعت ہے

مجید اخترؔ رومانی، راولپنڈی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

پھر عالمِ حضوری ہے

پھر عالمِ حضوری ہے، امکانِ نعت ہے
تیّار پھر نزول کو قرآنِ نعت ہے
دھرتی ہو آسماں ہو کہ لاہوت و لامکاں
میری نگاہ میں سبھی سامانِ نعت ہے
ہر پھول کی مہک سے معنبر ہے کائنات
کیا پر بہار صحنِ گلستانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات میں سیرت ہے جلوہ گر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر حرفِ نعت صورتِ خاور ہے ضوفشاں
ایوانِ نور ہے کہ یہ دیوانِ نعت ہے
لوح و قلم بدست ہے ہر ایک نغز گو
جوبن پہ آج اپنے دبستانِ نعت ہے
آئے ہے حرف حرف سے صلِّ علیٰ کی گونج
پایا درِ حضورؐ سے فیضانِ نعت ہے
نعلینِ شاہؐ سے ہیں ہوئی تاج پوشیاں
گفتہ مرا بھی صاحبو! سلطانِ نعت ہے
ہر حرف ضوفشاں ہے شبِ ماہ کی طرح
اے لذّتِ فنا! یہ شبستانِ نعت ہے
فکر و نظر کے یہ بڑے مشکل ہیں مرحلے
یہ ہے حرائے نعت، یہ فارانِ نعت ہے

محبوب احمد (حافظ)، سرگودھا، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ان کے تو پاس

ان کے تو پاس سایۂ دامانِ نعت ہے
رحم و کرم بھی ورثۂ خاصانِ نعت ہے
پیران عشق احمدؐ و حامد کہیں جسے
اس مصطفیٰؐ کا نام ہی وجدانِ نعت ہے
احسن ہر اک لحاظ سے حضرتؐ کی ذات ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
روح القدس، ہوں خلد کی خوشبوئیں، رونقیں
کتنا عظیم تر ترا سامانِ نعت ہے
مجھ سے کہا گیا کہ ہوں صدقہ حضورؐ کا
بابا سے مجھ کو اس لیے پیمانِ نعت ہے
ہم پستیوں کے باسی، کہاں تک رسائی ہو
بس ایک عرش ہی ترے شایانِ نعت ہے
ہر ایک کھا رہا ہے جو صدقہ رسولؐ کا
ہر ایک اس لحاظ سے مہمانِ نعت ہے
ہیں نعمتیں کروڑوں پر ان میں عظیم تر
خالق کا ایک مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے

محبوب علی جوہرؔ، بھکر، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

سینے میں میرے

سینے میں میرے دل نہیں گُلدانِ نعت ہے
یا پھر جوارِ قلب، گلستانِ نعت ہے
امکان کا وجوب ہے ممکن جہاں جہاں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پوچھا کسی نے نامۂ اعمال میں ہے کیا؟
عاجز نے بس کہا میاں ، ارمانِ نعت ہے
نطق و بیان و صوت و صدا تک نہیں ہے نعت
یہ بزمِ کائنات بہ فیضانِ نعت ہے
یادِ نبیؐ میں آج ہے دل مضطرب بہت
حالت بتا رہی ہے کہ امکانِ نعت ہے
صلِّ علیٰ کا ورد ہے جائے نماز پر
اور کشتِ ذہن و فکر پہ بارانِ نعت ہے
نیزے پہ سر بلند ہے لب پر کلام حق
ایسا بھی کوئی اور سخندانِ نعت ہے؟
شافیؔ! خدا نے نعت میں کیا کیا سمو دیا
تکوینی ارتقا سبھی، دیوانِ نعت ہے

محسن رضا شافیؔ، خانیوال، پاکستان
بشکریہ: عباس عدیم قریشی، خانیوال

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

اُنؐ کے وقار وصبر

اُنؐ کے وقار و صبر کے ذکرِ جمیل سے
ملکوت کے جہاں میں خیابانِ نعت ہے
شجر و حجر بھی آپؐ کے مدحت گذار ہیں
عالم نواز گویا کہ فیضانِ نعت ہے
ایثار ہے سراپا ہی اسوہ رسولؐ کا
ہر اِک حوالہ جس کا چراغانِ نعت ہے
مرغوبؔ! اُنؐ کے اُسوہ میں ڈھلنے کی دیر ہے
''ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''

مرغوبؔ بانہالی، کشمیر
بشکریہ: جوہر قدوسی، کشمیر

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اس مضطرب وجود میں

اس مضطرب وجود میں بس جانِ نعت ہے
یہ فکر سانس دل سبھی سامانِ نعت ہے
آنکھوں میں خاکِ راہِ مدینہ کا نور ہے
پلکیں فلک کو چھوتی ہیں احسانِ نعت ہے
یوں مل گیا مدینے کی ٹھنڈی ہوا میں سانس
سینے کی سبز روشنی فیضانِ نعت ہے
خوابوں میں زائرینِ مدینہ ملے مجھے
تعبیر ہو گیا ہوں یہ ایمانِ نعت ہے
جبریلؑ ساتھ لے کے پیامِ خدا چلے
گذرا جہاں جہاں سے بھی قرآنِ نعت ہے
میرا وضو، نماز، تلاوت، قبول ہو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
نعلینِ مصطفیٰؐ کا ہے نقشِ حسیں ملا
خاورؔ! مجھے عطا ہوا وجدانِ نعت ہے

مرید عباس خاورؔ، میلسی، پاکستان
بشکریہ: یاسر عباس فراز، میلسی

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کونین میں بلند

کونین میں بلند قلمدانِ نعت ہے
ہر مدح و وصف زینت ایوانِ نعت ہے
کوثر دوات ہو، پرِ جبریل ہو قلم
پھر بھی نہ ہو تمام عجب شانِ نعت ہے
ہر ایک حرف، مدح، ہر اک لفظ ہے ثنا
قرآن کی زبان ہی شایانِ نعت ہے
سامانِ حشر مل گیا مجھ کو بہ فیض عشق
صد شکر! میرے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
عشق رسولؐ سے ہیں رضا کی بلندیاں
نعمانِ وقت پیروئے حسّانؓ نعت ہے
دنیا کے راستے ہوں کہ محشر کی منزلیں
''ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''
جاذبؔ! خزاں کی زد میں وہ گلشن نہ آئے گا
دن رات جس پہ سایۂ بارانِ نعت ہے

مزمل رضا جاذبؔ، مہاراشٹر، بھارت
بشکریہ: حافظ محبوب احمد، سرگودھا

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کِتنا بسیط دوستو

کِتنا بسیط دوستو عنوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
محشر میں اپنے نعت نگاروں میں گِنیے گا
آقاؐ مرے بھی ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
سرسبز کشتِ شعر ہے لطفِ کریم سے
میری بھی شعر گوئی پہ بارانِ نعت ہے
اپنے حضورؐ کی سدا مدحت لکھا کروں
دل میں مرے تو بس یہی، ارمانِ نعت ہے
یہ وہ چمن ہے جو کہ خزاں آشنا نہیں
مہکا ہوا ازل سے گلستانِ نعت ہے
دیکھو تو پڑھ کے غور سے قرآں کا حرف حرف
ہر ایک حرف مایۂ دیوانِ نعت ہے
واصف جو مصطفےٰؐ کا، مزملؔ! ہوا ہوں میں
میرا نہیں کمال یہ احسانِ نعت ہے

مزملؔ شاہ، اسلام آباد، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

حسنِ خیال سلسلہ

حسنِ خیال سلسلۂ جنبانِ نعت ہے
اک سلسلۂ نور بدامانِ نعت ہے
ہاں اے سمند شوق! سنبھل کر قدم بڑھا
آساں نہیں یہ جادۂ پیچانِ نعت ہے
ہشیار خامہ! سجدے میں لغزش کوئی نہ ہو
ہاں چل کشاں کشاں یہ خیابانِ نعت ہے
ملحوظ انتہائے ادب رکھ جنابؐ میں
شان نبیؐ کا ذکر ہے ایوانِ نعت ہے
نیچی نگہ، خمیدہ بدن، چشم با وضو
لرزیدہ جاں ہو ہاں یہی شایانِ نعت ہے
اسوہ جنابؐ کا جو حسن ہے تو لازماً
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
سامونؔ! ثنا کے پھول عقیدت کی پتّیاں
پائے نبیؐ میں رکھ یہی سامانِ نعت ہے

مسعود سامونؔ، بانڈی پورہ، کشمیر

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

درمانِ دردنغمہ

درمانِ درد نغمۂ ذی شانِ نعت ہے
قلبِ حزیں فدائے اسیرانِ نعت ہے
یا رب! کبھی یہ دور و تسلسل نہ ختم ہو
بے پایاں دل میں جذبہ و ارمانِ نعت ہے
عشقِ رسولؐ خود ہی بناتا ہے راستے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جس کو نہ چھو سکے کبھی بادِ خزاں کا ہاتھ
ایسا سدا بہار گلستانِ نعت ہے
ہر درد بھول کر جو مچلنا ہوا نصیب
محبوبِ رب کا صدقہ ہے، فیضانِ نعت ہے
راحت رساں، قرار نشاں، مرحمت فشاں
کیا دل نواز نغمۂ مرغانِ نعت ہے
رزقِ ثنا میں حصہ ہمارا بھی ہے عبیدؔ!
از فرش تا بہ عرش سجا خوانِ نعت ہے

مشاہدرضاعبیدؔ،گوندا،بھارت
بشکریہ:غلام فریدواصل،شیخوپورہ

جواہر [1] "ہرشعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

میرے لبوں پہ نغمہ

میرے لبوں پہ نغمۂ ذیشانِ نعت ہے
''ہر گوشۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
میرے شعور و فکر کو بالیدگی ملی
لا ریب مجھ پہ دوستو فیضانِ نعت ہے
اس کی نجات کے لیے ساماں بنے گی نعت
جس کو ہوا نصیب سے عرفانِ نعت ہے
ظاہر کے ساتھ ہوگیا باطن بھی مستنیر
جس کا خیال و فکر ہی عنوانِ نعت ہے
روزِ ازل سے بالیقیں ایقان ہے مرا
پھولا پھلا ہمیشہ خیابانِ نعت ہے
ہر ہر ورق پہ نقش ہے سیرت حضورؐ کی
قرآنِ پاک سارا دبستانِ نعت ہے
مجھ پر ہوئیں حضورؐ کی لاکھوں عنایتیں
ہاتھوں میں میرے خیر سے دیوانِ نعت ہے
دیدارِ مصطفیٰؐ ہو میسر خدا کرے
اس خواب کے لیے مجھے ارمانِ نعت ہے
مضمونِ نعت میں نہ ہو کچھ بھی مبالغہ
باہوش رہ کے چلیے یہ میدانِ نعت ہے
مجھ پہ رضا کے حُسنِ تخیل کی ہے عطا
حاصل جو مجھ کو ہوگیا وجدانِ نعت ہے
اہلِ وِلا کا پیار مشاہدؔ کو جو ملا
سچ پوچھیے، تو اس پہ یہ احسانِ نعت ہے

مشاہدؔ رضوی، مالیگاؤں، بھارت

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

یزداں کا خاص فضل

یزداں کا خاص فضل ہے، میلانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
احساس، لفظ، لہجہ و گفتار عنبریں
کیونکر نہ ہوں گے؟ دل جو گلستانِ نعت ہے
انؐ کی ثنا کے نور سے روشن مرا سخن
الحمد، بزمِ فکر قلمدانِ نعت ہے
عشقِ نبیِ پاکؐ رگ و پے میں ہے مرے
جاں میں بہ صورتِ لہو اک کانِ نعت ہے
کلیاں چٹک رہی ہیں بہ الفاظِ خوشنما
صبح گمان سیرِ خیابانِ نعت ہے
پاکیزہ قلب، پاک تخیل، طہور لفظ
اسلوبِ خوش بیان ہی شایانِ نعت ہے
اوجِ ادب ہے، وجد ہے، سرمستِ عجز ہوں
سرشارِ اطمینان☆ ہوں، فیضانِ نعت ہے
کرتا ہے آبیاریِ گُل زارِ مصطفیٰؐ
مصعبؔ! تو خوش نصیب ہے، دہقانِ نعت ہے

مصعبؔ شاہین، میانوالی، پاکستان

☆ اطمینان کی ''ی'' گرائی گئی ہے۔

حاصل جو کائنات کو

حاصل جو کائنات کو میلانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
لازم نہیں زبانِ قلم سے کریں بیاں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
وہ دل بھی اک طرح سے مدینہ ہے دوستو
جس دل میں صبح وشام ہی ارمانِ نعت ہے
حسّانؓ ہوں یا عرفیؔ و جامیؔ ہوں یا رضاؔ
جذب و وفور و شوق ہی میزانِ نعت ہے
رحم و کرم، مروت و جود و سخا و صدق
سیرت پہ گفتگو ہی تو جزدانِ نعت ہے
ہر لفظ میری سوچ کا خوشبو میں ڈھل گیا
میں کیوں نہ مان لوں کہ یہ فیضانِ نعت ہے
شقِ قمر ہو اسریٰ و معراج ہو یا حُسن
ان کا ہر ایک معجزہ ہی جانِ نعت ہے
حب نبیؐ سے خالی ہو دل جس کا، اے قمرؔ!
اس کو کہاں خبر ہو وہ کیا جانے نعت ہے

مطلوب الرسول قمرؔ، لاہور، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

تازہ ہر ایک دور میں

تازہ ہر ایک دور میں عنوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
الفاظ کی گرفت میں آتا نہیں کبھی
شاعر پہ وجد و کیف جو دورانِ نعت ہے
گم کردۂ حواس ہیں رومیؔ و بایزیدؔ
اے عشق! احتیاط یہ میزانِ نعت ہے
امروز بھی ''حدائقِ بخشش'' کے روپ میں
روشن جہاں میں شمعِ شبستانِ نعت ہے
اقبالؔ ہو حفیظؔ ہو محسنؔ ہو یا حسنؔ
ہر ایک اپنے دور کا حسّانِؓ نعت ہے
کیوں کر نہ مشکبار ہو گلدستۂ حروف
مہکا خیال و فکر میں بستانِ نعت ہے
ہر خوشۂ خیال بھرا ہے درود سے
جب سے قلم کو ہو گیا عرفانِ نعت ہے
اے فکر! پھونک پھونک کے رکھنا یہاں قدم
ایوانِ نعت ہے یہ دبستانِ نعت ہے
اے کاش! ان کی شان کے شایان لکھ سکے
مظہرؔ! وجودِ عشق میں ارمانِ نعت ہے

مظہر حسین مظہرؔ، میلسی، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

میں کیا بتاؤں دوستو

میں کیا بتاؤں دوستو کیا شانِ نعت ہے
قرآنِ پاک سارا ہی سامانِ نعت ہے
مجھ پر کرم ہوا ہے جو لکھی ہے میں نے نعت
ورنہ کہاں یہ عاصی، کہاں تانِ نعت ہے
آقا کی ہر ادا میں ہے معراجِ بندگی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
عشقِ نبیؐ ضروری ہے ہر نعت کے لیے
مضمر نبیؐ کے عشق میں عرفانِ نعت ہے
دل سے پڑھو درود محمدؐ کی ذات پر
مظہرؔ! درود پاک ہی تو جانِ نعت ہے

مظہرؔ فرید (باباوٹو)، لاہور، پاکستان

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سرکارؐ کا کرم ہے

سرکارؐ کا کرم ہے یہ احسانِ نعت ہے
ہمراہ میرے ہر گھڑی فیضانِ نعت ہے
کردار کہہ رہا ہے یہ اصحابِ شاہ کا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کھلنے لگے ہیں روز ہی چمپا، سمن، گلاب
جب سے زمین قلب پہ بارانِ نعت ہے
ہر واصفِ حضورؐ نے آخر میں یہ کہا
قرآں میں انؐ کا ذکر ہی شایانِ نعت ہے
خورشیدِ حشر سُن، ہمیں آنکھیں نہ تو دکھا
سر پر ہمارے سایۂ دامانِ نعت ہے
میں ہند میں ہوں ذہن ہے دربارِ شاہ میں
مجھ پر خدا کا فضل یہ دورانِ نعت ہے
محوِ ثنائے سیدِ عالم ہے روز و شب
رب کی عطا سے جس کو بھی عرفانِ نعت ہے
لغزش ہوئی ذرا سی تو ہو جاؤ گے ہلاک
مفتاحؔ! ہوش باش یہ میدانِ نعت ہے

مفتاحؔ الحسن چشتی، فافوند، بھارت

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

نطق و قلم کو میرے

نطق و قلم کو میرے بھی ارمانِ نعت ہے
لیکن نصیب کب مجھے عرفانِ نعت ہے
توصیف کے کھلے ہوئے ہیں گل سطر سطر
قرآن رب کا سارا گلستانِ نعت ہے
بھرتے رہیں گے تا با ابد عاشقِ رسولؐ
پھیلا ہوا ازل سے جو دامانِ نعت ہے
ارض و سما بھی کرتے ہیں ان کی ثنا بیاں
ساری یہ کائنات بھی عنوانِ نعت ہے
ہر ذرۂ زمیں پہ عنایت ہے آپؐ کی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
خالق بھی ہمنوا ہے ہمارا اسی طفیل
ہم عاشقوں پہ خاص یہ احسانِ نعت ہے
کیسا ہی کوئی کیوں نہ ہو ماہر سخن طراز
مت جانو معتبر اگر انجانِ نعت ہے
پا جاتے ہیں نمو مرے فکر و خیال بھی
ہر دم برستا مجھ پہ جو بارانِ نعت ہے
نوکِ قلم پہ آتے ہیں الفاظ غیب سے
مقصودؔ اور کیا ہے، یہ فیضانِ نعت ہے

مقصودؔ احمد، کراچی، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

زُلفِ رسولؐ مشک

زُلفِ رسولؐ مشک بہ دامانِ نعت ہے
سر پر سجی شفاعتِ سلطانِ نعت ہے
ماتھے پہ نورِ شمعِ فروزانِ نعت ہے
رگ کا جلال ہاشمِ اعلانِ نعت ہے
محراب ابروؤں میں نہاں جنبشِ نجات
اَلطاف ہم پہ صدقۂ چشمانِ نعت ہے
پلکوں کا حُسن، زینتِ ابصارِ مصطفیٰؐ
کتنا حسین سایۂ مژگانِ نعت ہے
انفِ مبارک آپؐ کی رخشندہ و جمیل
عارض کی سُرخیوں میں گلستانِ نعت ہے
گل اس لیے بھی شرم سے گُلنار ہو گئے
ہونٹوں پہ رشکِ لعلِ بدخشانِ نعت ہے
ریخوں سے پھُوٹتے ہوئے انوار دیکھ کر
موتی عدن کا عاشقِ اسنانِ نعت ہے
آیاتِ بیّنات کو ہے ناز اِس لیے
سرکارؐ کی زبان پہ قرآنِ نعت ہے
دندان، لب، زبان، کلام اور لعابِ پاک
میرے نبیؐ کا کنزِ دہن، کانِ نعت ہے
ریشِ مبارک آپؐ کی ہے رِحلِ مصحفی
رُخ پر تجلیات کا جُزدانِ نعت ہے
حُسنِ ملیحِ مصطفویؐ کا نہیں جواب
مانا صبیح یوسفِ کنعانِ نعت ہے

اصحاب حِفظ کرتے رہے مُصحفِ رسولؐ
چہرہ مرے حضورؐ کا قرآنِ نعت ہے
اُنؐ کی سماعتوں سے تو کچھ بھی نہیں بعید
کانوں میں صوتیات کا الحانِ نعت ہے
گردن کا وصف لکھتے ہوئے سوچتا رہا
اعضائے پاک وِرد ہیں گردانِ نعت ہے
مُہرِ نبوّت آپؐ کی، ہے زیبِ منکبین
سلمان فارسی، یہیں ایمانِ نعت ہے
شانوں پہ جس گھڑی ہوں نواسے براجمان
طولانیِ سجود ہی عرفانِ نعت ہے
سینے کو اِنشراح کا رتبہ دیا گیا
قلبِ رُسولؐ مہبطِ قرآنِ نعت ہے
جسمِ نبیؐ کے پاک پسینے کا سلسلہ
مُشک و گلاب و سُنبل و ریحانِ نعت ہے
دل کش کلائیاں ہیں تو بازو طویل ہیں
قامت بھی رشکِ سروِ گلستانِ نعت ہے
آقاؐ کے ناخنوں کو سنبھالا تبرُّکاً
اصحاب کا یہ ذوق ہی وجدانِ نعت ہے
چشمے اُبلتی انگلیاں، نازک ہتھیلیاں
دستِ کرم پہ بیعتِ رضوانِ نعت ہے
امکان کی حدود سے باہر نکل کے دیکھ
اُنؐ کے نُقوشِ پا میں بھی سامانِ نعت ہے
زانو، قدوم، پنڈلیاں، تلوے اور ایڑیاں
مقصودؔ! اِن کا ذکر خرامانِ نعت ہے

مقصودؔ احمد تبسم، دبئی، عرب امارات

ویسے تو ساری عمر

ویسے تو ساری عمر ہی قُربانِ نعت ہے
واللہ پھر بھی حسرت و ارمانِ نعت ہے
سانسیں بدن میں سطریں ہیں مدحِ رسولؐ کی
سامانِ زیست ہی مرا سامانِ نعت ہے
ہم سارے اُس کے در کی سلامی کو آئے ہیں
حسّانؓ ایک ہے جو کہ دربانِ نعت ہے
بس ایک حاضری کا سبب ہے، جو خُوب ہے
ورنہ تو کون ہے جسے عرفانِ نعت ہے
سو سو طرح سے اُنؐ کے کرم کے ہیں سلسلے
مجھ پر مرے کریمؐ کا فیضانِ نعت ہے
سب اہلِ دل ہی جیسے اُسی کی پنہ میں ہیں
کتنا سُخن نواز یہ دامانِ نعت ہے
مہکے ہیں چار سُو نئے رنگوں کے زمزمے
برسا زمینِ شوق پہ بارانِ نعت ہے
ہر صبحِ نو کی پہلی کرن سے یہی کھُلا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پھر سے جو حاضری کا بُلاوا ہُوا مجھے
ممنونِ نعت پر بڑا احسانِ نعت ہے
تھامے ہیں اپنی اپنی کتابِ عمل تمام
مقصودؔ! میرے ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے

مقصودؔ علی شاہ، برمنگھم، برطانیہ

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

کس درجہ لاجواب

کس درجہ لا جواب یہ عنوانِ نعت ہے
جو سچ کہوں تو مجھ کو یہ تابانِ نعت ہے
محوِ ثنا میں رہتا ہوں ہر گام ہر گھڑی
دل سے مرا یوں ہو گیا پیمانِ نعت ہے
ڈرتا ہوں بیش و کم سے محبت کے باب میں
خامہ ہے اور سامنے میزانِ نعت ہے
بستی ہے روح و جان میں قلب و جگر میں بھی
یہ جسم کی جاگیر میں سامانِ نعت ہے
یہ فکر و آگہی یہ تصور خیال سب
ان سب میں جاوداں فقط ارمانِ نعت ہے
جھک جھک کے مجھ کو ملتا ہے ہر شخص جو یہاں
منظرؔ! یہ مجھ کو لگتا ہے فیضانِ نعت ہے

منظرؔ پھلوری، ٹوبہ ٹیک سنگھ، پاکستان

کاغذ، قلم ہے اور

کاغذ، قلم ہے اور شبستانِ نعت ہے
فیضانِ نعت ہے، یہی فیضانِ نعت ہے
الفاظ، فکر اور تخیل تو ہے بدن
میری نظر میں عشقِ نبیؐ جانِ نعت ہے
جس جا تمام ''صنفِ سخن'' لیتی ہیں پناہ
وہ کیا ہے؟ میں بتاؤں؟ وہ دامانِ نعت ہے
سب نعت گو وزیر ہیں سلطانِ نعت کے
حسّانؓ تاجدار ہے، سلطانِ نعت ہے
جس میں چہک رہی ہوں دو عالم کی بلبلیں
ایسا تو صرف ایک گلستانِ نعت ہے
لکھیں گے اب سے نعت ہمارے قلم، دوات
ہم سے ہماری فکر کا پیمانِ نعت ہے
عشقِ انؐ سے پہلے کیجیے پھر غور کیجیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
میرا وجود اس لیے مہکا ہوا رہا
میرے بھی دل کے حجرے میں گلدانِ نعت ہے
اٹھ کر لحد سے ہم بھی پڑھیں گے مشاعرہ
منظرؔ! ہمارے پاس بھی سامانِ نعت ہے

منظرؔ چشتی، پھپھوند شریف، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر لفظ تازہ پھول

ہر لفظ تازہ پھول بہ عنوانِ نعت ہے
قرآن اک شگفتہ گُلِستانِ نعت ہے
مرغِ خیال آج بھی ، پہنچا نہیں وہاں
تعمیر جس بلندی پہ ایوانِ نعت ہے
جس کی چمک پہ دن کے اجالے نثار ہیں
کیا خوب تاب ناک شبستانِ نعت ہے
ہر گوشہ کائنات کا مہکے گا تا ابد
ہر وقت عطر بیز یوں گل دانِ نعت ہے
کیا ہے مری بساط کہ میں نعت لکھ سکوں
جو کچھ بھی لکھ رہا ہوں یہ فیضانِ نعت ہے
فرصت ملے تو جاگتی آنکھوں سے دیکھیے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
نذرِ خزاں نہ ہو گا مری فکر کا چمن
شاداب اِس میں فصلِ بہارانِ نعت ہے
بکھری ہوئی حیات کی زلفیں سنوار دیں
صد شکر، مجھ پہ کتنا یہ احسانِ نعت ہے
فکر و قلم دوات پہ مجھ کو نہیں یقین
لطف و کرم حضورؐ کا سامانِ نعت ہے
ہرگز نہ کر سکے گا فریدیؔ کوئی عبور
وسعت بہت لیے ہوئے میدانِ نعت ہے

منصور فریدیؔ، گایا، بھارت

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جب سے وفورِ شوق

جب سے وفورِ شوق پہ بارانِ نعت ہے
دل دل نہیں ہے تب سے گلستانِ نعت ہے
اہلِ نظر پہ بات ہوئی ہے یہ منکشف
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
پھولوں کی مثل خوشبو ہے ہر ایک نعت کی
دیوانِ نعت ہے کہ یہ گلدانِ نعت ہے
حد سے بڑھے تو شرک، گھٹایا تو بے ادب
چلنا ذرا سنبھل کہ یہ میدانِ نعت ہے
آگاہ فن سے ہونا بہت اہم ہے مگر
در اصل عشقِ مصطفیٰؐ ہی جانِ نعت ہے
صدقے میں نعت ہی کے ملیں ہم کو عزتیں
بے پایاں ہم پہ شفقت و احسانِ نعت ہے
ہو صبح یا کہ رات مگن ہوں میں نعت میں
اب تو ہر ایک لحظہ ہی ارمانِ نعت ہے
وہ آلِ مصطفیٰ ہوں کہ اصحابِ مصطفیٰ
ہر دو کا ذکر شاملِ عنوانِ نعت ہے
''سایہ ہے نعت پر ''وَرَفَعنَا'' کا دوستو''
خود ربِ کائنات نگہبانِ نعت ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہر زاویے میں فکر کے مضمونِ نعت ہے
گویا تمام عمر ہی دورانِ نعت ہے
سب نعت لکھنے والے ستاروں کی مثل ہیں
جگ مگ انہی سے چرخِ خیابانِ نعت ہے
جِس جِس جگہ بھی گونجتی ہے بانگِ حمدِ رب
اُس اُس جگہ پہ گونجتی آذانِ نعت ہے
اعمال پر تو کوئی بھروسا نہیں مجھے
صد شکر، میرے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
رب کا، نیازیؔ! تجھ پہ ہے کتنا بڑا کرم
حاصل تجھے بھی حصۂ فیضانِ نعت ہے

منیب خان نیازیؔ، پنڈی بھٹیاں، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دل میں کُھلا ہوا

دل میں کُھلا ہوا جو دبستانِ نعت ہے
اللہ کا کرم ہے، یہ فیضانِ نعت ہے
نورانی فکر، قافیے، قرطاس اور قلم
میرا اثاثہ بس یہی سامانِ نعت ہے
خالق کا لے کے ساتھ فرشتوں کو دم بدم
پڑھنا درود پاک ہی اعلانِ نعت ہے
جاں میں مری درود کے، مدحت کے گُل کھلے
دل ہو گیا مثالِ گلستانِ نعت ہے
صوفی، ولی ہو یا کہ ہو کوئی امام وقت
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
چڑھ کر جو پڑھتا نعت ہے منبر* پہ آپؐ کے
حسانِ خوش نصیب وہ سلطانِ نعت ہے
حکم خدا کی پیروی خاورؔ کا ہے شعار
یہ بھی نبھاتا ہر گھڑی پیمانِ نعت ہے

منیر احمد خاورؔ، فیصل آباد، پاکستان

☆ ایک تحقیق یہ بھی ہے کہ حضرتِ حسّانؓ کے لیے الگ چوکی رکھی جاتی تھی۔

وردِ زباں درود

وردِ زباں درود بھی دورانِ نعت ہے
شاہِ اُممؐ کا ذکر ہی پہچانِ نعت ہے
جھک کر فرشتے بھی ہیں مرا ہاتھ چومتے
جس ہاتھ سے رقم ہوا دیوانِ نعت ہے
بخشا ہے پھر دوام یوں ناناؐ کے دین کو
زینبؓ کے دم سے عام یہ فیضانِ نعت ہے
پڑھتا ہے خود قصیدے خدا جن کے نام کے
آلِ عباؑ کا گھر ہی وہ وجدانِ نعت ہے
اسلام کو حیات نئی دے گیا ہے جو
مضطر سا وہ اسیر ہی سلطانِ نعت ہے
مجھ پر یہ منکشف ہوا الہامِ نعت سے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

موناؔ نقوی، سرگودھا، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قرآن پاک مطلعِ

قرآن پاک مطلعِ دیوانِ نعت ہے
اللہ کا کلام ہی شایانِ نعت ہے
یہ خوش نصیب حافظِ قرآنِ نعت ہے
کیسا فقیرِ نعت پہ احسانِ نعت ہے
صد شکر امتی ہے مسلمانِ نعت ہے
مجھ سا گدا غلامِ غلامانِ نعت ہے
کیسا حسین خانۂ عرفانِ نعت ہے
عمرانؔ ہے کہ بوذرؓ و حسّانِؓ نعت ہے
جس کو رسولِؐ پاک نے منبر عطا کیا
حسّانِؓ نعت ہے وہی سلطانِ نعت ہے

نادرؔ صدیقی، بوریوالا، پاکستان

عرشِ علیٰ پہ

عرشِ علیٰ پہ جب ہُوا پیمانِ نعت ہے
لاگو ہوا نمود پہ فرمانِ نعت ہے
ہونٹوں پہ ہیں سکوت کے پہرے لگے مگر
دھڑکن یہ کہہ رہی ہے کہ میلانِ نعت ہے
محشر میں اپنی تنگیٔ داماں کے خوف سے
پکڑا بڑے وثوق سے دامانِ نعت ہے
اس کردگار شوق نے قرآں میں جو کیا
وہ اعتراف شوق ہی شایانِ نعت ہے
بدر الدجیٰ کا نور ہے ہر سمت جلوہ گر
پھیلا ہوا دیار میں فیضانِ نعت ہے
نیرنگیٔ خیال کو عرفاں ہوا نصیب
قرطاسِ جاں پہ جب ہوا احسانِ نعت ہے
اکرام و لطف کیجیے راضیؔ کو بھی عطا
اک روسیہ کے دل میں بھی ارمانِ نعت ہے

ناصر حسین راضیؔ، فیصل آباد، پاکستان
بشکریہ: ریاض قادری، فیصل آباد

اہلِ یقیں کے بخت میں

اہلِ یقیں کے بخت میں عرفانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
قرآن میں ہے رفعتِ ذکرِ نبیؐ کی بات
وہ بات خوش نصیب جو شایانِ نعت ہے
کیسے کوئی کرے گا مدیحِ نبیؐ بیان
جب نعت خود ہی آیۂ قرآنِ نعت ہے
فائز جو مدح گوئی کے منصب پہ ہوگیا
ناظرؔ! تجھے عطا ہوا فرقانِ نعت ہے

ناظرؔ کاظمی، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دل میں کِھلا ہوا

دل میں کِھلا ہوا جو گلستانِ نعت ہے
لفظوں پہ دم بہ دم مرے بارانِ نعت ہے
لب پہ درود، عشقِ نبیؐ دل میں موجزن
سوچوں تو میرے پاس بھی سامانِ نعت ہے
ہم سے بیاں نہ ہو سکے گی کیا بتائیں ہم
جا کے خدا سے پوچھیے کیا شانِ نعت ہے
تُو عشقِ مصطفیؐ کو سخن کا امام کر
یہ عشقِ مصطفیؐ ہی تو پہچانِ نعت ہے
مجھ کو عطا ہو صدقۂ حسّانؓ یا رسولؐ
سرکارؐ میرے دل کو بھی ارمانِ نعت ہے
ناہیدؔ! شعر گوئی پہ موقوف تو نہیں
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ناہیدؔ اختر بلوچ، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

سردارِ کائنات ہی

سردارِ کائنات ہی سلطانِ نعت ہے
پڑھ لو درودِ عشق یہی جانِ نعت ہے
کیا حقِ بندگی ہو ادا ان حروف سے
محبوب کی ثنا میں تو قرآنِ نعت ہے
تلقین گونجتی ہے سماعت میں روز و شب
تخلیقِ کائنات ہی شایانِ نعت ہے
ہر اک نبیؑ ہے لائقِ تحسین، ہاں مگر
بِن آپؐ کے ہے کون جو پہچانِ نعت ہے
بادل کا ٹکڑا سایہ کرے مجھ پہ بھی حضورؐ
پھر میں بھی کہہ سکوں گی یہ فیضانِ نعت ہے
ہے پاس لا الٰہ بھی، صلِّ علیٰ بھی پاس
یعنی کہ میرے پاس تو سامانِ نعت ہے
پیشِ نگاہ آپؐ کی توصیف ہے مگر
ناہیدؔ! کیا تجھے ذرا عرفانِ نعت ہے؟

ناہیدؔ ورک، مشی گن، امریکا

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

سیرت شہؐ مدینہ کی

سیرت شہؐ مدینہ کی عنوانِ نعت ہے
اس سے ہی کائنات میں فیضانِ نعت ہے
جن و بشر، ملائکہ، غلمان و حور کے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
شمس و قمر، ستارے ہوں یا ہو وہ کہکشاں
ہر ایک کی جبین پہ لمعانِ نعت ہے
اس کے لبوں کو چومتے ہوں گے ملائکہ
لب پر سجائے جو کوئی گلدانِ نعت ہے
حسان سا ہمیں بھی ہنر کر دے تو عطا
یا رب ہمارے قلب میں ارمانِ نعت ہے
مختار کائنات کا جلوہ ہے ہر طرف
دنیا کو مشک بو کیے ریحانِ نعت ہے
لکھتا ہوں نعتِ شاہؐ مدینہ، بروزِ حشر
کافی مری نجات کو سامانِ نعت ہے
اے کاش! کہہ دیں شاہؐ مدینہ کبھی ندیمؔ!
مجھ کو پسند تیرا یہ دیوانِ نعت ہے

ندیمؔ سلطان پوری، سلطان پور، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

دیوانِ نعت اصل میں

دیوانِ نعت اصل میں عرفانِ نعت ہے
ہر اک سُخن طراز بہ ایمانِ نعت ہے
میں شاعرِ حقیر ہوں اور اک فقیر ہوں
اور مجھ فقیر کو مِلا دیوانِ نعت ہے
میں نے بھی سر کو آپ کی چوکھٹ پہ ڈال کر
ہر آن لے لیا یہاں وجدانِ نعت ہے
مجھ کو ندیمؔ شوخیٔ یزداں سے کیا غرض*
مجھ کو تو مل گیا یہاں رحمانِ نعت ہے

ندیمؔ ملک، لاہور، پاکستان

☆ مقطع فکری طور پر قابلِ غور ہے

اک بے ہنر ہے

اک بے ہنر ہے اور قلمدانِ نعت ہے
سرکارؐ وہ لکھائیں جو شایانِ نعت ہے
انؐ کی تو ذاتِ پاک ہے سر چشمۂ کمال
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
شکرِ خدا کہ زیست رہی ہے غزل سے دُور
میری متاعِ زندگی قربانِ نعت ہے
احسان آپؐ کا ہے، کرم آپؐ کا حضورؐ!
ورنہ کہاں گنوار کو عرفانِ نعت ہے
دل بے قرار، دیدۂ تر، وردِ لب درود
کیا کیف کیا سرور سا دورانِ نعت ہے
عزت بھری نگاہ سے تکتے ہیں مجھ کو لوگ
نوریؔ! یہ اور کچھ نہیں فیضانِ نعت ہے

ندیم نوریؔ برکاتی، ممبئی، بھارت

جواہر① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

رب کی عطائے خاص

رب کی عطائے خاص ہے وجدانِ نعت ہے
ایقانِ نعت، مرکزِ ایمانِ نعت ہے
کیوں کر نہ سر اٹھا کے چلوں گا میں روزِ حشر
ہاتھوں میں میرے ہر گھڑی دیوانِ نعت ہے
یہ لمحہ لمحہ گنبدِ خضریٰ کو سوچنا
آقاؐ کا ہے کرم، یہی فیضانِ نعت ہے
مدحِ رسولؐ سے مری قسمت سنور گئی
کس درجہ میری ذات پہ احسانِ نعت ہے
یا رب نہ چھوٹے تادمِ آخر یہ ہاتھ سے
حاصل جو اب نصیب سے دامانِ نعت ہے
ہر اک زمانہ نعت کے صدقے میں ہے قمرؔ!
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

نذیر اے قمرؔ، فیصل آباد، پاکستان
بشکریہ: محمد احمد زاہد، سانگلہ ہل

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

تخلیقِ کائنات ہی

تخلیقِ کائنات ہی عنوانِ نعت ہے
گردوں ہے وجد میں، تو یہ وجدانِ نعت ہے
الحمد سے ثنا کروں، یٰسین سے دُرود
یہ جانِ حمدِ پاک ہے، وہ جانِ نعت ہے
اُنؐ کی ثنا میں حرفِ گماں کا گزر کہاں؟
قرآنِ بالیقین جب اعلانِ نعت ہے
آنکھوں میں اشک، سینے میں رقت ہو موجزن
پھر دل میں اُنؐ کا عشق ہی سامانِ نعت ہے
رکھو جو انؐ کی سیرتِ کامل کو سامنے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یہ عجزِ بے پناہ، میسر جو دل کو ہے
یہ کیف، یہ سکون، یہی جانِ نعت ہے
تکریمِ خاص، حسنِ ادب، حدِ اعتدال
رکھے جو یہ خیال، نگہبانِ نعت ہے
کھلتے ہیں پھول صلِ علیٰ کے جہاں مدام
نسریںؔ، یہ جہان خیابانِ نعت ہے

نسریںؔ سیّد، اونٹاریو، کینیڈا

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

کیسا بھرا ہُوا

کیسا بھرا ہُوا مرا دامانِ نعت ہے
عشقِ نبیؐ مرا سر و سامانِ نعت ہے
سردارِ نعت گویاں ہے، سلطانِ نعت ہے
تاریخ میں بس ایک ہی حسّانؓ نعت ہے
موضوع بھی وہی ہے، وہی جانِ نعت ہے
وہ حاصلِ کلام ہی عنوانِ نعت ہے
رکھا ہوا جہاں مرا دیوانِ نعت ہے
میرا قلم بھی زینتِ جزدانِ نعت ہے
اس کے سوا نہ ذکر کسی کا ہو نعت میں
وہؐ جانِ کائنات ہی جانانِ نعت ہے
ہر شعر میں بیان ہوئی مدحتِ رسولؐ
ہر شعر گویا حاصل دیوانِ نعت ہے
ہوتے ہیں قدسیاں بھی یقیناً وہاں شریک
برپا جہاں بھی محفلِ یارانِ نعت ہے
خوشبو کے جھونکے آتے ہی رہتے ہیں میرے گھر
کھولا ہُوا جو میں نے ہوادانِ نعت ہے
کانوں میں گونجتی ہیں صدائیں درود کی
یعنی کہ آج پھر کوئی امکانِ نعت ہے؟

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

صلِ علیٰ کے ورد سے کرتا ہوں ابتدا
صلِ علیٰ کا ورد ہی اعلانِ نعت ہے
حاصل یہ مرتبہ ہے اسے نعت کے طفیل
جو نعت گو ہے، جانِ دبستانِ نعت ہے
مدحت کی برکتوں سے منور ہے رات دن
گھر نعت کہنے والے کا ایوانِ نعت ہے
ہر لحظہ نعت گوئی کے آداب کا خیال
لازم ہے احتیاط، یہ میزانِ نعت ہے
جاری رہے گا سلسلۂ نعتِ مصطفیٰ ﷺ
اللہ پاک خود ہی نگہبانِ نعت ہے
تفہیم کس کو ہو سکی انؐ کے مقام کی
انسان کو کہاں ابھی عرفانِ نعت ہے
آقائےؐ نامدار کا جب سے ہوا کرم
طبعِ رواں میں اور بھی میلانِ نعت ہے
ہونے لگی جو نعتیہ اشعار کی عطا
کیفیتِ جمال سی دورانِ نعت ہے
آمد کا ایک لا متناہی ہے سلسلہ
اب میں ہوں اور عطائے فراوانِ نعت ہے

نسیم سحرؔ، اسلام آباد، پاکستان

ارضِ غزل نہیں ہے

ارضِ غزل نہیں ہے یہ میدانِ نعت ہے
ہوش و خرد سے کام لے دیوانے ،نعت ہے
ہر سانس پر درود کا ہدیہ گزاریے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
یہ سر اٹھا ہوا ہے تو سرکارؐ کے سبب
یہ دل کھلا ہوا ہے تو فیضانِ نعت ہے
کچھ بھی نہیں حضورؐ کی الفت اگر نہیں
انجانِ زندگی ہے جو انجانِ نعت ہے
نسلیں مہک نہ جائیں تمہاری تو بولنا
لے جاؤ ساتھ میں کہ یہ گل دانِ نعت ہے
احمدؐ کا پہلا حرف محمدؐ کا پہلا حرف
قرآنِ حمد کے لیے جزدانِ نعت ہے
کچھ خاص مٹیوں کو نمی کی گئی عطا
ویسے تو سب پہ مہرباں بارانِ نعت ہے
سو فیصدی درست ہے یہ بات دوستو
ہر صفحۂ دو کون بہ عنوانِ نعت ہے
ہر لفظ پھول ہے تو کلی سب حروف ہیں
کس طور شان دار گلستانِ نعت ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

حد درجہ احتیاط، مقام ادب ہے یہ
دورانِ خوں ٹھہر کہ یہ دورانِ نعت ہے
اسمِ مبارکہ پہ درودوں کی ڈالیاں
اب تک مجھے تو اتنا ہی عرفانِ نعت ہے
معلوم میرے قول و عمل سے چلے گا یہ
مضبوط کس قدر مرا ایمانِ نعت ہے
صدیوں سے ہو رہا ہے یہاں ذکرِ مصطفیٰؐ
یہ شہرِ ناگپور دبستانِ نعت ہے
سمجھوں گا میری نعتیں، نسیمیؔ! قبول ہیں
مجھ کو جو کوئی کہ دے یہ مستانِ نعت ہے

نسیمیؔ تاجی، ناگپور، بھارت
بشکریہ: ارشد رضا قادری

کچھ اور ہو نہ ہو

کچھ اور ہو نہ ہو مجھے عرفانِ نعت ہے
اب میرے ذمے دیکھ قلمدانِ نعت ہے
یہ ذکر ہے خدا کا، یہی شانِ نعت ہے
ذکرِ نبیؐ ہی اصل میں، قرآنِ نعت ہے
سر پر اٹھا کے لائے ہیں محشر میں کاتبین
اعمال نامہ ہے میرا دیوانِ نعت ہے
جوں اس کے سامنے ہو رکھا ایک آئینہ
قرآن بھی رسولؐ کی ہی شانِ نعت ہے
روشن ہے ان کے نور سے اس دل کی کائنات
نصرتؔ! یہی تو اصل میں فیضانِ نعت ہے

نصرتؔ حنفی، مہاراشٹر، بھارت

میرے نصیب میں کہاں

میرے نصیب میں کہاں بارانِ نعت ہے
گر ہو گئی عطا تو یہ احسانِ نعت ہے
جس کو سمجھ رہے ہیں سبھی لوگ کائنات
وہ اہلِ ذوق کے لیے سامانِ نعت ہے
ہر لفظ کاٹ چھانٹ کے کرنا ہے منتخب
کر کے یقیں کہ واقعی شایانِ نعت ہے
پاکیزگیِٔ قلب و نظر لازمی ہے یاں
میدانِ منقبت ہے کہ میدانِ نعت ہے
اک سبز روشنی ہے تخیل کے ارد گرد
یعنی کہ اب قریب ہی امکانِ نعت ہے

نعیم عباس ساجدؔ، ملتان، پاکستان

جواہر[1] ”ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے“

کیا کوئی جان پائے گا

کیا کوئی جان پائے گا کیا شانِ نعت ہے
قرآں کا لفظ لفظ ہی عنوانِ نعت ہے
مٹ جائیں گے وہ خود ہی مٹانے جو آئیں گے
خلّاقِ کائنات نگہبانِ نعت ہے
سب انبیاؑ ہی نے پڑھی نعتِ شہؐ امم
کس درجہ پُر بہار گلستانِ نعت ہے
ممکن نہیں احاطہ کوئی اس کا کر سکے
باہر ہر ایک فہم سے عنوانِ نعت ہے
تنہائی ہو سفر ہو تجارت ہو بزم ہو
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مجھ کو زمانہ کہتا ہے مداحِ مصطفیٰؐ
کتنا عظیم مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
قسمت پہ اپنی ناز کروں کیوں نہ میں؟ محبؔ!
ہاتھوں میں میرے دیکھیے دامانِ نعت ہے

نفیس اکرم محبؔ، بنارس، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

وہ شخص ہی لکھے

وہ شخص ہی لکھے جسے عرفانِ نعت ہے
ورنہ بہت ہی دھیان سے میدانِ نعت ہے
پیہم زمینِ فکر پہ بارانِ نعت ہے
دل اس کے باوجود بھی عطشانِ نعت ہے
غم، ہجر، درد، گریہ، قلق، اشک، سوز، عشق
ہر ایک میرے واسطے سامانِ نعت ہے
اٹھتی ہے ہر ورق سے ہی بوئے ثنائے شاہ
قرآں مری نگاہ میں بستانِ نعت ہے
آ بیٹھ اور یہاں سے تُو رزقِ ثنا اٹھا
روئے زمینِ شہرِ نبیؐ خوانِ نعت ہے
بہتا ہے جو بھی ہجرِ رسالتؐ مآب میں
آنسو نہیں وہ اصل میں بارانِ نعت ہے
رنج و الم میں سرورِؐ کون و مکاں کی یاد
واللہ وجہِ حرکتِ شریانِ نعت ہے
حاصل ہے اس پہ اوروں کو بھی دسترس مگر
حسّانؓ شاہِ ملکِ سلیمانِ نعت ہے
ہر شعبہ وصفِ شاہِ امم سے ہے تابناک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
اب تک، نوازؔ! میں نے جو مدحِ رسولؐ کی
کیا اس کا ایک حرف بھی شایانِ نعت ہے؟

نوازؔ اعظمی، گھوسی، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لکھنے کو میرے دل میں

لکھنے کو میرے دل میں تو ارمانِ نعت ہے
اک پھول کیا چنوں کہ گلستانِ نعت ہے
جب تک نہ دل میں چاہتِ سرکارؐ دِین ہو
کیسے بڑھے کوئی کہ یہ میدانِ نعت ہے
جب سے خیال ڈھل گئے اشعار میں مرے
ہر سانس میں بسا ہوا عنوانِ نعت ہے
قرآن میں بھی ذکر کا مرکز نبیؐ ہی ہیں
گویا ظہور ہستی میں اعلانِ نعت ہے
مدحت کی روشنی سے جو لفظوں کو بھر دیا
جو کچھ ملا، نگارؔ! یہ فیضانِ نعت ہے

نگارؔ سلطانہ، کولکتہ، بھارت

نہ حرف ولفظ

نہ حرف و لفظ نہ کوئی سامانِ نعت ہے
خاموش اس لیے ہوں کہ عرفانِ نعت ہے
گو بائیں ہاتھ میں ہے میرے نامۂ سیاہ
صد شکر، دائیں ہاتھ میں دیوانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات میں ہو اسوۂ رسولؐ
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بقرہ سے لے کے سورۂ والنّاس دیکھ لو
ہر ایک حرف اک نیا عنوانِ نعت ہے
جنت میں مجھ کو جانے دیا کہہ کے اتنی بات
اب اس کو کیسے روکیے؟ مہمانِ نعت ہے
پتّوں کو، ٹہنیوں کو، گلوں کو، پرند کو
گلشن میں ایک ایک کو عرفانِ نعت ہے
آسیؔ! کی کیا مجال کہ نعتِ نبیؐ کہے
یہ جو عطا ہوئی ہے وہ احسانِ نعت ہے

نور آسیؔ، اسلام آباد، پاکستان

☆ شاعر نے "نہ" کو دو حرفی باندھا ہے

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

اعلانِ کائنات

اعلانِ کائنات غلامانِ نعت ہے
حسّانؓ جس کا نام ہے سلطانِ نعت ہے
سوچے بغیر ہوتی ہے مدحت رسولؐ کی
ارزاں ہمارے واسطے فیضانِ نعت ہے
عشقِ رسولؐ پاک کی صورت میں دوستو!
بیٹھا درِ خیال پہ دربانِ نعت ہے
اس کی حدوں میں گرم ہوا کا گزر کہاں
دشتِ غزل نہیں یہ گلستانِ نعت ہے
سنتی ہیں ذکرِ سرورؐ دیں جو سماعتیں
ان کی ضیافتوں کے لیے خوانِ نعت ہے
کہنے کو لوگ کہتے ہیں نعتیں بہت مگر
حاصل کسی کسی کو ہی عرفانِ نعت ہے
قسمت کا اس کی لا نہ سکے گا کوئی جواب
جس کے لیے کھلا در ایوانِ نعت ہے
حسّانؓ آگے، سعدیؔ و جامیؔ ہیں ان کے بعد
اے آنکھ، دیکھ! وہ صفِ شاہانِ نعت ہے
ڈرتا نہیں ہوں دھوپ کے تیروں سے اس لیے
حاصل مجھے بھی سایۂ دامانِ نعت ہے
ہو جائے یوں تو کام کی ہو میری زندگی
سرکارؐ کہہ دیں یہ مرا دربانِ نعت ہے

ہر شعبۂ حیات ہے آقا سے منسلک
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
غنچے کھلے ہیں مدحتِ آقاؐ کے ہر طرف
شادابیوں کا آئنہ میدانِ نعت ہے
ہر اک ورق پہ مدحتِ سرکارؐ ہے رقم
دل عاشقِ رسولؐ کا دیوانِ نعت ہے
دل کر رہا ہے ضد مرا مضمون کر رقم
در پیش میری فکر کو عنوانِ نعت ہے
خوشبو بسی ہوئی ہے محلّے میں دور تک
گھر کے ہر ایک طاق پہ گلدانِ نعت ہے
ابرِ کرم کے پھول برستے ہیں پے بہ پے
جب سے زباں پہ ذکرِ محبّانِ نعت ہے
ہر صنف کی امام ہے نعتِ شہِؐ امم
یہ افتخارِ نعت ہے، یہ شانِ نعت ہے
کچھ لوگ شب چراغ سمجھتے ہیں کچھ گلاب
رکھا ہماری میز پہ دیوانِ نعت ہے
دیکھا عقیدتوں کی نظر سے تو یہ کھُلا
جو شعر بھی ہے نعت کا وہ جانِ نعت ہے
دو چار ساعتوں پہ نہیں منحصر فقط
ایک ایک سانس نورؔ کی قربانِ نعت ہے

نورالحسن نورؔ، قاضی پور، بھارت

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

محوِ ثنائے آقاؐ ہوں

محوِ ثنائے آقاؐ ہوں، میدانِ نعت ہے
یا رب! کرم ہو خاص کہ ارمانِ نعت ہے
بے عشقِ مصطفٰیؐ ہے سبھی بندگی فضول
عشقِ رسولِؐ پاک ہی ایمانِ نعت ہے
فضلِ خدا سے اور مدد سے حضورؐ کی
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تاریخ تم پڑھو گے تو ہو گا تمہیں پتا
حسّان ہی سے مہکا گلستانِ نعت ہے
خلدِ بریں میں جائیں گے حسّانؓ کے وہ ساتھ
جن خوش نصیب لوگوں کو عرفانِ نعت ہے
چشمِ کرم حضورؐ کی مجھ پر ہوئی ہے خاص
جاری مری زباں پہ جو گردانِ نعت ہے
شہرت جو، نورؔ! تم کو ملی ہے جہان میں
فضلِ خدائے پاک ہے، فیضانِ نعت ہے

نورؔمحمد اشرفی، بہار، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

شکرِ خُدا کہ مجھ پہ

شکرِ خُدا کہ مجھ پہ یہ احسانِ نعت ہے
سر پر مرے بھی سایۂ دامانِ نعت ہے
حرف و سخن پہ دسترس اپنی جگہ مگر
دراصل وصفِ حبِ نبیؐ جانِ نعت ہے
فکر و شعور و حرف و ہنر با وضو رہیں
تخلیق کے لیے یہی سامانِ نعت ہے
اشعار میں ہے سورۂ یٰسین کا جمال
حرفِ درود شمعِ شبستانِ نعت ہے
صدیوں سے لکھی جاتی ہے قرطاسِ وقت پر
لیکن ابھی شعور کو ارمانِ نعت ہے
ہے آپؐ کی حیات ہمہ گیر اس قدر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
ہر اک ادائے نور پہ ہیں آیتیں گواہ
سیرت مرے حضورؐ کی قرآنِ نعت ہے
حسنِ عمل ہے مدحتِ مولا کا اک چمن
حسنِ کلام زیبِ سخندانِ نعت ہے
آنکھیں کہ انؐ کے ذکر میں نمناک ہیں سدا
اور دل ہزار جان سے قربانِ نعت ہے

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

ہر عندلیبِ قدس کے لب مشک بُوئے نعت
باغِ ارم ہے یا کوئی دالانِ نعت ہے
آنکھوں کے طاقچوں میں رکھے آرزوئے دید
بے چین کب سے حلقۂ مستانِ نعت ہے
جل تھل ہوئی ہے دل کی زمیں یادِ شاہؐ میں
اشکوں کی یہ گھٹا ہے کہ بارانِ نعت ہے
الفاتحہ سے سُورۂ والناس تک گواہ
قرآن حرف حرف ہی بُرہانِ نعت ہے
سرکارؐ کوئی اچھا نہیں نامۂ عمل
محشر میں دستِ نورؔ میں دیوانِ نعت ہے

نورؔمحمد جرال، نیویارک، امریکا

جب دل سے مُنسلک

جب دل سے مُنسلک ہے جو پیمانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں اِمکانِ نعت ہے''
سُنت کے راستے پہ ہوں اوڑھے ہوئے درود
سب کچھ تو ہے نصیب جو سامانِ نعت ہے
ہر سانس میں ہے عشقِ نبیؐ بولتا ہوا
طیبہ کی سر زمین پہ فیضانِ نعت ہے
ٹکڑا جو ایک خلد کا شہرِ نبیؐ میں ہے
تکمیل اس کی ہو وہیں ارمانِ نعت ہے
کیا وصف ہے کہ جس کو عبادت بھی کہہ سکیں
قربان ہے یہ دل مِرا قربانِ نعت ہے
سیرتؐ کی خوشبوئیں یا مہکتا درودِ پاک
چھوٹا سا میرا گھر بھی گلستانِ نعت ہے
ایمان کو کیا ہے مکمل اسی کے ساتھ
عشقِ نبیؐ کریم ہی تو جانِ نعت ہے
ہے وہ امیر، وارثِ حُبِ نبیؐ ہے جو
خوش بخت ہے وہی جسے عرفانِ نعت ہے
لفظوں کا انتخاب عقیدت کا عکس ہو
مضمون وہ چُنوں کہ جو شایانِ نعت ہے

نورین طلعت عُروبہ، امریکا

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

لکھوں نبیؐ کی نعت

لکھوں نبیؐ کی نعت جو سلطانِ نعت ہے
آیاتِ بیّنات میں عنوانِ نعت ہے
شہر نبیؐ کے کوچہ و بازار کی صدا
''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''
کرتا ہوں مصطفیٰؐ کی ثنا خوانی اس لیے
بخشش کے واسطے مِرے دامانِ نعت ہے
مولا نے ہر طرح سے نوازا ہے خوب تر
ہم جیسے خادموں پہ تو فیضانِ نعت ہے
رزقِ سخن ملے ہمیں سرکارؐ آپ سے
قلبِ حزیں میں میرے بھی ارمانِ نعت ہے
بوصیریؒ، کوئی جامیؒ، کوئی سعدیؒ، ہو گیا
احمد رضاؒ، تو ہند کا حسّانؓ نعت ہے
نیّرؔ! یہ کہہ اٹھا مِرے سرکارؐ کا غلام
پڑھیے درود! محفل بارانِ نعت ہے

نیّرؔ جونپوری، گجرات، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂِ حیات میں امکانِ نعت ہے''

دربانِ شاہِؐ دین

دربانِ شاہِؐ دین ہی دربانِ نعت ہے
روح الامینؑ یعنی نگہبانِ نعت ہے
صد لاکھ احتیاط کہ عنوانِ نعت ہے
وہ آئے اس طرف جسے ایقانِ نعت ہے
مدحت نگار کے لیے دونوں ہی ایک ہیں
باغِ عدن کے پاس خیابانِ نعت ہے
مصرعے سجے ہوئے ہیں کہ رنگوں کی لہر ہے
قوسِ قزح ہے یا کوئی گل دانِ نعت ہے
ہر شعبۂ حیات ہے سیرت سے متصل
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جس پر نگاہ کی وہی مقبولِ بارگاہ
جس پر کرم ہوا وہی سلطانِ نعت ہے
ہو گی منادی حشر میں آئے وہ اس طرف
جس پاس اک بھی مصرعِ امکانِ نعت ہے
دشتِ غزل میں گھوم لیے ہو تو پھر سنو
اب اس سے آگے سارا گلستانِ نعت ہے
مدحت نگاری میں ہمیں اس پر بھی فخر ہے
اردو زباں کا اپنا دبستانِ نعت ہے
واجدؔ! ڈھکا چھپا نہیں چشمِ خدائی سے
تیری سخن وری پہ جو احسانِ نعت ہے

واجدؔ امیر، لاہور، پاکستان

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

معیار ہے، اصول ہے

معیار ہے، اصول ہے، میزانِ نعت ہے
قرآن خضرِ راہ اے یارانِ نعت ہے
لوح و قلم کے خالق و مالک! ہے یہ دعا
لہجہ ہو وہ نصیب جو شایانِ نعت ہے
اپنی زبان جلتی ہے غیروں کی مدح سے
پونجی مرے خمیر کی میلانِ نعت ہے
مرکز میں غور و فکر کے دائم ہو وجہِ کن
یہ محورِ عناصر و ارکانِ نعت ہے
سب ہے نبیؐ کے صدقے میں، کہنے کی بات کیا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
لائق تھی سرزنش کے یہ انعام پا گئی
صنفِ سخن پہ دائمی احسانِ نعت ہے
علم و ہنر سے شعر تو ہو جاتے ہیں مگر
واحدؔ نظیر! عشقِ نبیؐ جانِ نعت ہے

واحدؔ نظیر، دہلی، بھارت

جواہر[1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جاری کچھ ایسی شان

جاری کچھ ایسی شان سے فیضانِ نعت ہے
دل جگمگا رہے ہیں کہ بارانِ نعت ہے
''صلّوا علیہِ'' اصل میں فرمانِ نعت ہے
حکمِ خدا ہی شمعِ فروزانِ نعت ہے
تا حشر اس کے سایۂ رحمت میں ہے سکوں
تا حشر یہ بہارِ گلستانِ نعت ہے
ہوں طرزِ فکر پر جو کرم کی تجلیاں
''ہر گوشۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
جتنا بھی عرض کیجیے کم ہی لگے ہمیں
کیا خوب، کتنی وسعتِ دامانِ نعت ہے
اک حرف لکھ نہ پاؤں جو اُنؐ کا کرم نہ ہو
نسبت مری حضورؐ سے عنوانِ نعت ہے
مدحِ نبیؐ بہ لب تو خیالِ نبیؐ بہ دل
ہر آن میری زیست پہ احسانِ نعت ہے
مقبولِ بارگاہِ رسالتؐ مآب ہو
پورا خدا کرے جو یہ ارمانِ نعت ہے
سرمایہ اور کچھ نہیں بخشش کے واسطے
جھولی میں میری بس یہی سامانِ نعت ہے
عارفؔ! کوئی نہیں جو ادا اِس کا حق کرے
ہے کون جس کو دعوئ عرفانِ نعت ہے

وحید القادری عارفؔ، حیدرآباد، بھارت

جواہر ① ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

صحنِ بتول بُوئے گلستان

صحنِ بتول بُوئے گلستانِ نعت ہے
چودہ کا نور زینتِ گلدانِ نعت ہے
ٹھوکر نہیں لگی کبھی، بھٹکا نہیں ہوں میں
جس دن سے میرے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
ملتا نہ کیسے دہر میں اس صنف کو فروغ
صاحب! پدر علیؓ کا نگہبانِ نعت ہے
''آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں''
شہرِ سخن میں مجھ پہ یہ فیضانِ نعت ہے
دیکھیں جو دل سے بُغض کی مٹی کو جھاڑ کر
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
بھولے نہ آدمی کبھی من کنت کا پیام
یہ آگہی ہے نعت کی عرفانِ نعت ہے
مجھ پر بھی اتنا لطف و کرم کیجیے، حضورؐ!
میں کہہ سکوں کہ میرا بھی دیوانِ نعت ہے
اسرارِ کائنات ہیں مجھ پر کھُلے ہوئے
وہ اس لیے کہ دل مرا شیعانِ نعت ہے

وسیمؔ عباس، لاہور، پاکستان

جواہر① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

قرآن انؐ کی شان میں

قرآن انؐ کی شان میں قرآنِ نعت ہے
قرآن رَب کا، رَب کی قسم شانِ نعت ہے
نعتوں کا سلسلہ نہیں اس اک جہان تک
اعلان اُس جہاں کا بھی اعلانِ نعت ہے
اِک گوشۂ درود ہے لاہور شہر میں
بیٹھا وہاں پہ جو بھی ہے، قربانِ نعت ہے
منزل تلک سفر میں کفایت کرے گا یہ
جو توشۂ وقاؔر میں سامانِ نعت ہے

وقار احمد وقاؔر، لاہور، پاکستان

جواہر ① "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

بخشش کا میرے پاس

بخشش کا میرے پاس بھی سامانِ نعت ہے
جنت سے بڑھ کے مجھ کو شبستانِ نعت ہے
بوبکرؓ ہوں عمرؓ ہوں غنیؓ ہوں کہ ہوں علیؓ
اِن میں ہر ایک صاحبِ عرفانِ نعت ہے
عشقِ رسولِؐ پاک کا فیضان ہی تو ہے
سینے میں جلوہ بار جو ایمانِ نعت ہے
کُل کائنات چھان کے جبریلؑ نے کہا
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
شعر و سخن کے باب میں جو کچھ بھی ہے، وقارؔ!
سب ہے عطا رسولؐ کی، فیضانِ نعت ہے

وقارؔ احمد نوری، کرناٹک، بھارت
بشکریہ: غلام جیلانی سحرؔ، بھارت

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

ہر ناطقہ کے لب پہ

ہر ناطقہ کے لب پہ ہی عنوانِ نعت ہے
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
مدت سے ہوں سکون کی دولت سے فیض یاب
یہ بھی میں جانتا ہوں کہ احسانِ نعت ہے
جب خود ہی کر رہا ہے خدا مدحِ مصطفیٰؐ
میں کیا بتاؤں دوستو! کیا شانِ نعت ہے
اُس خوش نصیب شخص کی منزل ہے باغِ خلد
تھامے ہوئے جو شخص بھی دامانِ نعت ہے
اُس عاشقِ رسولؐ کی عظمت کو ہے سلام
جس عاشقِ رسولؐ کو عرفانِ نعت ہے
ہاں وہ سخن شناس ہے دراصل خوش نصیب
جو بھی رقم طراز بہ عنوانِ نعت ہے
ہر شعر جیسے ایک عقیدت کا پھول ہو
صادقؔ! ترا کلام گلستانِ نعت ہے

ولی صادقؔ، کوہستان، پاکستان

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

قائم جو آج بھی

قائم جو آج بھی ترا ایوانِ نعت ہے
پردے میں کوئی ہے جو نگہبانِ نعت ہے
در سے دکھائی دیتا ہے شہرِ ادب کا حسن
ایمانِ منقبت میں ہی ایمانِ نعت ہے
یہ میں جو آپ لوگوں کو لگتا ہوں معتبر
میرا نہیں کمال یہ فیضانِ نعت ہے
اے دوست! مجھ فقیر کو تو نعت گو نہ لکھ
مجھ میں نہیں وہ لفظ جو شایانِ نعت ہے
انؑ کے قدم کی دھول ہے یا ان کا نقشِ پا
مجھ خاک کی رسائی یہ سامانِ نعت ہے
بابائے مرتضیٰ سے سخن گوئی سیکھ لیں
عجز و ادب کے بعد ہی امکانِ نعت ہے
مخفی رکھا ہے میں نے جو اک نام نعت میں
وہ گوشۂِ رسولؐ ہے اور جانِ نعت ہے

یاسر عباس فرازؔ، میلسی، پاکستان

پہلا قدم بہ فرشِ

پہلا قدم بہ فرشِ دبستانِ نعت ہے
میں نے یہ کب کہا مجھے عرفانِ نعت ہے
الفاظ دست بستہ کھڑے ہیں جھکائے سر
اظہارِ عشق آج بہ عنوانِ نعت ہے
تعریف کر رہا ہے خدائے قدیم خود
اللہ کا کلام گلستانِ نعت ہے
ہر شے سے آشکار ہے وصفِ شہِ امم
''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''
تخلیقِ کائنات کا واحد سبب ہیں یہ
جو کچھ ہے اس جہاں میں وہ سامانِ نعت ہے
اتنی کشادگی ہے کہاں عرش و فرش میں
جتنا کشادہ حلقۂ دامانِ نعت ہے
حد سے فزوں نہ حرف کوئی ہے نہ حد سے کم
دستِ خدائے پاک میں میزانِ نعت ہے
ہجرت کی شب علیؑ کے سوا اور بھی کوئی
جلوہ فگن بہ تختِ سلیمانِ نعت ہے
پروانۂ بہشت ہے مدحت رسولؐ کی
یاورؔ! خوشا کہ تم پہ بھی فیضانِ نعت ہے

یاورؔ حسین، پٹنہ، بھارت

جواہر [1] ''ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے''

جو پھول جو کلی ہے

جو پھول جو کلی ہے وہ عنوانِ نعت ہے
پھرتا ہوں میں جہاں چمنستانِ نعت ہے
حاصل جسے سرور ہو عشقِ رسولؐ کا
ارزاں اسی کے واسطے عرفانِ نعت ہے
کرتے ہیں آتے جاتے ہوئے پل مجھے سلام
صد شکر، میرے ہاتھ میں دامانِ نعت ہے
اب اور کسی شرف کی نہیں مجھ کو آرزو
در کھولے میرے واسطے دربانِ نعت ہے
سب مانتے ہیں نعت نگاران مصطفےٰؐ
حسّانؓ کو نصیب قلم دانِ نعت ہے
ہر لمحہ ہر صدی ہے ثنا خوان مصطفےٰؐ
کیا عظمتیں ہیں نعت کی کیا شانِ نعت ہے
آنکھیں جو ہوں تو کھول کے دیکھو ورق ورق
ہر ذرّہ کائنات کا دیوانِ نعت ہے
اے کاش! دن وہ آئے کہ سب کا ہو فیصلہ
اب شہرِ کانپور دبستانِ نعت ہے
پڑھتی ہے نعت آنکھ سے بہتی ہوئی ندی
انؐ کا خیال شمعِ شبستانِ نعت ہے
تا عمر چلتے رہیے سرا مل نہ پائے گا
اتنا طویل کوچۂ امکانِ نعت ہے
یاورؔ! جہاں خیال پہنچتا نہیں کوئی
جاری وہاں بھی چشمۂ فیضانِ نعت ہے

یاورؔ وارثی، کانپور، بھارت

جواہر[1] "ہر شعبۂ حیات میں امکانِ نعت ہے"

’جہانِ حمد و نعت‘ کے گزشتہ دو شمارے

مشمولات: شمارۂ اوّل

تفہیمات

حمد و نعت: اِنتقادِ سخن، احتسابِ اسلوب

[حمدیہ و نعتیہ فن پاروں پر تبصرے اور تاثرات]

تصوّرات

حمد ونعت: اقوالِ زرّیں، افکارِ روشن

[حمد ونعت سے متعلق اصحابِ فکر ودانش کے منتخب اقوال]

مشمولات: شمارہ دوئم

باب تدبّرات

حمد و نعت : عکسِ تحقیق ، نقشِ تنقید

[حمدیہ و نعتیہ شاعری پر تحقیقی و تنقیدی مضامین]

باب تفہیمات

***

اُمتِ مسلمہ کے
765 اِجماعی مسائل

یعنی

کِتَابُ الْاِجْمَاعُ

تالیف : اِمام ابوبکر ابن المنذر نیشاپوریؒ

اِجماعی مسائل پر بازار میں عموماً کتابیں نایاب ہیں۔ دوسری طرف بعض سطح بین علماء فقہی احکام میں چند فروعی مسائل کو لیکر اُمت کے اندر، بالخصوص برصغیر میں، مسلکی، مکتبی اور گروہی منافرت وتعصب کی ایسی مسموم فضا پیدا کر چکے ہیں، جس کی بھاری قیمت سادہ دِل مسلمانوں کو چکانا پڑ رہی ہے۔ اِس تناظر میں زیر نظر کتاب: ''اُمتِ مسلمہ کے 567 اِجماعی مسائل''، جو اصل میں امام ابن المنذر (ابوبکر محمد نیشاپوری) کی عربی کتاب 'کِتَابُ الْاِجْمَاعِ' کا اُردو ترجمہ ہے، کو بفضلہٖ تعالیٰ ''تمام مسالک کے احترام پر مبنی فرقہ واریت سے پاک دلوں کی آواز: مکتبہ **الحیات**'' پہلی بار اپنے اُردو قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

سائز : 23x36/16 صفحات : 128 ہدیہ : 75روپے

مکتبۂ الحیات

مدینہ چوک، گاؤ کدل، سرینگر 9419403126

ماهنامه الحیات کی خاص اشاعتیں (2014 تا 2018)

شمار	نام کتاب / خاص نمبر / خاص اشاعت	مرتب	صفحات	هدیه
01	مشرق ومغرب میں قبولِ اسلام کی لہر (قبولِ اسلام نمبر)	مدیر 'الحیاۃ'	528	150.00
02	داعیٔ قرآن، داعیٔ خلافت: ڈاکٹر اسرار احمدؒ (ڈاکٹر اسرار احمدؒ نمبر)	〃 〃	432	120.00
03	مشرق ومغرب کی خواتین میں قبولِ اسلام کی لہر (قبولِ اسلام نمبر)	مدیر 'البنات'	224	128.00
04	ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ: حیات، افکار، افادات	مدیر 'الحیاۃ'	608	400.00
05	'نبی مہربان ﷺ نمبر' -- 'الحیاۃ' (جنوری 2014ء)	〃 〃	84	020.00
06	'ماہِ صیام نمبر' -- 'الحیاۃ' (جولائی - اگست 2014ء)	〃 〃	132	025.00
07	'محسنِ انسانیت ﷺ نمبر' -- 'الحیاۃ' (جنوری 2015ء)	〃 〃	84	020.00
08	'اِصلاحِ قلب نمبر' -- 'الحیاۃ' (مئی 2015ء)	〃 〃	84	020.00
09	'روزہ نمبر' -- 'الحیاۃ' (جون 2015ء)	〃 〃	84	020.00
10	'تعلیماتِ نبوی ﷺ نمبر' -- 'الحیاۃ' (دسمبر 2015ء)	〃 〃	84	020.00
11	'جدید فقہی مسائل نمبر' -- 'الحیاۃ' (مئی 2016ء)	〃 〃	84	020.00
12	'روزہ: فضائل ومسائل نمبر' -- 'الحیاۃ' (جون 2016ء)	〃 〃	84	020.00
13	'میلاد النبی ﷺ نمبر' -- 'الحیاۃ' (اگست - دسمبر 2016ء)	〃 〃	100	020.00
14	'نماز نمبر' -- 'الحیاۃ' (جنوری 2017ء)	〃 〃	84	020.00
15	'مطالعہ نمبر' -- 'الحیاۃ' (فروری 2017ء)	〃 〃	84	020.00
16	'دینی مدارس نمبر' -- 'الحیاۃ' (مارچ 2017ء)	〃 〃	92	020.00
17	'ماہِ رحمت ومغفرت نمبر' -- 'الحیاۃ' (جون 2017ء)	〃 〃	100	020.00
18	'حج وعمرہ نمبر' -- 'الحیاۃ' (جولائی 2017ء)	〃 〃	68	020.00
19	'تعمیرِ شخصیت نمبر' -- 'الحیاۃ' (ستمبر 2017ء)	〃 〃	84	020.00
20	'مطالعہ احادیث نمبر' -- 'الحیاۃ' (اکتوبر 2017ء)	〃 〃	84	020.00
21	'سیرۃ النبی ﷺ نمبر' -- 'الحیاۃ' (دسمبر 2017ء)	〃 〃	100	020.00
22	'قرآنی تعلیمات نمبر' -- 'الحیاۃ' (جنوری 2018ء)	〃 〃	84	020.00
23	'مضامینِ قرآن نمبر' -- 'الحیاۃ' (فروری 2018ء)	〃 〃	84	020.00
24	'ماہِ قرآن وغفران نمبر' -- 'الحیاۃ' (مئی 2018ء)	〃 〃	84	020.00
25	'علامہ انور شاہ کشمیریؒ نمبر' -- 'الحیاۃ' (جولائی 2018ء)	〃 〃	84	020.00
26	'علامہ احمد رضا بریلویؒ نمبر' -- 'الحیاۃ' (اگست 2018ء)	〃 〃	84	020.00
27	'علامہ سیّد مودودیؒ نمبر' -- 'الحیاۃ' (ستمبر 2018ء)	〃 〃	116	030.00
28	'علامہ محمد ناصر البانیؒ نمبر' -- 'الحیاۃ' (اکتوبر 2018ء)	〃 〃	84	020.00
29	'محسنِ انسانیت ﷺ نمبر' -- 'الحیاۃ' (نومبر 2018ء)	〃 〃	84	020.00

نوٹ: زیادہ تعداد میں مفت تقسیم کے لیے خاص رعایتی قیمت ہے، رابطہ فرمائیں : 9906662404